باذوق مردوں اور باوقار خواتین کے لئے جسے بچے بھی پڑھ سکتے ہیں۔

61

ماہنامہ

عبقری

لاہور ®

جولائی 2011ء بمطابق شعبان 1432ء ہجری

گھر بھر کی جسمانی بیماریوں، ذہنی الجھنوں اور روحانی مسائل کا حل۔

قیمت فی شمارہ 30 روپے

ناممکن روحانی مشکلات
لاعلاج جسمانی بیماریاں

آزمودہ اور یقینی علاج کے لئے ماہنامہ عبقری سے دوستی

حکیم صاحب کے لیکچرز اور تحقیقی قلم کے وہ مضامین جو ملکی اور بین الاقوامی رسائل و جرائد میں شائع ہو چکے ہیں اور اب تک عبقری میں شائع نہیں ہوئے۔

عَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ القرآن

بیاد حضرت خواجہ سید محمد عبداللہ ہجویری عبقری مجذوبؒ، جناب حکیم محمد رمضان چغتائیؒ

زیر سرپرستی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبید اللہ المفتی مدظلہ، حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی مدظلہ (پھلت)

شمارہ نمبر **1** جلد نمبر **6** جولائی 2011ء بمطابق شعبان 1432 ہجری

فرقہ واریت اور سیاسی تعصبات سے پاک

(ایڈیٹر) حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی (پی ایچ ڈی (امریکہ))

مشاورت حکیم محمد خالد محمود چغتائی، تجمل الٰہی شمسی، میاں محمد طارق، امتیاز حیدر اعوان

قیمت فی شارہ 30 روپے | اندرون ملک سالانہ 360 روپے بیرون ملک سالانہ 60 امریکی ڈالر

فہرست مضامین

ایجنسی ہولڈر اپنی مہر لگائیں / ہدیہ دینے کے لیے اپنا نام لکھیں / زرِ سالانہ ختم ہونے کی اطلاع

عبقری اور حکیم صاحب سے فوری رابطہ کیلئے

الحمدللہ! دفتر ہذا میں عوام کی سہولت کیلئے آٹو میٹک ٹیلیفون ایکسچینج لگادی گئی ہے۔ ٹیلیفون نمبر ملانے کے بعد متعلقہ ایکسٹینشن نمبر ڈائل کریں۔ ایکسٹینشن نمبرز کی ترتیب یہ ہے:۔

1۔ تمام ایجنسی ہولڈرز اپنے معاملات کیلئے ایکسٹینشن نمبر 12 ڈائل کریں۔
2۔ حکیم صاحب سے ملاقات کا وقت حاصل کرنے کیلئے ایکسٹینشن نمبر 13 ڈائل کریں۔
3۔ اپنا آرڈر بک کروانے کیلئے ایکسٹینشن نمبر 15 ڈائل کریں۔
4۔ اپنے آرڈر سے متعلقہ شکایات کے سلسلے میں ایکسٹینشن نمبر 16 ڈائل کریں۔
5۔ مطلوبہ ایکسٹینشن مصروف ہونے کی صورت میں آپریٹر کا انتظار کریں۔

ٹیلی فون نمبرز: **042-37552384,37597605,37586453**

فالتو کتابیں رسالے صدقہ جاریہ بنیں

اگر آپ کے پاس کتابیں نئی یا پرانی کسی بھی موضوع یا کسی بھی عنوان کی ہوں یا رسائل ڈائجسٹ میگزین وغیرہ اور آپ چاہتے ہوں کہ وہ صدقہ جاریہ کیلئے استعمال ہوں مزید وہ رسائل و کتابیں محفوظ ہوں یا پھر یہ رسائل و کتب آپ کے پاس زائد ہوں تو دونوں صورتوں میں ایڈیٹر ماہنامہ عبقری کو ہدیے کی نیت سے ارسال کریں وہ محفوظ ہو جائینگے اور افادہ عام کیلئے استعمال ہوں گے۔ آپ صرف اطلاع کریں منگوانے کا انتظام ہم خود کرینگے یا پھر آپ ازراہ کرم ارسال فرمادیں۔ نوٹ: درسی اور نصابی کتب ارسال نہ کریں۔

عبقری ٹرسٹ کے ذریعے مستحقین کی امداد

رجسٹریشن نمبر: **RP/6237/L/S/10/1534**

عبقری جہاں روحانی جسمانی شعبوں کے ذریعے عالم انسانیت کے دکھی لوگوں کی خدمت کا کام سرانجام دے رہا ہے وہاں سالہا سال سے عبقری لوگوں کی دفتر تک پہنچائی ہوئی اشیاء مثلاً پرانے کپڑے، برتن، جوتے، فرنیچر، رضائیاں، کمبل اور اس کے علاوہ گھریلو استعمال کی تمام اشیاء غریب نادار اور مستحق لوگوں تک پہنچا رہا ہے۔ اپنی استعمال شدہ پرانی اشیاء کو ناکارہ سمجھ کر ضائع نہ کیجئے یقیناً یہ کسی مستحق کی خوشیوں کا سامان ہے۔ دوسرے شہروں کے لوگ ٹرک یا ٹرین کے ذریعے عبقری کے دفتر چیزیں بلٹی کرادیں شکریہ!

(رقم بھیجنے والے وضاحت کریں کہ زکوۃ ہے یا صدقہ)

ضروری اطلاع: حکیم صاحب سے ملاقات کیلئے آنے سے پہلے فون نمبر **042-37552384,37597605,37586453** پر وقت لیکر آئیں۔ حکیم صاحب صرف (پیر، منگل، بدھ، جمعرات) کو ملاقات کرتے ہیں۔ موسم سرما میں کلینک کے اوقات 2 بجے اور موسم گرما میں 3 بجے شروع ہوتے ہیں۔

بغیر وقت لیے آنے والے حضرات سے معذرت ہے۔ بحث سے گریز کریں۔

وقت پر نہ آنے والے حضرات کی باری کینسل ہوجائے گی۔ یہ شیڈول تمام ملاقاتوں کیلئے ہے۔

خط و کتابت کا پتہ: دفتر ماہنامہ "عبقری" "مرکز روحانیت وامن" 78/3 قرطبہ چوک، نزد گوگا نیلام گھر سابقہ یونائیٹڈ بیکری اسٹریٹ مزنگ چونگی لاہور

فون / فیکس **042-37552384,37597605,37586453**

نقشہ مزنگ چونگی (قرطبہ چوک نزد عابد مارکیٹ) گوگا نیلام گھر سابقہ یونائیٹڈ بیکری کیساتھ گلی کے آخر میں عبقری کا دفتر ہے۔ موبائل: **0322-4688313**

E-mail:contact@ubqari.org Website:www.ubqari.org

دنیا و آخرت کی ہر خیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حدیث قدسی میں اپنے رب کا ارشاد نقل کرتے ہیں ''جب میرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میری یاد میں ہلتے رہتے ہیں تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ **(ابن ماجہ)**

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے عرض کیا ''یارسول اللہ! احکام تو شریعت کے بہت سے ہیں (جن پر عمل کرنا تو ضروری ہے ہی لیکن) مجھے کوئی ایسا عمل بتادیجئے جس کو میں اپنا معمول بنالوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہروقت تر رہے۔ **(ترمذی)**

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہٗ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہو' تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ' تمہارے درجوں کو بہت زیادہ بلند کرنے والا' سونے چاندی کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے سے بھی بہتر اور جہاد میں تم دشمنوں کو قتل کرو وہ تم کو قتل کریں اس سے بھی بڑھا ہوا ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا ضرور بتائیں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ عمل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔'' **(ترمذی)**

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''چار چیزیں ایسی ہیں جس کو وہ مل گئیں اس کو دنیا و آخرت کی ہر خیر مل گئی۔ شکر کرنے والا دل' ذکر کرنے والی زبان' مشقتوں پر صبر کرنے والا بدن اور ایسی بیوی جو نہ اپنے نفس میں خیانت کرے یعنی پاک دامن رہے اور نہ شوہر کے مال میں خیانت کرے۔ **(طبرانی' مجمع الزوائد)**

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہٗ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے روزانہ دن رات بندوں پر احسان اور صدقہ رہتا ہے لیکن کوئی احسان کسی بندے پر اس سے بڑھ کر نہیں کہ اس کو اللہ تعالیٰ اپنے ذکر کی توفیق نصیب فرمادیں۔ **(طبرانی' مجمع الزوائد)**

حال دل

آج یکم مئی تھی اور آپ حضرات نے عبقری کے ٹائٹل پر پڑھا ہوگا کہ یکم مئی بروز اتوار سرگودھا میں درس ہے۔ سرراہ ایک صاحب کہنے لگے کہ میرا اینٹوں کے بھٹے کا کاروبار ہے وہاں دعا کرتے جائیں حسب معمول وہاں کے غریب مزدوروں کو اکٹھا کیا ان سے الفت و محبت کے کچھ بول بولے اللہ کی محبت کی طرف اور اس کے حبیب سرور کونین ﷺ کی طرف مائل کیا۔ کچھ ان کی خدمت کی' پھر میں نے ان سے پوچھا کہ بھٹے کے سلسلے میں کوئی واقعہ سناؤ جس میں اللہ کی قدرت کا اظہار ہوا ہو۔ کہنے لگے ایک دفعہ ایسا ہوا کہ بھٹے میں آگ لگائی تو آگ آگے چلتی ہی نہیں تھی جبکہ بھٹے کا اصول ہے کہ اس میں آگ آگے چلتی ہے اینٹوں کو جلاتے ہوئے لیکن پتھری کوئلہ جو خود ایک بارود ہوتا ہے اور لکڑیاں بھی جلائیں بہت سے حیلے کیے' کاریگر بدل کر دوسرے لائے کہ شاید اس کو آگ لگانے اور جلانے کا سلیقہ نہیں آتا اس کے باوجود کچھ بھی فائدہ نہ ہوا۔ آگ تھی کہ آگے چلنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی جو کچھ بھی ڈالتے تھے سب راکھ ہوجاتا تھا' ہزاروں روپے کا نقصان مسلسل ہورہا تھا۔ قدرت کی ایک طاقت تھی جس نے اس آگ کو روکا ہوا تھا۔ آگ خالق تو نہیں مخلوق ہے خالق جس وقت چاہے مخلوق کی طاقت کو ختم کردے۔ بالکل یہی حال یہاں ہوا وہ مزدور واقعہ سنارہا تھا اور میں حیرت سے اس کا منہ دیکھ رہا تھا میں نے اس کو مزید کریدا پھر کیا ہوا؟ کہنے لگا بلی تھی اور اس کے بچے تھے جن کی وجہ سے آگ آگے نہیں جارہی تھی اور پھر بلی اور بچے جب نکلے تو آگ نے اپنا سفر شروع کیا۔ یہ آگ کا سفر بلی اور اس کے بچوں کو بچانے کیلئے رک گیا تھا۔

وہ یہ سمجھے کہ شاید کسی نے جادو کردیا ہے اس کیلئے لوگوں سے بہت عمل بھی کروائے' پھر کاریگر بدلے' بہت سی تدابیر بھی کیں لیکن سب تدابیر ناکام ہوئیں اور اللہ کریم نے بلی اور اس کے بچوں کو بچا کر دکھایا۔

قارئین! یہ ایک واقعہ ہے اس واقعہ سے جو بات ہمیں ملتی ہے وہ یہ ہے کہ جانور کی خدمت اور اس کی حفاظت آگ سے بچاتی ہے۔ جانور کی اللہ جل شانہٗ نے آگ سے حفاظت کی اور جو جانور کی خدمت کرے گا اللہ پاک اس کی آگ سے حفاظت فرمائیں گے اور اس سے مراد صرف دنیاوی آگ نہیں وہ افلاس کی آگ ہو' غربت کی آگ ہو' تنگدستی کی آگ ہو' پریشانیوں کی آگ ہو' بیماری کی آگ ہو' عذاب کی آگ ہو' جادو جنات کی ہو یا وہ حقیقی آگ ہو یہ ایک اٹل حقیقت ہے۔ بلی کی خدمت یا کسی ایسے معصوم جانور کی خدمت اور صرف اللہ کی رضا کیلئے وہ دنیا اور آخرت کی آگ سے بچاتی ہے۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ' نے عرض کیا؛ یارسول اللہ ﷺ غربت اور فقر و فاقہ بہت زیادہ ہے سرورکونین ﷺ نے فرمایا مفہوم ہے "جب گھر میں داخل ہوا کرو سلام کیا کرو' درود شریف اور سورۂ اخلاص پڑھا کرو' ان صحابی نے یہ عمل شروع کر دیا۔ اس کے کچھ ہی عرصے کے بعد عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ! اللہ پاک جل شانہ' نے بہت عطا کر دیا ہے۔ برکت اور وسعت کے دروازے کھل گئے ہیں۔

نوک پلک سنواریئے، برکت کے لیے: ہم برکت والے اعمال کو دیکھیں! تاجر ہر چیز کی نوک پلک سنوارتا ہے کہ میرے مال میں زیادہ سے زیادہ کثرت ہو، زمیندار زمین کے ایک ایک گوشے کو دیکھتا ہے کہ ہموار ہے پانی چڑھے گا کہ نہیں چڑھے گا اور ہل کتنا گہرا جا رہا ہے جتنا گہرا ہل جائے گا اتنی ہی فصل زیادہ ہوگی۔

مجھ سے ایک زمیندار نے کہا: میں ہل کے اوپر بیٹھتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ ہل کتنا گہرا جا رہا ہے کوئی شعبہ ایسا نہیں چھوڑتا (زمیندار، تاجر، صنعتکار اسباب کا) کہ جس سے اس کے کام میں کوئی رکاوٹ ہو یا مال میں کہیں کمی ہو جائے۔

سلام کا رواج برکت کا ذریعہ: گھر میں سلام کو عام کرنا رواج ہی نہیں رہا۔ مجھ سے ایک صاحب کہنے لگے: میں نے گھر میں سلام کے بارے میں سنا، میں نے گھر میں جا کر سلام کرنا شروع کر دیا میری بیوی کہنے لگی: ادھر سے آتا ہے، اُدھر سے آتا ہے سلام کرتا ہے کیا سر کھایا ہوا ہے تو نے؟۔

حدیث کے الفاظ ہیں سرورکونین ﷺ نے فرمایا: "جو گھروں میں سلام کو عام کرتے ہیں شیطان کہتا ہے: اب اس گھر میں نہ قیام ہے، نہ طعام ہے"۔

گھروں کے جھگڑے، ناچاقیاں، آپس کی محبتوں کا ختم ہونا شیطان کے فتنہ و فساد سے ہے اور عورتیں' مرد گھروں میں سلام کو عام کریں۔ عورتوں میں رواج نہیں رہا کہ سلام کہنا چاہئے کہ نہیں کہنا چاہئے۔

ہمارے علاقے میں کچھ لوگ رہتے ہیں ان کا شاہی خاندان ہے' وہاں عورتوں میں ہے کہ جب کوئی مرد گھر کے اندر آئے تو عورت سلام کرے۔ صحابہ کرامؓ میں سلام کا بہت زیادہ رواج تھا۔ عورتیں بھی سلام کریں مرد بھی سلام کریں یہ برکت والا عمل ہے۔

ایک مجذوب کی نصیحت: ایک مجذوب کے پاس بیٹھا تھا بڑی عجیب بات کہی کہنے لگے: سلام کرتے رہو! کوئی ایسی گھڑی ہوتی ہے جو قبولیت کی گھڑی ہوتی ہے تم کہو گے "السلام علیکم" کہ اللہ تم پر سلامتی بھیجے وہ کہے گا" وعلیکم السلام ورحمة الله و بركاته" تو وہ گھڑی کوئی ایسی قبولیت کی ہوگی تمہارے لئے رحمتیں برکتیں اور سلامتیاں واجب ہو جائیں گی اور جس کے لئے رحمتیں برکتیں اور سلامتیاں واجب ہو گئیں۔ تو اللہ پاک اس کو ہر قسم کی پریشانیوں سے بچائے گا، اس کو غموں سے بچائے گا اور اس کو تکلیفوں سے بچائے گا، مشکلات سے اللہ اسے بچائے گا جس کو اللہ پاک نے سلامتی دے دی اس کو تکلیف کیسے آسکتی ہے؟ یہ برکت والا عمل ہے۔

سنتیں برکتوں کا خزانہ: اجنبیوں کو سلام کریں، اپنوں کو سلام کریں، گھروں میں سلام کا رواج ڈالیں، خدا حافظ اللہ حافظ سے کہیں زیادہ سلام کرنے میں برکت ہے۔

میرے دوستو! یاد رکھنا! خدا حافظ لفظ ٹھیک ہے، لیکن میرے آقا سرورکونین ﷺ کے منہ مبارک سے نہیں نکلا۔ یاد رکھئے گا! جو میرے آقا ﷺ کے الفاظ میں برکت ہے اور کسی لفظ میں برکت ہو نہیں سکتی۔ اس لئے کہتے ہیں کہ سارے وظیفے مبارک ہیں لیکن جو مسنون وظیفے ہیں ان کی جو برکت ہے وہ اور کسی میں نہیں ہو سکتی۔ کیوں؟ میرے آقا سرورکونین ﷺ نے جو الفاظ مبارک ادا کئے ان کی برکات ہیں وہ برکت کسی چیز میں نہیں ہو سکتی برکت والے اعمال کی جستجو کریں کہ برکت والے اعمال کونسے ہیں گھروں میں سلام کو عام کریں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی توبہ اور بوڑھی ولیہ

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک گھر میں (توبہ کی زندگی سے پہلے کی بات ہے) چوری کرنے گیا وہاں ایک بڑھیا خاتون تھی۔ رات کے آخری پہر تنہائیوں میں اپنے رب کے ساتھ راز و نیاز کر رہی تھی۔ (گھر میں کچھ ہوتا تو چوری کرتا بڑھیا نے سلام پھیرا جب سلام پھیرا تو ایک جگہ عجیب کیفیت ملی کہ ان کی دعا کی برکت سے اللہ نے جنید کو جو شاہی پہلوان تھے اور کچھ اور بھی سلسلہ تھا اللہ نے اُس شخص کو زندگی کا ایک اور طریقہ عطا کیا کہ یہ شیخ المشائخ اہل اللہ کے مرشد بن گئے ولیوں کے مرشد بن گئے) خاتون نے پوچھا کون ہے؟ کہا چور ہوں تیرا گھر ہی خالی ہے کچھ ہے ہی نہیں، میں تو کچھ لینے آیا تھا۔

اس نے کہا میرے گھر میں کچھ ہے، ٹھہر جا! خالی نہیں ہے۔ وہ کہنے لگے: کہاں ہے؟ مجھے تو کچھ نظر نہیں آرہا۔ کہنے لگی وضو کر کے آ میرے پاس۔ وہ وضو کر کے گئے ان سے کہا مصلّے پر چڑھ کے دو نفل پڑھ لے ذرا۔ ان کو دو نفل کیلئے کھڑا کیا پیچھے سے دعا کرنے لگی اے اللہ! میرا گھر خالی تیرا گھر بھرا ہوا اے اللہ! میرے گھر سے خالی گیا تو کوئی بات نہیں۔ تیرے گھر سے خالی گیا تو لوگ کیا کہیں گے۔ اور جب اس شخص نے سلام پھیرا اللہ کا قرب حاصل ہو گیا تھا اور اللہ پاک نے اپنے دوستوں میں شامل کر لیا تھا۔

گھروں کی ویرانی کا سبب: میرے محترم دوستو! میرے لفظوں کو آپ حقائق کی دنیا میں سمجھیں، غور سے، توجہ سے، گھروں میں، برکتوں والے اعمال کو رواج دیں۔ مجھے ایک چیز بتائیں آبادی انسانوں سے ہوتی ہے یا گھر میں قمقمے ہوں، کارپٹ ہوں، اے سی ہوں، بہترین عمارت ہو، سامان عیش و عشرت ہو، سامان آسائش و زیبائش ہو، لیکن گھروں میں اگر انسان نہ ہوں لوگ کہیں گے ویران گھر ہے۔ **(جاری ہے)**

درس سے پانے والے

السلام علیکم محترم حکیم صاحب! میری خوش قسمتی تھی کہ ایک اللہ والے کے ذریعے سے آپ تک رسائی ہوئی۔ میں مالک کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے کیونکہ میں خود محسوس کرتا ہوں کہ میرے اندر تبدیلی واقع ہو رہی ہے۔ میں درس میں آتا ہوں تو بہت پریشان ہوتا ہوں لیکن درس سنتے ہوئے میری پریشانیاں راحت میں تبدیل ہو جاتی ہیں میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ تسبیح خانے پر اللہ تعالیٰ کی ہر وقت رحمتیں برستی رہتی ہیں' اُس کا یہاں خاص دھیان ہے کہ دکھی لوگ آتے ہیں اور سکھی ہو کر جاتے ہیں۔ سب سے پہلے درس کا فائدہ یہ ہوا کہ آنکھوں میں حیاء آ گئی' غیر عورت پر اب میری پہلی نگاہ بھی نہیں پڑتی۔ اب مجھے حلال حرام کی تمیز ہو گئی ہے۔ آپ نے درس میں درود شریف کے فوائد بتائے تھے میں اب تقریباً 5000 ہزار مرتبہ روزانہ درود پڑھتا ہوں جس کی وجہ سے پہلے میری معاشرے میں عزت نہیں تھی اب ہر بندہ میری عزت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ (آمین) **(سعید احمد اعوان' لاہور)**

درس کی سی ڈی اور کیسٹ کے حصول کیلئے تفصیل آخری صفحے پر

حضرت علیؓ کے حکیمانہ راز اور اقوال

محمد اویس، لاہور

'اللہ کی قسم! ایسے نہیں ہو سکے گا کہ میرے پاس تمہارا کوئی کام پیش ہو اور میرے علاوہ کوئی اور اس کام کو کرے اور نہ ہی ایسے ہو سکے گا کہ تمہارا کوئی کام میری غیر موجودگی سے تعلق رکھتا ہو اور میں اس کی کفایت کرنے اور اس کے بارے میں ایمانداری اختیار کرنے میں کوتاہی کروں

راہ عزت ورفعت

جب حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہٗ ملک شام میں تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ وہاں تشریف لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ کے ساتھ اور صحابہؓ بھی چل رہے تھے، چلتے چلتے راستہ میں پانی کا ایک گھاٹ آ گیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ اپنی اونٹنی پر سوار تھے، وہ اونٹنی سے نیچے اترے اور موزے اتار کر اپنے کندھے پر رکھ لیے اور اپنی اونٹنی کی نکیل پکڑ کر اس گھاٹ میں سے گزرنے لگے۔

حضرت ابوعبیدہؓ نے یہ صورتحال دیکھ کر عرض کیا ''اے امیرالمومنین! آپ یہ کیا کر رہے ہیں کہ موزے اتار کر کندھے پر رکھ لیے ہیں اور اونٹنی کی نکیل پکڑ کر اس گھاٹ میں سے گزرنے لگے ہیں؟ مجھے اس بات سے بالکل خوشی نہیں ہوگی کہ اس شہر والے آپ کو اس حالت میں دیکھیں''

حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہٗ کی اس بات کو سن کر فرمایا افسوس! ابوعبیدہ (رضی اللہ عنہٗ) اگر آپ کے علاوہ کوئی اور یہ بات کہتا تو میں اسے ایسی سخت سزا دیتا جس سے حضرت محمد ﷺ کی ساری امت کو عبرت ہوتی ہم تو سب سے زیادہ ذلیل قوم تھے' اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کے ذریعہ عزت عطا فرمائی' اب جس اسلام کے ذریعہ اللہ نے ہمیں عزت عطا فرمائی ہے ہم جب بھی اس کے علاوہ کسی اور چیز سے عزت حاصل کرنا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں ذلیل کر دیں گے۔

تین باتیں

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے حضرت علی رضی اللہ عنہٗ سے فرمایا ''اے ابوالحسن! کئی مرتبہ آپ حضور ﷺ کی مجلس میں موجود ہوتے تھے اور ہم غائب ہوتے تھے اور کبھی ہم موجود ہوتے تھے اور آپ غیر حاضر' تین باتیں میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کیا وہ آپ کو معلوم ہیں؟''

''وہ تین باتیں کیا ہیں؟'' حضرت علی رضی اللہ عنہٗ نے دریافت کیا۔

''ایک آدمی کو ایک سے محبت ہوتی ہے حالانکہ اس نے اس میں کوئی خیر کی بات نہیں دیکھی ہوتی اور ایک آدمی کو ایک سے دوری ہوتی ہے حالانکہ اس نے اس میں کوئی بری بات نہیں دیکھی ہوتی' اس کی کیا وجہ ہے؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ کا یہ سوال سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا: ''ہاں! اس کا جواب مجھے معلوم ہے' حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ہے کہ انسانوں کی روحیں ازل میں ایک جگہ اکٹھی رکھی ہوئی تھیں' وہاں وہ ایک دوسرے کے قریب آ کر دوسرے سے ملتی رہیں جن میں وہاں آپس کا تعارف ہو گیا ان میں یہاں دنیا میں الفت ہو جاتی ہے اور جن میں وہاں اجنبیت رہی وہ یہاں دنیا میں ایک دوسرے سے الگ رہتے ہیں۔''

یہ جواب سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا ''ایک بات کا جواب مل گیا' دوسری بات یہ ہے کہ آدمی کوئی بات بیان کرتا ہے کبھی اسے بھول جاتا ہے' کبھی یاد آ جاتی ہے' اس کی کیا وجہ ہے؟''

حضرت علی رضی اللہ عنہٗ نے اس سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا: ''میں نے حضور ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جیسے چاند کا بادل ہوتا ہے ایسے دل کا بھی بادل ہے چاند خوب چمک رہا ہوتا ہے تو بادل اس کے سامنے آ جاتا ہے اور اندھیرا ہو جاتا ہے اور جب بادل چھٹ جاتا ہے چاند پھر چمکنے لگتا ہے ایسے ہی آدمی ایک بات بیان کرتا ہے وہ بادل اس پر چھا جاتا ہے تو وہ بات بھول جاتا ہے اور جب اس سے وہ بادل ہٹ جاتا ہے تو اسے وہ بات یاد آ جاتی ہے۔

دو باتوں کا جواب مل گیا' تیسری بات یہ ہے کہ آدمی خواب دیکھتا ہے تو کوئی خواب سچا ہوتا ہے کوئی جھوٹا ہے' اس کی کیا وجہ ہے؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے دریافت فرمایا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا جی ہاں! اس کا جواب بھی مجھے معلوم ہے میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب انسان گہری نیند سو جاتا ہے تو اس کی روح کو عرش تک چڑھا لیا جاتا ہے جو روح عرش پر پہنچ کر جاگتی ہے اس کا خواب تو سچا ہوتا ہے اور جو اس سے پہلے جاگ جاتی ہے اس کا خواب جھوٹا ہوتا ہے۔''

اپنے تینوں سوالوں کے جوابات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا ''میں ان تین باتوں کی تلاش میں ایک عرصہ سے لگا ہوا تھا اللہ کا شکر ہے کہ میں نے مرنے سے پہلے ان کو پا لیا۔''

حضرت عمرؓ کا اصول خلافت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ کی وفات کے بعد ان کی تدفین سے فارغ ہو کر حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے قبر مبارک کی مٹی ہاتھوں سے جھاڑی' پھر اسی جگہ کھڑے ہو کر بیان کیا اور اس میں فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ سے مجھے اور میرے ذریعہ سے تمہیں آزمائیں گے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے میرے دو حضرات (رسول پاک ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ) کے بعد آپ لوگوں میں باقی رکھا ہے' اللہ کی قسم! ایسے نہیں ہو سکے گا کہ میرے پاس تمہارا کوئی کام پیش ہو اور میرے علاوہ کوئی اور اس کام کو کرے اور نہ ہی ایسے ہو سکے گا کہ تمہارا کوئی کام میری غیر موجودگی سے تعلق رکھتا ہو اور میں اس کی کفایت کرنے اور اس کے بارے میں ایمانداری اختیار کرنے میں کوتاہی کروں' اگر لوگ اچھے عمل کریں گے تو میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کروں گا اور اگر برے عمل کریں گے تو میں انہیں عبرتناک سزا دوں گا۔''

اس واقعہ کو نقل کرنے والے تابعی حضرت حمید بن بلال رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے دنیا سے جانے تک پہلے دن کے بیان کردہ اپنے اس اصول کے خلاف نہ کیا' ہمیشہ اسی پر قائم رہے۔

شوق نماز

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ کو نیزہ مارا گیا تو ان پر غشی طاری ہونے لگی' کسی نے کہا ''اگر یہ زندہ ہیں تو پھر یہ نماز کے نام سے جتنی جلدی گھبرا کر اٹھیں گے اتنی جلدی اور کسی چیز کے نام سے نہیں اٹھیں گے'' لہٰذا کسی نے کہا ''امیرالمومنین! نماز ہو چکی ہے'' اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ ہوش میں آ گئے اور فرمایا ''نماز! اللہ کی قسم! جس نے نماز چھوڑ دی اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔

اپنے بچوں کیساتھ تعلق بہتر کیجئے

سیدہ نزہت رضا

اگر بچہ کوئی غلط حرکت کرتا ہے تو اسے سخت سزا دینے کی بجائے پیار سے سمجھائیں تا کہ اسے غلط اور صحیح میں تفریق کرنا آسان ہوجائے۔ علاوہ ازیں خود کوئی ایسی بات نہ کہیں جو بچے کو غلط راہ اختیار کرنے پر اکسائے۔

بچوں کیلئے والدین کا پیار ان کی محبت اور شفقت بہت اہمیت رکھتی ہے۔ یہ بچوں کی پرورش کا بہترین حصہ ہے جو والدین اور بچوں کے رشتے کو مضبوط بناتا ہے اور انہیں ایک دوسرے کے بہت قریب لے آتا ہے۔ خاص طور پر نومولود یا شیر خوار بچے کا اپنی ماں کے ساتھ بندھن بہت مضبوط ہوتا ہے جو جذباتی رشتہ قائم کرنے کا باعث بنتا ہے۔ اسی طرح جب بچہ آہستہ آہستہ بڑھنا شروع کرتا ہے تو اس رشتے میں مزید ترقی کا عمل بھی شروع ہوجاتا ہے کیونکہ ماں کی شفقت ان کے رشتے کی مضبوطی کے راستے ہموار کرتی ہے اس محبت اور شفقت کی بہتری کے عمل کے کچھ مراحل جن کا ذکر نیچے دیا جارہا ہے۔

پیدائش کے بعد تقریباً آٹھ ہفتوں کے اندر اندر بچہ اپنی ماں کی پہچان کرلیتا ہے اور اس کی حرکات وسکنات غور سے دیکھتا ہے۔ وہ اپنی آنکھوں کے ذریعے اپنی پہچان ظاہر کرتا ہے اور جس وقت اور جس سمت سے ماں کی آواز سنائی دیتی ہے وہ اس طرف دیکھتا ہے اس عرصہ کے دوران وہ صرف اپنی ماں سے لگاؤ رکھتا ہے لیکن 8 ہفتوں کے بعد سے لے کر چھ مہینے کے عرصے تک بچہ اپنے اردگرد کے لوگوں سے مانوس ہونا شروع ہوجاتا ہے۔

سائیکالوجسٹس کا کہنا ہے کہ نومولود بچے کا رجحان اپنی ماں کی طرف زیادہ ہوتا ہے جس کا اندازہ چھ سے آٹھ مہینے کے عرصے میں باآسانی لگایا جاسکتا ہے۔ بچہ آہستہ آہستہ اجنبی رشتوں اور قریبی رشتوں کو سمجھنے لگتا ہے اور جب اسے اپنی ماں سے علیحدہ کرکے کسی اجنبی کو دیا جائے تو وہ خوفزدہ ہوجاتا ہے یہ خوف ماں سے جذباتی لگاؤ کی بدولت پیدا ہوتا ہے۔

چھ سے آٹھ مہینے کی عمر کو پہنچ کر بچہ قدرتی طور پر بہتری کے عمل سے گزرتا ہے اور رینگنا شروع کردیتا ہے۔ ابتداء میں اگر بچہ گرجاتا ہے لیکن بعد میں اسے ماں کے اٹھانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ درحقیقت بچے رینگتے ہوئے اپنی ماں تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ابتداء میں بچہ اپنی ماں کی جانب قدرتی طور پر مائل ہوتا ہے جو ماں سے محبت کا خالصتاً جذبہ ہے۔ نفسیات کے ماہرین کے نزدیک جو بچے اپنی ماں کے زیادہ قریب ہوتے ہیں ان کی ذہنی صلاحیت عام بچوں کی نسبت قابل ستائش ہوتی ہے کیونکہ ان بچوں میں بہت سی مثبت خوبیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان بچوں کو جذباتی اور معاشرتی مسائل کا بہت کم سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ماں کے ساتھ جذباتی لگاؤ انہیں دوسروں سے تعاون کرنے' زندگی میں پیش آنے والی مشکلات پر قابو پانے کا ہنر سکھانے اور دوسروں سے گھل مل جانا سکھاتا ہے۔ انسانی زندگی میں رشتوں کی اہمیت اجاگر کرنے میں ماں سے بچے کا مضبوط رشتہ نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔

کیا آپ اپنے بچوں کے زیادہ قریب ہیں؟

بہت سے والدین اس بات سے پریشان ہوجاتے ہیں کہ ہمارا بچہ ہمارے کتنا قریب ہے؟ اور اکثر وہ اپنے رشتے کی مضبوطی کیلئے بھی پریشان حال نظر آتے ہیں۔ ایسے والدین کے لیے ذیل میں کچھ سوالات دیئے جارہے ہیں جو آپ کو یہ ثبوت دیں گے کہ آپ کا اپنے بچوں کے ساتھ کتنا مضبوط رشتہ ہے۔

☆ کیا آپ کا بچہ روزانہ آپ کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کرتا ہے؟

☆ جب آپ کام سے واپس گھر آتے ہیں تو آپ کا بچہ دوڑ کر آپ سے ملنے آتا ہے؟

☆ کیا آپ کا بچہ اپنی پسندیدہ چیزیں آپ کو دکھانے کی کوشش کرتا ہے؟

☆ بچہ آپ کو پورے دن کی روداد سنانے کی کوشش کرتا ہے اور اپنے احساسات آپ پر ظاہر کرتا ہے جب وہ کسی مشکل میں ہو یا خود کو غیر محفوظ سمجھتا ہو تو کیا وہ آپ کی آغوش کا سہارا لیتا ہے؟

☆ کیا آپ کا بچہ روزانہ آپ کے آفس فون کرتا ہے؟

☆ کیا آپ کا بچہ روزانہ آپ کے ساتھ وقت گزارنے کی خواہش کرتا ہے؟

☆ جب بچہ بڑا ہوجاتا ہے تو کیا وہ اپنی زندگی کا ہر لمحہ آپ سے شیئر کررہا ہے؟

☆ کیا بچہ آپ کی ہر بات یقین کے ساتھ مان لیتا ہے؟

اوپر دیئے گئے سوالات کے جوابات سے آپ کو اندازہ ہوجائے گا کہ آپ اپنے بچے کو کتنا اور کس حد تک جانتے ہیں۔

بچوں کیلئے والدین کی شخصیت ایک ماڈل جیسی ہوتی ہے اور وہ تمام عمر ان سے سیکھنے کے عمل میں رہتے ہیں وہ ان کی حرکات و سکنات ان کا رہن سہن سب کچھ دیکھتے ہیں آہستہ آہستہ ان کی زندگی کا دائرہ کار بھی اپنے والدین کی شخصیت بن جاتی ہے۔ والدین اور بچوں کے درمیان فاصلے جتنے کم ہوں گے ان کا رشتہ اتنا ہی گہرا اور مضبوط ہوتا جائیگا۔ ایسا تب ہی ممکن ہوتا ہے جب دونوں اطراف میں ایک جیسے جذبات جنم لیں اور ان کا آپس میں زیادہ سے زیادہ رابطہ قائم ہو۔ اس رشتے کی مضبوطی کیلئے مندرجہ ذیل باتوں کو ترجیحی بنیادوں پر اپنانا چاہیے۔

☆ بچوں کی روزمرہ مصروفیت میں دلچسپی لیں۔ ☆ بچوں کی عادتیں بہتر کرنے کیلئے ان میں انسانیت کی اہمیت اجاگر کریں اور اچھی عادت اپنانے پر اکسائیں۔ ☆ بچوں کی ہر بات دھیان سے سنیں تاکہ انہیں اپنی اہمیت کا اندازہ ہوسکے۔ ☆ اپنے بچوں کے ساتھ کم از کم 30 منٹ ضرور گزاریں جس سے آپ کے رشتے کی مضبوطی جڑی ہوئی ہے۔

☆ اگر آپ کا بچہ کوئی اچھی بات یا قابل ستائش کام کرتا ہے تو اسے ضرور تعریفی کلمات سے نوازیں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے بچے میں حوصلہ پیدا ہوگا اور وہ خوداعتمادی سے زندگی میں آگے بڑھنے کی کوشش کرے گا۔ والدین کی حوصلہ افزائی بچے کی زندگی میں خوشیاں لانے کا موجب بنتی ہے۔ ☆ اگر بچہ کوئی غلط حرکت کرتا ہے تو اسے سخت سزا دینے کی بجائے پیار سے سمجھائیں تاکہ اسے غلط اور صحیح میں تفریق کرنا آسان ہوجائے۔ علاوہ ازیں خود کوئی ایسی بات نہ کہیں جو بچے کو غلط راہ اختیار کرنے پر اکسائے۔ ☆ بچوں کا کردار اور رویہ اپنے والدین کے کردار کی عکاسی کرتا ہے لہٰذا بچوں کے سامنے مہذبانہ اور نرم رویہ اختیار کریں۔ ☆ بچوں پر کبھی بھی رعب نہ ڈالیں اس سے وہ احساس کمتری کا شکار ہوجاتے ہیں اور نہ ہی ان کے ساتھ زبردستی کریں بلکہ ان کے موڈ کے مطابق ان کی خوشی میں شرکت کریں۔ ☆ بچوں میں احساس شرکت کو فروغ دیں تاکہ وہ زندگی میں مقابلہ بازی کا صحیح اندازہ کرسکیں اور اپنی سکول یا کالج لائف میں مختلف مقابلوں میں شرکت کرسکیں۔

اگر آپ اپنے بچوں کی پرورش میں ان تمام باتوں کو مدنظر رکھیں گے تو بچوں کی آنے والی زندگی پرسکون ہوسکتی ہے۔ ساتھ ہی آپ کے اپنے بچوں کے ساتھ تعلقات بھی مضبوط سے مضبوط تر ہوجائیں گے۔

میاں بیوی میں اتفاق کیلئے

اگر میاں بیوی میں نااتفاقی ہو عورت چاہے کہ میاں سے اتفاق ہو یا مرد چاہے کہ بیوی سے اتفاق ہوجائے تو 1001 مرتبہ کسی کھانے کی چیز پر [illegible] پڑھ کر دم کیا جائے اور بدمزاجی کرنیوالے کو کھلا دیا جائے تو انشاء اللہ فوراً اتفاق اور محبت پیدا ہوگی۔ (شاہدہ پروین' لاہور)

مایوس بیماریوں کیلئے یہ عمل ضرور کریں

میں نے شہادت کی انگلی سے کلمہ طیبہ اس ٹانگ پر لکھ دیا پھر میں نے کہا بتائیں اب درد ہے تو انہوں نے کہا ابھی ویسا ہی درد ہے۔
میں نے پھر دوسری بار لکھا' پھر تیسری بار لکھا پھر پوچھا تو وہ بابا جی یعنی 50 سالہ بوڑھے بہت خوش تھے اور کہا کہ درد ختم ہو گیا

میرے والد صاحب کی طبیعت بہت خراب تھی' انہیں شدید بخار تھا۔ انہوں نے مجھے بلایا اور کہا کہ شہر میں چلے جاؤ وہاں ایک عورت رہتی ہے جو تعویذات وغیرہ دیتی ہے' اس سے تعویذ لے کر آؤ۔ میرے باپ نے مجھے 20 روپے بھی دیئے کہ اس کو دے دینا۔
مجھے زندگی میں جو بھی مسئلہ درپیش ہوا ہے میں نے اس کا حل قرآن میں ہی تلاش کیا ہے۔ اس حوالے سے میں اکثر علماء کرام کی کتب کا بھی مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔
میں نے خالہ کے گھر جا کر سفید کاغذ لے کر اس پر سورۂ فاتحہ پوری لکھی اور اس کاغذ پر سات مرتبہ پڑھ کر دم بھی کیا۔ پھر اس کو تعویذ کی طرح بند کر کے ابو کو جا کر دے دیا اور کہا کہ اس عورت نے کہا ہے کہ اس کو پانی میں گھول کر پی لیں اور وہ 20 روپے میں نے اپنی جیب میں رکھ لیے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے شام تک میرے ابو بالکل تندرست ہو گئے۔
ایک دفعہ ایسا ہوا کہ میرے ماموں کے گھر بچی پیدا ہوئی۔ پیدا ہوتے ہی وہ بیمار تھی۔ بہت سے ڈاکٹروں اور عاملوں سے اس کا علاج کرواتے رہے مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ اس کا جسم مسلسل سوکھ رہا تھا' کافی پریشان تھے۔ میں ایک دن اپنے ماموں کے گھر گیا تو دیکھا کہ بچی سوکھ سوکھ کر ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گئی ہے۔
میں نے انہیں سرسوں کے تیل پر 70 مرتبہ سورۂ فاتحہ اور 70 مرتبہ سورۂ نصر دم کر کے دی کہ اس کو مالش کریں۔ انہوں نے توجہ اور دھیان سے میری بات پر عمل کیا تو چند ہی دنوں میں وہ بچی اللہ کے حکم سے صحت یاب ہو گئی پھر وہ اتنے خوش ہوئے کہ میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ میں انہیں لکھوں۔ اس کے بعد بچی کو ڈرنے کی تکلیف رہنے لگی' ہر وقت ڈرتی روتی اور جھٹکے کھاتی' ایک مرتبہ پھر وہ بڑے بڑے ڈاکٹروں اور عاملوں سے علاج کرواتے رہے پھر تو اس حد تک تکلیف بڑھی کہ اس بچی کو دورے پڑنے لگے ہر طرف سے مایوس ہو کر بیٹھ گئے اچانک ایک رات کو اس بچی کی طبیعت بہت ہی خراب ہو گئی' ہسپتال لے جانے کیلئے بالکل تیار تھے پتہ نہیں ان کو کیسے خیال آیا کہ میں اپنے گھر میں سو رہا تھا گھر کا دروازہ بھی بند تھا گرمیوں کا موسم تھا۔ میرے ماموں نے مجھے آ کر جگایا کہ میری بیٹی جس کا نام فاطمہ ہے کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے آپ اس پر دم کر دیں میں اٹھ کر ان کے ساتھ چل دیا۔ بس ماموں کے گھر جا کر میں سورۂ یٰسین پڑھ کر بچی پر دم کرنے لگا ابھی آدھی ہی پڑھی تھی کہ بچی کو ہوش آ گیا اور گھر والے خوش ہو گئے پھر میں نے پانی پر بھی ایک بار دم کر کے دیا اور ہدایت کی کہ اس کو یہ پانی مسلسل پلاتے رہیں اللہ تعالیٰ نے مجھ گنہگار پر اپنا کرم کیا اس بچی کو شفاء کاملہ عطا فرمائی اب اس بچی کی عمر 7 سال ہے اور وہ بالکل صحت یاب ہے۔
ایک دن میں اپنے گھر کے نزدیک سڑک پر جا رہا تھا کہ ایک پچاس سالہ بزرگ نظر آئے جو کہ بڑی مشکل سے چل رہے تھے میں نے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ میری ٹانگ میں سخت درد رہتا ہے۔ میں نے پوچھا کس ٹانگ میں درد ہے تو انہوں نے کہا سیدھی ٹانگ میں درد ہے۔
میں نے شہادت کی انگلی سے کلمہ طیبہ اس ٹانگ پر لکھ دیا پھر میں نے کہا بتائیں اب درد ہے تو انہوں نے کہا ابھی بھی ویسا ہی درد ہے۔ میں نے پھر دوسری بار لکھا' پھر تیسری بار لکھا پھر پوچھا تو وہ بابا جی یعنی 50 سالہ بوڑھے بہت خوش تھے اور کہا کہ درد ختم ہو گیا ہے۔ وہ مجھے دعائیں دے کر چل دیئے۔ میں نے بھی اپنی راہ لی۔
قارئین! قرآن کے ایک ایک حرف میں ہر بیماری کی شفاء موجود ہے۔ بس جتنے زیادہ یقین' توجہ اور دھیان سے پڑھیں گے اللہ اتنی ہی جلدی شفاء نصیب فرمائیں گے۔

آنکھ پر نیل کا آزمودہ نسخہ

بچوں کو کھیل کود کے دوران اگر آنکھ پر گیند لگ جائے تو نیل پڑ جاتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ دو ماشہ پھٹکڑی کو دیسی انڈے کی سفیدی میں رگڑ کر گاڑھا لیپ بنالیں اور اسے ململ کے ٹکڑے میں رکھ کر آنکھ پر باندھ دیں۔ چند گھنٹے بعد کھول دیں۔ نیل اور سوجن دونوں کو آرام آ جائے گا۔
(مسز اظہر سہیل' لاہور)

اسلام اور رواداری

ابن زیب بھکاری

پیغمبر اسلام ﷺ کا غیر مسلموں سے حسن سلوک

قسط نمبر 61

بحیثیت مسلمان ہم جس بااخلاق نبی ﷺ کے پیروکار ہیں انکا غیر مسلموں سے کیا مثالی سلوک تھا' آپ نے سابقہ اقساط میں پڑھا اب ان کے غلاموں کی روشن زندگی کو پڑھیں۔ سوچیں! فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے

حضرت علیؓ کا غیر مسلموں سے حسن سلوک

ایک مرتبہ حضرت خالد رضی اللہ عنہٗ یمن تبلیغ کیلئے بھیجے گئے تو وہ وہاں ناکام رہے' رسول اللہ ﷺ نے وہاں بھیجنے کیلئے حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کا انتخاب کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہٗ نے پہلے تو اس کام کو دشوار سمجھا مگر آپ ﷺ نے ان کے سینہ پر دست مبارک رکھ کر دعا فرمائی کہ ''اے خدا! اس کی زبان کو راست گو بنا اور اس کے دل کو ہدایت کے نور سے منور کر دے۔'' اس کے بعد ان کے سر پر عمامہ شریف باندھا اور سیاہ علم دے کر یمن کی طرف روانہ کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہٗ نے اپنے حسن تدبیر اور حسن سلوک سے وہاں کا رنگ کچھ ایسا بدل دیا کہ ہمدان کا پورا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔ **(فتح الباری' خلفائے راشدین)**
خارجی حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کے خلاف برابر سازش کرتے رہے' وہ مجوسیوں' مرتدوں' نومسلموں اور ذمیوں کو بغاوت پر آمادہ کرتے رہے مگر حضرت علی رضی اللہ عنہٗ نے ان بغاوتوں کو بڑے صبر وتحمل سے فرو کیا اور جب وہ زیر ہو گئے تو ان سے لطف وترحم کا برتاؤ کیا' ایرانی باغی ان کے فیاضانہ سلوک سے یہ کہہ اٹھے تھے کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہٗ بن ابی طالب کے طریق جہاں بانی نے تو نوشیروانی طرز حکومت کی یاد بھلا دی۔
ذمیوں کے ساتھ ہمیشہ شفقت و محبت کا برتاؤ رکھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے ان سے جتنے معاہدے کیے تھے ان کو برقرار رکھا۔
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے فیضانہ سلوک کی اعلیٰ ترین مثال وہ ہے جب ان کا قاتل ابن ملجم ان کے بستر مرگ کے پاس لایا گیا تو اس کو دیکھ کر فرمایا: اس کو اچھا کھانا کھلاؤ' اس کو نرم بستر پر سلاؤ اگر میں زندہ بچ گیا تو اس کو معاف کرنے یا قصاص لینے کا اختیار مجھے حاصل ہوگا اور اگر میں مر گیا تو خدا کے سامنے اس سے جھگڑ لوں گا۔ پھر یہ بھی وصیت کی کہ اس سے قصاص معمولی طور پر لیا جائے یعنی اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ نہ کاٹے جائیں۔ **(طبقات تذکرہ علی بن ابی طالب)**

حافظ سجاد احمد پراچہ' کراچی

ہمارے نفسیاتی مسائل اور ان کا حل

ہمارے معاشرے میں منفی سوچ بہت بڑھ چکی ہے نوجوان نسل میں مثبت سوچ اور رویہ بہت کم ہے عمومی طور پر ہر شخص دنیاوی مال و دولت سے معاشرے میں عزت اور مقام کا خواہش مند ہے مال و دولت کے حصول میں جائز و ناجائز تمام طریقے استعمال کیے جارہے ہیں

بے شک انسان بہت کمزور پیدا کیا گیا ہے انسان کی رہبری اور رہنمائی کیلئے ہر دور میں حضرات انبیاء علیہم السلام کو مبعوث کیا گیا ہے تا کہ یہ کمزور مخلوق صراط مستقیم پر قائم رہ کر قوت اور طاقت حاصل کرلے۔ دنیا میں انسان پر ہر طرح کے حالات آتے ہیں انسان کبھی بھی ایک حال پر قائم نہیں رہتا۔ کائنات اور اس کی تمام چیزیں ایک اللہ وحدہٗ لاشریک کے قبضے میں ہیں وہی ان کا خالق و مالک ہے جیسے چاہتا ہے استعمال کرتا ہے۔ تمام حالات اللہ ہی کی طرف سے انسان کی آزمائش کے لیے بھیجے جاتے ہیں جب تک بندہ صراط مستقیم پر قائم رہتا ہے اطاعت و بندگی میں لگا رہتا ہے بندے کو ہر طرح سے عافیت واطمینان حاصل رہتا ہے۔

انسان احساسات جذبات کا سمندر ہے جب تک احساسات میں توازن قائم رہتا ہے بندہ مطمئن رہتا ہے کسی احساس مثلاً محبت' نفرت' خوف وغیرہ کا حد سے بڑھ جانا بے چینی ہی پیدا نہیں کرتا بلکہ بعض اوقات پاگل پن اور دیوانگی جیسی کیفیات کا سبب بنتا ہے کسی احساس کے حد سے بڑھ جانے سے دوسرے احساسات مغلوب ہوجاتے ہیں۔ مختلف لوگوں میں احساسات کی کیفیات مختلف ہوتی ہیں بعض لوگ احساسات کے حوالے سے حساس اور بعض اس کے حوالے سے قوی ہوتے ہیں بعض لوگ اپنے آپ ہی میں گم رہتے ہیں ان پر کسی بات کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

محبت' نفرت' خوف' رحم وغیرہ کے احساسات گھر' ماحول اور معاشرے کے اثرات کی وجہ سے غیر متوازن ہوتے ہیں۔

تربیت پہلے دن والدین سے اور گھر کے ماحول سے شروع ہوجاتی ہے اگر والدین کے احساسات جذبات منفی ہوں یا غیر متوازن ہوں تو اولاد پر گہرا اثر ہوتا ہے' بعض والدین معاشی تنگی یا کسی دوسرے بیرون دباؤ کا شکار ہوں یا دونوں میں ذہنی ہم آہنگی نہ ہو تو اولاد کے اندر ضد' نفرت' احساس کمتری' چڑچڑا پن وغیرہ جیسی کیفیات پیدا ہوتی ہیں۔ 5 برس کی عمر کے بعد بچہ بیرونی ماحول کے اثرات قبول کرتا ہے اگر گھر کا ماحول مثبت ہو اور باہر کا ماحول منفی اثرات پر ہو یا منفی اثرات زیادہ ہوں تو طبیعتوں میں توازن قائم نہیں رہتا۔ بعض والدین بچوں کی ہر چاہت کو پورا کرتے ہیں بچے اپنی چاہت کے حوالے سے بہت حساس ہوجاتے ہیں اپنی ہر چاہت کا پورا ہونا طبیعت بن جاتی ہے' جب کہیں دل کی کوئی چاہت پوری نہیں ہوتی رنج و غم پیدا ہوجاتا ہے وقت و حالات کے ساتھ بعض اوقات طبیعت بدل جاتی ہے ورنہ موت تک دل کی ہر چاہت کے پورا کرنے کا بے حد جذبہ برقرار رہتا ہے ایسے لوگ دنیاوی شعبوں میں اکثر ناکام رہتے ہیں۔

ہمارے معاشرے میں نفسیاتی امراض تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ ذہنی دباؤ' ذہنی تناؤ' بے سکونی' بے چینی بڑھتی جارہی ہے۔ لوگ سکون آور دواؤں کا سہارا لے رہے ہیں۔ اصل علاج سکون آور دوائیں نہیں ہیں اصل وجہ اندر کے منفی جذبات واحساسات ہیں۔

ہمارے معاشرے میں منفی سوچ بہت بڑھ چکی ہے نوجوان نسل میں مثبت سوچ اور رویہ بہت کم ہے عمومی طور پر ہر شخص دنیاوی مال و دولت سے معاشرے میں عزت اور مقام کا خواہش مند ہے مال و دولت کے حصول میں جائز و ناجائز تمام طریقے استعمال کیے جارہے ہیں لیکن جن کے پاس مال و دولت کی فراوانی ہے وہ بھی بے چین ہیں' مال و دولت عہدہ اور منصب اندر کو بے چین رکھنے والا زہر ہے اگر اطاعت و بندگی سے حاصل نہ ہو اور بندہ اطاعت و بندگی پر قائم نہ ہو تو یہ ہمیشہ اندر کو پریشان اور بے چین رکھنے والا جذبہ ہے۔

منفی جذبات میں سب سے بڑا منفی جذبہ کبر ہے دوسروں کی تحقیر و تذلیل' دوسروں پر مسلط ہونا' ضد من مانی مقابلہ بازی تاکہ گردن اونچی رہے۔ دوسروں کو نیچا کرنا' دوسروں کے زوال پر خوش ہونا ترقی پر کڑھنا' اکڑنا اترانا' شیخی بازی' شک اور بدگمانی میں مبتلا رہنا' دوسروں کو کم تر سمجھنا' غیبت کرنا' گالیاں بکنا' انتقامی جذبات رکھنا' حد سے زیادہ غصہ کرنا' نعمتوں پر اکڑنا یا نعمتوں کو کم تر سمجھنا' دنیاوی اعتبار سے اپنے آپ کو گھٹیا سمجھنا' مال و دولت کی حرص اور تمنا میں گھلنا' عیب تلاش کرنا' دل میں نفرت رکھنا' حرام طریقوں سے جنسی لذت حاصل کرنا' جھوٹ بولنا' نشہ کرنا' دل کی ہر چاہت کو پورا کرنے کی کوشش کرنا' مادی اسباب کے حصول کی تمنا میں انتھک محنت کوشش کے بعد ناکام' مایوس اور ناامید ہوجانا' خود کو زیادہ چالاک سمجھدار سمجھنا وغیرہ جب کسی منفی جذبے میں شدت پیدا ہوتی ہے دماغ منتشر ہوجاتا ہے' ذہنی دباؤ' تناؤ بہت بڑھ جاتا ہے۔ سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں متاثر ہوجاتی ہیں' پریشانی کی وجہ سے نیند نہیں آتی' 50 فیصد بیماریاں ذہنی پریشانی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

جو لوگ سکون آور دوائیں استعمال کرتے ہیں وہ یقیناً منفی احساسات وجذبات کا شکار ہوجاتے ہیں۔ بعض اوقات منفی جذبات کی وجہ سے شدید کمزوری پیدا ہوجاتی ہے پھر کمزوری کو دور کرنے کیلئے طاقت کی دوائیں استعمال کرنا ضروری ہیں۔

منفی جذبات کا علاج مثبت جذبات ہیں' منفی ماحول کو ترک کردینا' منفی باتوں یا واقعات کا مثبت مطلب تعبیر کرنا ہے' منفی اثرات کو قبول نہ کرنا' اپنی طبیعت کو پوری کوشش کرکے مثبت انداز سے تعمیر کرنا' صبر شکر' تقدیر پر راضی رہنا' اللہ کے دین کی عطا' اس کی کرم فرمانیاں اس کی عنایتیں بے شمار ہیں' ہر حال میں پُر امید رہنا اور اس کی یاد میں لگے رہنا' بندگی کا مقتضیٰ بھی ہے اور یہی ہماری سب پریشانیوں بے چینی اور غموں کا علاج بھی ہے۔

اگر لولگ جائے تو......

کچے آم لیں اور انہیں راکھ میں خوب اچھی طرح بھون لیں پھر چھلکا اتار کر دو تین گلاس پانی اس میں ملا لیجئے پھر اس میں گھی اور چینی ملا کر شربت کی طرح اسے پی لیجئے۔ لو کا اثر ایسا کرنے سے ختم ہوجائیگا۔ پالک کچی لیجئے اور اسے پیس کر اس میں ذرا سا پانی ملا لیجئے اور اسے پی لیجئے ایسا کرنے سے بھی فوراً فائدہ ہوگا۔ **(حکیم مرزا منور بیگ)**

موسم برسات اور اس کی حفاظتی تدابیر

ڈاکٹر ناصر جان

موسم گرما میں گرمی کی شدت اور یبوست کے باعث مکھیاں، مچھر اور جراثیم بہت حد تک ختم ہو چکے ہوتے ہیں لیکن جونہی بارشیں شروع ہوتی ہیں تو جگہ جگہ پانی جمع ہونے اور فضا میں زیادہ نمی کے باعث ان کی تعداد میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔

جب موسم گرما کی چلچلاتی ہوئی دھوپ میں آفتاب نصف النہار پر اپنی حدت و حرارت کے تیر برسا رہا ہوتا ہے اور اس کی تیز اور چبھتی ہوئی شعاعیں میدانوں اور صحراؤں میں ریت اور دیگر ذرات ارضی سے ٹکرا ٹکرا کر مختلف سمتوں میں منعکس ہو کر فضا میں شعاعی تموج پیدا کر رہی ہوتی ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے آفتاب اپنی ان حشر سامانیوں اور شعلہ فشانیوں سے اس کرہ ارض پر بسنے والے ہر ذی روح کو جلا کر راکھ کر دے گا۔ انسان موسمیاتی شدت سے محفوظ رہنے کیلئے اپنے گھروں اور مکانات میں محصور ہو جاتے ہیں۔ تمام مخلوق باران رحمت کی بھیک مانگتی ہے تو خدائے بزرگ و برتر کی رحمت جوش میں آ جاتی ہے آسمان پر کالے سیاہ بادل نمودار ہوتے ہیں۔ موسم اپنے رنگ بدلنا شروع کرتا ہے گرم اور جھلسا دینے والی ہوا کی جگہ ٹھنڈی ہوائیں پیام مسرت لاتی ہیں اور پھر جب بارش برستی ہے تو لوگ فرط مسرت سے اپنے گھروں سے باہر نکل آتے ہیں۔ چرند پرند بدلتے ہوئے موسم میں کیف و سرور سے مدہوش ہو کر راگ الاپنے لگتے ہیں، مرجھائی ہوئی کلیاں کھل اٹھتی ہیں اور مردہ کھیتیاں لہلہا اٹھتی ہیں۔

غرضیکہ موسم برسات تمام ذی روح کیلئے مسرت و شادمانی کا پیغام لاتا ہے۔ موسم برسات جہاں بدن انسانیت پر نہایت خوشگوار اثرات مرتب کرتا ہے وہاں اس موسم کی لحہ بہ لحہ بدلتی صورتحال کے پیش نظر چند ایک شکایتیں بے چینی، سستی، تھکاوٹ اور وبائی امراض کی صورت میں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس موسم میں اگرچہ گرمی کی شدت میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور حرارت و برودت کے لحاظ سے یہ اعتدال کے قریب آ جاتا ہے لیکن رطوبت و یبوست کے لحاظ سے یہ معتدل مزاج کا مالک نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کبھی خوشگوار ہوائیں طبیعت کو فرحاں و شاداں کرتی ہیں اور کبھی بارش کے بعد حبس پریشان و بے قرار کر دیتی ہے۔ اس موسم میں ہوا لطیف ہونے کے باعث حرارت اور برودت کے اثرات بہت جلد قبول کر لیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس موسم میں راتیں اور صبح کے اوقات ٹھنڈے ہوتے ہیں لیکن دوپہر موسم گرما کی طرح گرم ہوا کرتی ہے۔ طبی نقطہ نظر سے یہ موسم اخلاط (صفراء اور سودا) کی پیدائش میں بہت حد تک معاون و مددگار ثابت ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس موسم میں طحال بڑھ جایا کرتی ہے اور جسم میں سرخ ذرات کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ دوسرا یہ کہ اس موسم میں "توارد اضداد" یعنی دو مختلف کیفیات کا پے در پے بدن پر وارد ہونا بھی مبتلا مرض کر دیتا ہے۔ یہ کیفیت اس وقت شدت اختیار کر جاتی ہے جب موسم گرما کی شدت کی وجہ سے قویٰ کمزور پڑ چکے ہوں اور پھر اس موسم میں دن کی گرمی اور رات کی سردی جیسی متضاد کیفیات کی بنا پر جسم آمادہ مرض ہو جائے اور ضعف میں زیادتی ہو جائے لیکن اگر بارشیں تواتر سے برسیں تو فضا میں یبوست ختم ہو کر طبیعت میں فرحت پیدا ہوتی ہے اور امراض مزمنہ پیدا نہیں ہو پاتیں۔

امراض: موسم برسات میں چونکہ فضا میں نمی پائی جاتی ہے اس لیے جراثیم کی افزائش بھی تیزی سے ہونے لگتی ہے اور اس طرح وبائی امراض مثلاً ہیضہ، ملیریا، اسہال و پیچش، خارش، قے، پھوڑے، پھنسیاں اور گرمی دانے وغیرہ کثرت سے پیدا ہوتے ہیں چنانچہ ذیل میں چند ایک اہم امراض اور ان کا علاج موسم برسات کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج کر رہے ہیں۔

ہیضہ: موسم گرما میں گرمی کی شدت اور یبوست کے باعث مکھیاں، مچھر اور جراثیم بہت حد تک ختم ہو چکے ہوتے ہیں لیکن جونہی بارشیں شروع ہوتی ہیں تو جگہ جگہ پانی جمع ہونے اور فضا میں زیادہ نمی کے باعث ان کی تعداد میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ ہیضہ بھی غذائی بد پرہیزی اور جراثیمی سرایت کی بنا پر غذا کے فاسد ہو جانے سے لاحق ہوتا ہے۔ مریض کو قے اور اسہال پے در پے آتے ہیں۔ یہاں تک کہ مریض کے جسم میں پانی کی کمی ہو کر وہ قریب المرگ ہو جاتا ہے اس مرض کو رفع کرنے کیلئے سب سے پہلے فاسد مواد کو جسم سے خارج کرنا چاہیے۔ اس مقصد کیلئے نمک طعام نیم گرم پانی میں حل کر کے سکنجبین سرکہ والی چالیس ملی لٹر ملا کر پلائیں اور قے کروائیں جب فاسد مواد اچھی طرح خارج ہو جائے تو قے اور اسہال کو بند کرنے کیلئے درج ذیل نسخہ استعمال کروائیں۔ پودینہ خشک ۱۲ گرام الائچی کلاں ۳ عدد، نصف لٹر پانی میں اچھی طرح ابال کر نمک اور برف ملا کر وقفے وقفے سے استعمال کرائیں۔ اگر قے پھر بھی بند نہ ہو تو لیموں کے بیج چند دانے لے کر باریک پیس کر نگلوا دیں یا پھر مفید دھارے کے چند قطرے پانی میں ملا کر پلانے سے بھی قے رک جاتی ہے۔ اس کے علاوہ آپ پودینہ سبز، آب لیموں، آب ادرک، آب کریلا برابر مقدار میں لے کر محفوظ کر لیں۔ ایک ایک گھنٹے بعد ۴ ملی لٹر کی مقدار میں استعمال کرائیں۔ یہ نسخہ انشاء اللہ انتہائی مفید ثابت ہوگا اور ہیضہ کی علامات کو رفع کر دے گا۔

ملیریا: موسم برسات میں چونکہ مچھروں کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے اس لیے ملیریا بخار کے شکار مریضوں کی تعداد بھی بڑھ جاتی ہے۔ یہ بخار مادہ مچھر کے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس میں مریض کو بخار لاحق ہوتا ہے اور ساتھ لرزہ کپکپی بھی طاری ہو جاتی ہے۔ مریض کو سردرد اور قے کی بھی شکایت لاحق ہو جاتی ہے اور پھر پسینہ آ کر بخار اتر جاتا ہے لیکن دوسرے روز بھی وہی کیفیت دوبارہ طاری ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس بیماری سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے قرص افتشین، قرص ادجاع، حب رنجوہ خاص، بخار روک ٹیکہ یا سیرپ انتہائی مفید ہیں۔

پیچش: ایک متعدی مرض ہے جو باسی غذاؤں کے استعمال، پرخوری اور جراثیمی سرایت کے باعث لاحق ہوتی ہے۔ پیچش کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں۔ سدی و غیر سدی

اگر سدی پیچش لاحق ہو تو سدے کو روغن بیدا انجیر یا کیسٹر آئل وغیرہ سے خارج کیا جائے جبکہ غیر سدی پیچش کیلئے درج ذیل نسخہ جات انتہائی مفید ہیں۔ اسبغول مسلم، لعاب خطمی، بہیدانہ، ہر ایک ۱۲ گرام لے کر آدھا لٹر پانی میں لعاب نکال کر شربت انجبار ملا کر استعمال کرائیں۔ دونوں قسم کی پیچش کیلئے انتہائی مفید ہے۔

پھوڑے پھنسیاں: موسم برسات میں پھوڑے اور گرمی دانے بکثرت نکلتے ہیں اس مقصد کیلئے عرق شاہترہ، عرق منڈی، اطریفل شاہترہ، معجون چوب چینی اور معجون عشبہ وغیرہ بھی انتہائی مفید ہیں۔

غذا: موسم برسات میں چونکہ قویٰ اتنے مضبوط نہیں ہوتے کہ وہ ثقیل اور دیر ہضم غذاؤں کے متحمل ہو سکیں اور نہ ہی طبیعت پرخوری کا بار گراں اٹھانے کے قابل ہوتی ہے اس لیے اس موسم میں انتہائی زود ہضم غذائیں مثلاً سبزیاں کریلا، بھنڈی توری، کدو، ٹینڈے اور دالیں وغیرہ استعمال کرانی چاہئیں۔ کھانا ضرورت کے مطابق کھانا چاہیے۔ وبائی امراض سے بچاؤ کیلئے سرکہ انگوری یا کسی بھی سرکہ کا استعمال انتہائی نافع ہے۔ اس موسم میں آم، خوبانی اور آلو بخارا جیسے خوش ذائقہ پھل بھی پائے جاتے ہیں چنانچہ ان کا وقتاً فوقتاً استعمال صحت کیلئے انتہائی مفید ہے۔

شعبان! سعادت کے دن عبادت کی راتیں

شعبان کے پہلے جمعۃ المبارک کو جو کوئی نماز مغرب کے بعد نماز عشاء سے پہلے دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی‘ دس مرتبہ سورۃ اخلاص‘ ایک مرتبہ سورۃ الناس پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے ایمان کی سلامتی و ترقی عطا فرمائیگا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا رجب کا شرف اور فضیلت باقی مہینوں پر ایسا ہے جیسے دوسرے کلاموں پر قرآن پاک کی فضیلت اور تمام مہینوں پر شعبان کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام انبیاء کرام پر میری فضیلت اور دوسرے مہینوں پر رمضان المبارک کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کائنات پر اللہ تعالیٰ کی فضیلت ہے۔

دو رکعت نفل: جو کوئی شعبان کے مہینہ کی پہلی شب نماز تہجد کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور رکوع و سجود میں معمول کی تسبیح پڑھنے کے بعد یہ کہے: سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ

تو پروردگار عالم اسے جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھے گا اور جنت میں جگہ عطا فرمائے گا۔ انشاء اللہ

بارہ رکعت نوافل: شعبان المعظم کی پہلی تاریخ کو نماز عشاء کے بعد جو کوئی بارہ رکعت نوافل دو رکعت کر کے اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمائیگا۔

پہلا جمعہ: شعبان کے پہلے جمعۃ المبارک کو جو کوئی نماز مغرب کے بعد نماز عشاء سے پہلے دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی‘ دس مرتبہ سورۃ اخلاص‘ ایک مرتبہ سورۃ الناس پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے ایمان کی سلامتی و ترقی عطا فرمائیگا۔

چار رکعت نوافل: شعبان کے مہینہ کے پہلے جمعہ کی شب نماز عشاء کے بعد جو کوئی چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور اس نفل نماز کا ثواب خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بخشے تو بفضل باری تعالیٰ اسے جنت میں جگہ عطا ہوگی۔

چودہ شعبان المعظم: جو کوئی شعبان کے مہینہ کی چودہ تاریخ کو نماز مغرب کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ حشر کی آخری تین آیات ایک ایک مرتبہ اور تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو بفضل باری تعالیٰ اسے گناہوں کی معافی عطا ہوگی۔

صلوٰۃ الخیر: شب برأت میں نوافل اور ذکر الٰہی کی بہت فضیلت ہے اس شب نوافل ادا کرنا شب بیداری کرتے ہوئے ذکر الٰہی کرنا‘ اللہ تعالیٰ سے عجز و انکساری کے ساتھ گڑ گڑا کر روتے ہوئے اپنے گناہوں کی معافی مانگنا انسان کو حقیقی کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بندے پر اپنا خصوصی فضل و کرم نازل فرماتا ہے۔ اس مبارک اور بابرکت شب میں صلوٰۃ الخیر پڑھنے سے بہت سی برکات حاصل ہوتی ہیں۔ یہ نماز سلف صالحین سے منقول ہے اور یہ نفل نماز شعبان المعظم کی پندرھویں شب نماز عشاء کے بعد پڑھی جاتی ہے اس میں ایک سو رکعتیں ہیں اور دو دو رکعت کر کے اس طرح پڑھی جاتی ہے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی جاتی ہے۔ یہ نفل نماز سلف صالحین با جماعت پڑھتے تھے۔ اس نماز کے بارے میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بیان کیا کہ اس رات کو جو کوئی یہ نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف ستر مرتبہ نگاہ کرتا ہے اور ہر بار اس کی طرف دیکھنے پر اس کی ستر حاجتیں پوری کرتا ہے جن میں سب سے ادنیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

چھ رکعت نفل: اس ماہ کی پندرھویں شب کو چاہیے کہ نماز مغرب کے بعد چھ رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے پڑھے۔ پہلے دو نفل پڑھنے سے پہلے عمر میں خیر و برکت کی نیت کرے‘ دوسرے دو نفل پڑھتے ہوئے بلا و مصیبت سے محفوظ رہنے کی نیت کرے‘ تیسرے دو نفل پڑھتے ہوئے مخلوق کا محتاج نہ ہونے کی نیت کرے۔ ہر دوگانہ ادا کرنے کے بعد ایک مرتبہ سورۂ یٰسین یا سورۂ اخلاص اکیس مرتبہ پڑھے۔

نوافل اور روزہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جب شعبان کی پندرھویں شب آئے تو تم رات کو قیام کیا کرو یعنی نوافل پڑھو اور دن کو روزہ رکھو‘ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس شب میں غروب آفتاب ہونے کے بعد ہی آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے کہ کوئی بخشش چاہنے والا ہے تاکہ میں اس کو بخش دوں‘ کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اس کو رزق عطا کر دوں‘ کوئی مصیبت میں مبتلا ہے کہ میں اس کو عافیت دوں۔ اور ایسے ہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح طلوع ہوجاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

ماہانہ روحانی محفل

روحانی محفل مرکز روحانیت و امن میں اجتماعی نہیں ہوتی ہر فرد اپنے مقام پر رہتے ہوئے کرے

اس ماہ کی روحانی محفل 7 جولائی بروز جمعرات دوپہر 2 تا 3 بجکر 21 منٹ تک 20 جولائی بروز بدھ‘ رات 9 تا 10 بجکر 17 منٹ تک‘ 30 جولائی بروز ہفتہ مغرب تا عشاء تک یَا عَزِیْزُ یَا غَالِبُ یَا اَللّٰہُ پڑھیں۔ یہ ذکر، بھکاری بن کر، خلوص دل، درد دل، توجہ اور اس یقین کے ساتھ کہ میرا رب میری فریاد سن رہا ہے اور سو فی صد قبول کر رہا ہے۔ پانی کا گلاس سامنے رکھیں اور اس تصور کیساتھ پڑھیں کہ آسمان سے ہلکی پیلی روشنی آپکے دل پر ہلکی بارش کی طرح برس رہی ہے اور دل کو سکون چین نصیب ہو رہا ہے اور مشکلات فوری حل ہو رہی ہیں۔ وقت پورا ہونے کے بعد دل و جان سے پوری امت، عالم اسلام، اپنے لیے اور اپنے عزیز و اقارب کیلئے دعا کریں۔ پورے یقین کے ساتھ دعا کریں۔ ہر جائز دعا قبول کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ دعا کے بعد پانی پر تین بار دم کر کے پانی خود پئیں۔ گھر والوں کو بھی پلا سکتے ہیں۔ انشاء اللہ آپکی تمام جائز مرادیں ضرور پوری ہونگی۔

ہر محفل کے بعد 11 روپے صدقہ ضرور کریں

(**نوٹ:**) **1**- روحانی محفل کے درمیان اگر نماز کا وقت آجائے تو پہلے نماز ادا کی جائے اور بقیہ وقت نماز کے بعد پورا کیا جائے۔ **2**- خواتین ناپاکی کے ایام میں بغیر مصلے کے بھی باوضو ہو کر روحانی محفل میں شرکت کر سکتی ہیں۔ اگر اسی وقت یہ وظیفہ روزانہ کر لیں تو اجازت ہے مستقل بھی کرنا چاہیں تو معمول بنا سکتے ہیں۔ ہر مہینے کا ورد مختلف ہوتا ہے اور خاص وقت کے تعین کے ساتھ ہوتا ہے۔ بے شمار لوگوں کی مرادیں پوری ہوئیں۔ ناممکن، ممکن ہوئیں۔ پھر لوگوں نے اپنی مرادیں پوری ہونے پر خطوط لکھے آپ بھی مراد پوری ہونے پر خط ضرور لکھیں۔

(ایڈیٹر: حکیم محمد طارق محمود عفا اللہ عنہ)

روحانی محفل سے فیض پانے والے

محترم حکیم صاحب السلام علیکم! مجھے آپ سے ملنے کا سب سے بڑا فائدہ جو ہوا ہے اور جو احسان ہے آپ کا وہ یہ کہ آپ نے مجھے اللہ اور اس کے حبیب حضرت محمد ﷺ سے ملایا ہے۔ آقا نامدار سرور کونین ﷺ کی محبت میرے دل میں بھر دی ہے۔ اللہ اور اس کے پیارے حبیب حضور نبی کریم ﷺ کا نام آتے ہی دل کی کیفیت ہی بدل جاتی ہے۔ حکیم صاحب گزشتہ اتوار کے روز میں نے (باقی صفحہ نمبر 36 پر)

شاہ عزیز الحق بغدادیؒ کے روحانی وظائف

جسم کے جس حصے میں بھی درد ہو اس جگہ ہاتھ رکھ کر تین بار باوضو یہ آیات پڑھ کر دم کریں۔ اسی طرح تین مرتبہ پڑھ کر تین مرتبہ دم کرے انشاء اللہ تعالیٰ درد موقوف ہوگا۔ وہ آیات یہ ہیں:۔ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ط وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا o

اولاد ہونے کیلئے

جس شخص کے اولاد نہ ہوتی ہو اور اسے اولاد کی بہت زیادہ خواہش ہو اور اولاد کیلئے ہر وقت بے چین رہتا ہو اس کیلئے یہ عمل بہت فائدہ مند ہے۔ اس عمل کی برکت سے انشاء اللہ تعالیٰ اولاد ضرور ہوگی۔ وہ عمل یہ ہے:۔ سورۂ نساء شروع سے لے کر رَقِيْبًا (پہلی مکمل آیت) تک ایک حلوے کے ٹکڑے پر شب جمعہ میں باوضو آدھی رات کو لکھے (جمعرات کا دن گزرنے کے بعد جو رات آتی ہے وہ جمعہ کی رات ہے) لکھنے کا عمل ایسی تنہائی میں کرے جہاں اسے لکھتے ہوئے کوئی نہ دیکھے۔ یہ حلوہ وہ عورت کھائے جس کے اولاد نہ ہوتی ہو اور اس رات اس کا خاوند ہمبستری کرے۔ تین جمعرات یہ عمل کرنا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عورت کے اولاد ہوگی۔

تنبیہ: بعض مرتبہ عورت یا مرد پر سحر یا جنات کا اثر ہوتا ہے جس کے سبب حمل نہیں ہوتا۔ اس عمل کو کرنے سے پہلے سحر جنات کا بندش کا علاج کرے اس کے بعد یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اولاد ہوگی۔

قوت حافظہ قوی ہونے کیلئے

اگر کسی کا حافظہ کمزور ہو اور اکثر باتیں بھول جاتا ہو تو اس کیلئے یہ عمل بہت مفید ہے:۔

سورۂ بقرہ کی شروع آیات سے مُفْلِحُوْنَ تک جمعرات کے دن اول وقت چینی کی بغیر پھول والی پلیٹ پر عرق گلاب میں زعفران گھول کر اس سے لکھے اور اس پلیٹ کو بارش کے پانی سے دھو کر صبح صادق سے پہلے تہجد کے وقت پی لے اور اس دن روزہ رکھے تین دن یا پانچ دن یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حافظہ قوی ہوگا اور جو چیز یاد کرے دماغ میں محفوظ ہو جائیگی۔

تنبیہ: بعض مرتبہ سحر، جادو، سفلی کے سبب بھی حافظہ کمزور ہو جاتا ہے، بھول چوک بڑھ جاتی ہے اس کیلئے سحر، جادو، سفلی کا علاج کرنے سے حافظہ صحیح ہو جائے گا۔

ترقی کاروبار، تجارت میں برکت

اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کا کاروبار ترقی کرے اور گاہک زیادہ سے زیادہ آئیں تو اسے چاہیے کہ عشاء کی نماز کے بعد یہ آیت ایک سو ایک بار پڑھ لیا کرے۔

انشاء اللہ تعالیٰ کاروبار میں خوب ترقی ہوگی اور گاہک بے شمار آئیں گے۔ وہ آیات یہ ہیں:۔

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مُّوَدَّةً ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ o (الممتحنة. 7)

درد کے خاتمہ کیلئے

جسم کے جس حصے میں بھی درد ہو اس جگہ ہاتھ رکھ کر تین بار باوضو یہ آیات پڑھ کر دم کریں۔ اسی طرح تین مرتبہ پڑھ کر تین مرتبہ دم کرے انشاء اللہ تعالیٰ درد موقوف ہوگا۔ وہ آیات یہ ہیں:۔

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ط وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا o (بنی اسرائیل. 105)

بدبختی کے سبب پریشانی آجائے

اگر کسی سخت گناہ یا بڑی عظیم برائی کے سبب یا کسی بے گناہ مظلوم پر ظلم کے سبب یا کسی کا دل دکھا کر اس کی بددعا کے باعث کسی آدمی پر بدبختی چھا جائے اور اسے طرح طرح کے مصائب اور مشکلات گھیر لیں تو اس بدبختی اور ہر قسم کی مصیبت سے بچنے کیلئے یہ استغفار کرے اور اللہ تعالیٰ سے رحم کی بھیک مانگے اور عشاء کی نماز کے بعد ایک سو بار یہ کلمات باوضو پڑھے اور اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے اور تمام بدن پر پھیر لے۔ یہ عمل اکتالیس دن کرے۔ اس دوران اگر حالت درست ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ ایک چلہ اور کرے اس میں بھی حالات ٹھیک نہ ہوں تو ایک چلہ اور کرے۔ (چلہ چالیس دن عمل کرنے کو کہتے ہیں)

توبہ استغفار کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل نماز توبہ ظہر، مغرب یا عشاء کی نماز کے بعد پڑھ کر یہ کلمات سو مرتبہ پڑھے:۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ . پھر رو کر اپنے گناہوں کی معافی اللہ تعالیٰ سے مانگے کہ وہ غفور الرحیم ہے۔ (یعنی گناہوں کا بخشنے والا اور بے حد رحم کرنے والا ہے)

بدبختی سے نجات کیلئے یہ کلمات بعد نماز عشاء ایک سو بار پڑھنے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. يَاوَدُوْدُ. يَاوَدُوْدُ. يَاوَدُوْدُ. اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْحَیُّ الْقَيُّوْمُ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ. قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ o يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط

پیشاب میں خون آنا

بعض مرتبہ مثانہ یا گردوں میں پتھری پیدا ہو جاتی ہے اس کی وجہ سے پیشاب میں خون آتا ہے اور بعض مرتبہ بہت گرم چیزیں کھانے سے بھی یہ شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح حد سے زیادہ لال مرچ کا استعمال بھی پیشاب میں جلن پیدا کرتا ہے۔ لہٰذا اس شکایت کو دور کرنے کیلئے پتھری کا علاج گرم چیزوں اور لال مرچ کے استعمال سے پرہیز کریں اور روحانی علاج اس طرح کریں کہ اول باوضو تین بار درود شریف پڑھیں اس کے بعد یہ آیت تین بار پڑھیں اور آخر میں تین بار درود شریف پڑھیں اور پانی پر دم کر کے یہ پانی پی لیں یہ پانی ہر دو گھنٹہ بعد ایک گلاس پینا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس مرض سے نجات حاصل ہوگی۔ وہ آیت یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهُ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَالْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ o (حشر، 24)

میرے آزمائے وظائف

محترم حکیم صاحب السلام علیکم! میں نے بی ایس آنرز تک تعلیم حاصل کی ہے میں شروع سے ہی ایک عام درمیانی درجہ کی طالبہ رہی ہوں میں نے کبھی سوچا ہی نہ تھا کہ زندگی کے ہر امتحان میں کامیاب ہو جاؤں گی۔ چند وظائف جو ہمیشہ جس مقصد کیلئے بھی کیے کامیابی ملی۔ 1۔ سورۂ نمل 7 روز بعد نماز عصر ایک مرتبہ۔ 2۔ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ. (النمل. 62)

جب بھی کوئی مشکل پریشانی پیش آئی اس آیت کا ورد شروع کر دیا اور ہمیشہ مشکل ایسے ٹل گئی کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔

مجھے ہمیشہ سے بات بات پر غصہ آتا تھا اکثر لڑنا جھگڑنا گھر والوں سے میرا معمول تھا۔ میں ہر نماز کے بعد یَاخَالِقُ یَارَؤُفُ یَاسَلَامُ 100 دفعہ پڑھتی ہوں اللہ کا لاکھ کرم ہے کہ نہ تو لڑائی ہوتی ہے اور غصہ تو جیسے میرے میں ہے ہی نہیں۔ اسی طرح میرا کوئی بھی کام ہو کوئی بھی مشکل ہو میں ان وظائف کو پڑھتی ہوں اللہ تعالیٰ کرم کر دیتے ہیں۔ (رابعہ عزیز)

آفرین شاہد کراچی

آلو بخارا دوا بھی' شفاء بھی' غذا بھی

زیادہ تر موسم گرما میں پتے اور جگر کی خرابی کی وجہ سے یرقان جیسا موذی مرض کئی تندرست آدمیوں کو لاحق ہوجاتا ہے جس میں مریض کے سارے جسم پر سپلائٹ آنکھوں کا رنگ بھی زرد اور پیشاب کا رنگ پیلا اور سرخی مائل ہوجاتا ہے

آلو بخارا موسم گرما کے پھلوں میں سے قدرت کے کیمیا گر ہونے کا ایک انمول سستا اور بے شمار شفائی اثرات رکھنے والا پھل ہے۔ موسم کی مناسبت سے قدرت نے اس کا مزاج سرد وتر رکھا ہے جوکہ موسمی اثرات سے پیدا ہونے والے گرم امراض کیلئے اپنے اندر بے پایاں شفائی اثرات کا ذخیرہ رکھتا ہے۔ آلو بخارا کی ایک خاص قسم روس کے شہر بخارا میں پیدا ہوتی ہے۔ پاکستان اور ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی آلو بخارا پیدا ہوتا ہے۔ پاکستان میں بھی اس کی کئی ایک اقسام مارکیٹ میں فروخت ہوتی ہیں جوکہ تمام مزاجوں اور فوائد کے اعتبار سے یکساں تصور کی جاتی ہیں۔

اس خوش مزاج اور حیاتین بھرے پھل میں قدرت نے گوشت پیدا کرنے والے لحمی اور نشاستہ دار اجزاء کے علاوہ فولاد' کیلشیم' پوٹاشیم' فلورین اور فاسفورس کے اجزاء بھی وافر مقدار میں سمو دیئے ہیں اس قدرتی پھل میں امینوسائیڈ کے علاوہ قدرتی گلوکوز کی بھی کافی مقدار پائی جاتی ہے۔ قدرت نے اس سستے پھل میں وٹامن اے بی اور سی بھی شامل فرمادیئے ہیں۔ اس نقشہ کو سامنے رکھتے ہوئے غور کیا جائے تو یہ پھل ہماری غذائی ضروریات کو پورا کرنے میں کسی قدر کم نہیں۔ ہمارے جو بھائی اپنے جسم میں کیلشیم اور فولاد کی کمی محسوس کرتے ہوں وہ آلو بخارا کو استعمال کرکے اس کمی کو پورا کرسکتے ہیں۔ قدرت نے آلو بخارا جیسے کم خرچ اور بے ضرر پھل میں معدہ جگر اور پتے کی بیماریوں کا شافی علاج رکھ دیا ہے۔ اسی لیے قدیم حکماء آلو بخارا جیسے کثیر الفوائد پھل سے بیماریوں کا علاج کرتے تھے۔

ہمارے معاشرے کے وہ گرم مزاج حضرات جو جگر کی گرمی کی وجہ سے ہاتھ پاؤں کی جلن' پیشاب کی جلن اور طبیعت میں بے چینی محسوس کرتے ہوں ان کو آلو بخارا جیسا سرد تر مزاج رکھنے والا یہ پھل صبح و شام 100 گرام سے 500 گرام تک کھانا چاہیے اور اس کے ساتھ اکسیر جگر (نوشادر' قلمی شورہ' ریوند چینی اور سفید زیرہ برابر وزن کوٹ کر سفوف تیار کرکے) ایک ماشہ تا دو ماشہ تک پانی کے ساتھ کھانے سے چند ہی یوم میں جگر کی گرمی دور ہوکر طبیعت میں سکون و فرحت پیدا ہوجاتی ہے۔ آج کل ہمارے معاشرے میں پتے کے امراض والے مریض بھی عام نظر آتے ہیں ایسی صورت میں پتے کے درد ورم اور پتے میں پتھریاں بننے کے عمل کو روکنے کیلئے اطباء کرام اپنے مطبوں میں آنے والے مریضوں کو آلو بخارا کا استعمال بڑے اعتماد سے کرواتے ہیں۔ عام طور پر اپنے مطب میں آنے والے ایسے مریضوں کو صبح نہار منہ آلو بخارا 250 گرام کھلاتا ہوں اور شام کو مولی ایک عدد' دھنیا سبز ڈیڑھ تولہ اور پودینہ سبز ڈیڑھ تولہ یعنی 26 گرام اوپر لیموں ایک عدد نچوڑ کر کھلانے سے ایسے مریض کچھ عرصہ میں پتہ کی ان بیماریوں سے شفایاب ہوجاتے ہیں۔

زیادہ تر موسم گرما میں پتے اور جگر کی خرابی کی وجہ سے یرقان جیسا موذی مرض کئی تندرست آدمیوں کو لاحق ہوجاتا ہے جس میں مریض کے سارے جسم پر پیلاہٹ آنکھوں کا رنگ بھی زرد اور پیشاب کا رنگ پیلا اور سرخی مائل ہوجاتا ہے' ایسے مریضوں کیلئے آلو بخارا کسی نعمت خداوندی سے کم نہیں۔ ایسے مریضوں کو آلو بخارا پکا ہوا کالے رنگ کا دن میں دو تین مرتبہ سو سو گرام اور اس کے ساتھ زیرہ سفید اور گھوکھرو (خارخسک پنجابی بھکڑا) برابر وزن سفوف بنا کر پانی کے ساتھ تین تین ماشے استعمال کرنے سے چند ہی یوم میں یرقان والے مریضوں کو شفایاب ہوتے دیکھا گیا ہے۔ ایسی حالت میں آلو بخارا یرقان کے مریضوں کیلئے ایک زود ہضم غذا کا کام بھی دیتا ہے جوکہ مریض کیلئے ضروری ہوتی ہے اس کے علاوہ ایسے مریض کو دلیہ' دہی' چاول وغیرہ استعمال کرایا جاسکتا ہے۔

موسم گرما میں عام طور پر اکثر لوگ بد پرہیزیوں کی وجہ سے بخار' درد معدہ اور اپھارہ بدہضمی' معدے کی جلن بھوک کی کمی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ بعض حضرات تو غذائی بے اعتدالیوں کی وجہ سے متلی' قے اور اسہال کی شکایت میں بھی مبتلا ہوجاتے ہیں۔ ان حالات میں ہمارے گھروں میں صدیوں سے مروج پرانے سائنسدان حکماء کا ترتیب دیا ہوا یہ نہایت آسان اور شفاء بخش چٹکلہ کبھی خطا نہیں گیا۔ اس میں آلو بخارا خشک سات سے اکیس دانے اور املی 25 سے 50 گرام تک علی الصبح مٹی یا کسی برتن میں حسب منشا پانی میں بھگو کر دن میں تین چار دفعہ مل چھان کر پینے سے ایک دو یوم میں مریض بالکل تندرست ہوجاتا ہے۔ اس میں حسب ضرورت نمک' میٹھا اور برف بھی ملائی جاسکتی ہے۔

دم گھٹ جادو

اس کے اوپر سوار ہوکر اس کے سینے کو دباتی اور سانس کو گھوٹتی ہے جس سے وقتی طور پر سانس کی حرکت بند ہوکر آواز رک جاتی ہے

یہ سحر اس قسم کا ہے کہ اس میں مبتلا شخص کو اکثر و بیشتر بہت زیادہ نیند آتی ہے اور نیند میں مریض کسی بھاری شکل کے انسان' حیوان یا ڈراؤنی شکل والی عجیب وغریب مخلوق کو دیکھتا ہے اور شکل اس کے اوپر سوار ہوکر اس کے سینے کو دباتی اور سانس کو گھوٹتی ہے جس سے وقتی طور پر سانس کی حرکت بند ہوکر آواز رک جاتی ہے نیند میں انسان چیختا چلانا چاہتا ہے مگر باوجود کوشش کے کامیاب نہیں ہوپاتا۔ جونہی وہ شکل سینے کے اوپر سے اپنا وزن ہٹاتی ہے مریض فوراً بیدار ہوجاتا ہے اور بدحواسی کے ساتھ اپنے آپ کو ٹٹولتا ہے اور حیران وسرگرداں ہوتا ہے اس کی کوئی طبی وجوہ بھی نہیں ہوتیں اس سحر کا علاج ذیل کے اعمال سے کیا جاسکتا ہے۔

☆ سورۂ مدثر کی آیات ذیل کو باوضو حالت میں زعفران و مشک سے کسی سفید کاغذ پر لکھیں اور اس پر سورۂ مدثر گیارہ مرتبہ اور درود پاک اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور اس کو مریض کے گلے میں سیدھے بازو پر باندھیں۔ آیات مبارکہ:۔ یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُo قُمْ فَاَنْذِرْo وَرَبَّکَ فَکَبِّرْo وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْo وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْo وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَکْثِرُo وَلِرَبِّکَ فَاصْبِرْo

☆ سورۂ مدثر سات مرتبہ اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی بنائیں اور اس پانی کو دن رات میں پانچ مرتبہ بسم اللہ شافی ورد السحر بحرمتہ ایں سورہ مدثر پڑھ کر مریض پیئے۔ انشاء اللہ العزیز اکیس یوم کے عمل سے اس بیماری و سحر سے ہمیشہ کیلئے چھٹکارا مل جائیگا۔ ذیل کا عمل بھی بے حد مجرب اور نافع ہے۔

یالطیف کا ورد ہر وقت کرتے رہیں اور 129 مرتبہ یالطیف اول وآخر درود شفا گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی دم کرکے دن میں پانچ مرتبہ بسم اللہ شافی بحرمتہ یالطیف یالطیف پڑھ کر روزانہ پیا کریں۔ انشاء اللہ العزیز الحکیم اکیس یوم میں ہمیشہ کیلئے اس تکلیف اور سحر سے مکمل نجات مل جائیگی۔ (صفحہ 179)

(مزید ایسے بہترین روحانی نسخے حاصل کرنے کیلئے ''کالی دنیا کالا جادو وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات کا مطالعہ کریں' نوٹ: جو عمل آزمائیں تفصیل سے لکھیں لاکھوں کا نفع' آپ کا صدقہ جاریہ)

جسمانی بیماریوں کا شافی علاج ——— طبی مشورے

جسم کا سن ہونا ❁ سر میں درد اور قبض ❁ پیپ والے دانے ❁ دائمی نزلہ ❁ ہاتھ پاؤں میں پسینہ ❁

پہلے ان ہدایات کو غور سے پڑھیں: ان صفحات میں امراض کا علاج اور مشورہ ملے گا توجہ طلب امور کے لئے پتہ لکھا ہوا جوابی لفافہ ہمراہ ارسال کریں۔ لکھتے ہوئے اضافی گوند یا ٹیپ نہ لگائیں کھولتے ہوئے خط پھٹ جاتا ہے۔ راز داری کا خیال رکھا جائے گا۔ روحانی مسائل کے لئے علیحدہ خط لکھیں۔ صفحے کے ایک طرف لکھیں۔ نام اور شہر کا نام یا مکمل پتہ خط کے آخر میں ضرور تحریر کریں۔ نوجوانوں کے خطوط احتیاط سے شائع کیے جاتے ہیں ایسے خطوط کے لئے جوابی لفافہ لازم ہے کیونکہ اکثر خطوط اشاعت کے قابل نہیں ہوتے۔ **نوٹ:** وہی غذا کھائیں جو آپ کیلئے تجویز کی گئی ہے۔

جسم کا سن ہونا

8 سال پہلے جب میں گجرات میں رہتا تھا مجھے یہ بیماری ہوئی تھی کہ میرا جسم سن ہو جاتا تھا۔ کبھی کہیں سے کبھی کہیں سے۔ میں خود روبرو مشورے کیلئے آپ کے مطب میں آیا تھا آپ نے نبض دیکھ کر بکرے کے گوشت کا قورمہ کھانے کا مشورہ دیا تھا جس پر عمل کرنے سے میں بالکل ٹھیک ہو گیا تھا مگر اب دوبارہ پھر اسی تکلیف میں مبتلا ہوں۔ ڈاکٹروں کے ٹیسٹ نارمل ہیں۔ آپ تک پہنچنا مشکل ہے جواب جلد دیں۔ گوشت کے قورمہ سے فائدہ نہیں ہے۔ **(عبدالشکور، کراچی)**

مشورہ: گوشت کا قورمہ ضرور کھائیں مگر دوا بھی کھائیں دوا کا نام اکسیر البدن ہے۔ یہ دوا آپ عبقری دواخانے سے منگوا سکتے ہیں۔ ہلکی پھلکی ورزشیں اور بھاگ دوڑ ضرور کریں۔ کولیسٹرول نارمل ہونا چاہیے۔ ٹھنڈی چیزوں دودھ، دہی لسی، بوتلوں، برف وغیرہ سے پرہیز ضروری ہے۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ غذا نمبر 2 استعمال کریں۔

سر میں درد اور قبض

میری عمر 28 سال ہے میرے سر میں اکثر درد رہتا ہے، قبض بھی کبھی کبھار ہو جاتی ہے۔ ہلکا ہلکا درد ہر وقت رہتا ہے۔ تقریباً دو سالوں سے یہ درد ہے۔ اس درد کی وجہ سے دماغ اور دور کی نظر بھی کافی کمزور ہے۔ **(عائشہ ظفر، کمالیہ)**

مشورہ: سونف، کوزہ مصری، بادام باریک پیس کر روزانہ رات کو ایک ایک چمچہ سادہ پانی سے پھانک لیں۔ تقریباً ایک دو ماہ استعمال کریں۔ نزلہ زکام ہو تو یہ دوا استعمال نہ کریں۔ صبح اٹھنے پر عینک لگائیں اور سوتے وقت اتاریں۔ البتہ وضو، غسل، منہ دھونے کے وقت اتار سکتی ہیں۔ غذا نمبر 1 استعمال کریں۔

پیپ والے کیل

میرے چہرے پر سخت کیلیں ہیں، جن کو دبانے سے پیپ باہر آجاتی ہے۔ میری جلد بھی بہت چکنی ہے۔ معمولی قبض کی بھی شکایت ہے اور ان دانوں میں درد بھی ہوتا ہے میری عمر 19 سال ہے۔ **(شائستہ، سرگودھا)**

مشورہ: گائے کا گوشت اور زیادہ گرم مصالحہ استعمال نہ کریں۔ ترشی سے پرہیز کریں۔ دیسی اجوائن، تیزپات، گندھک آملہ ہموزن کوٹ چھان کر نصف گرام دن میں تین بار سادہ پانی سے پھانک لیں۔ غذا نمبر 1 استعمال کریں۔

دائمی نزلہ

میری عمر 23 سال ہے۔ مجھے بہت پرانا نزلہ ہے جب بھی موسم بدلتا ہے تو اس میں شدت آجاتی ہے۔ شاید یہ دائمی نزلہ ہے۔ **(حبیب عامر، کوئٹہ)**

مشورہ: بنفشی قہوہ اور شفائے حیرت صبح وشام استعمال کریں۔ ٹھنڈی اور کھٹی چیزوں سے مکمل پرہیز رکھیں۔ دماغی کمزوری کو رفع کرنا ضروری ہے۔ اس کیلئے باقاعدہ علاج کروائیں ورنہ نزلہ زکام ہوتا رہے گا۔ غذا نمبر 2 استعمال کریں۔

ہاتھ پاؤں میں پسینہ

میرے ہاتھ پاؤں میں پسینہ بہت آتا ہے، خاص طور پر گرمیوں میں میری عمر 18 سال ہے رنگت بہت صاف ہے جب میں جوتے اتارتا ہوں تو دونوں پاؤں سے ناقابل برداشت بو آتی ہے۔ **(عمیر اکرام، لاہور)**

مشورہ: بند جوتے استعمال نہ کریں، دوپہر اور رات کو غذا کے بعد ایک دو آڑو ضرور کھالیا کریں۔ غذا نمبر 3 استعمال کریں۔

چہرے پر مہاسے

میری عمر 25 سال ہے۔ گرمیوں میں میرے چہرے پر مہاسے نکلتے ہیں جو سردیوں میں خود بخود ختم ہو جاتے ہیں اگر وہ دانے توڑ دوں تو وہاں داغ بن جاتے ہیں اور چہرہ بدنما لگتا ہے۔ **(روبینہ، میرپور)**

مشورہ: شربت نیلوفر ایک اونس، آدھا گلاس پانی میں ملا کر صبح وشام پی لیں۔ غذا نمبر 1 استعمال کریں۔

میں موٹی ہوتی جارہی ہوں

میری عمر صرف 18 سال ہے اور میں بہت موٹی ہوتی جارہی ہوں، کام جلدی کر سکتی ہوں اور نہ جلدی چل سکتی ہوں۔ ہر وقت سستی چھائی رہتی ہے۔ قبض کی بھی شکایت رہتی ہے۔ چہرے پر دانے ہیں اور اب تو رنگ بھی کالا ہو گیا ہے میں چاہتی ہوں کہ سمارٹ اور چاق و چوبند ہو جاؤں۔ **(انیلہ، بنوں)**

مشورہ: صبح وشام دو گھنٹے کی واک بہت ضروری ہے یا کوئی فاسٹ گیم کھیلیں۔ یہی بہترین علاج ہے جو نقصان دہ بھی نہیں۔ موٹاپا کم کرنے کیلئے موٹاپا کورس استعمال کریں۔ غذا نمبر 1 استعمال کریں۔

بھاری پن

میرا مسئلہ یہ ہے کہ ایام کی آمد سے پہلے میرا بدن بھاری محسوس ہونے لگتا ہے۔ یہ سلسلہ بڑھتا ہے تو کپڑے بھی تنگ محسوس ہونے لگتے ہیں اور غنودگی طاری رہنے لگتی ہے۔ ایام وقت پر نہ آئیں تو تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ پیشاب بھی مقدار میں بہت کم آتا ہے۔ **(عابدہ، پشاور)**

مشورہ: جوہر شفاء مدینہ صبح وشام کھائیں۔ غذا میں کدو، توری، لوکی، مولی، شلجم، گاجر، کھیرا پکا ہوا روٹی سے کھائیں۔ دوا ایام کے دوران نہ کھائیں۔ آرام کیا کریں۔ غذا نمبر 1 استعمال کریں۔

منہ میں دانے

میری عمر 22 سال ہے۔ دو یا تین ماہ سے منہ میں دانے ہیں۔ سوتے میں منہ سے رال بہتی ہے۔ منہ خشک رہتا ہے۔ زیادہ چلنے پھرنے سے پیٹ میں درد ہو جاتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں گیس بننا شروع ہو جاتی ہے۔ بھوک بہت کم لگتی ہے۔ کبھی کبھی پیٹ میں مروڑ بھی ہوتے ہیں۔ سر میں بھی ہر وقت درد رہتا ہے۔ چلنے پھرنے سے تھکن محسوس ہوتی ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ **(عمران، قصور)**

مشورہ: دوپہر رات کو غذا کے بعد ہاضم خاص کھائیں اور رات کو سوتے وقت ستر شفائیں کھائیں۔ انڈا، گوشت، مرچ، مصالحوں سے پرہیز کریں۔ غذا نمبر 1 استعمال کریں۔

ٹانسلز

میری عمر 18 سال ہے میرے ٹانسلز ہر ماہ بڑھ جاتے ہیں۔

سانس لینے میں بہت دشواری ہوتی ہے۔ درد بھی رہتا ہے' ڈاکٹری دوا سے وقتی آرام ملتا ہے چھوڑتے ہی دوبارہ درد شروع ہوجاتی ہے۔ **(عباس' مری)**

مشورہ: احتیاط اور تدبیر ضروری ہے۔ ٹھنڈی اور کھٹی چیزوں سے بالکل پرہیز کریں۔ شربت صدر دو چمچے آدھ کپ تیز گرم پانی میں ملا کر صبح و شام پی لیں۔ غذا نمبر 2 استعمال کریں۔

ریڑھ کی ہڈی

میری عمر 27 سال ہے۔ پانچ سال قبل میری ریڑھ کی ہڈی میں درد شروع ہوا تھا۔ میں نے ڈاکٹروں سے علاج کروایا لیکن ٹھیک نہیں ہوا۔ ڈاکٹر نے آپریشن کرنے کیلئے کہا اور آپریشن کروایا۔ آپریشن کے بعد درد ختم ہوگیا لیکن اب پانچ چھ ماہ سے یہ درد دوبارہ شروع ہوگیا ہے۔ **(جمشید' شاہدرہ)**

مشورہ: آپ کمر جوڑوں کا درد کورس پابندی سے 3 ماہ استعمال کریں اس کیساتھ کراماتی تیل کی بھی مالش کریں۔ غذا نمبر 2 استعمال کریں۔

آنتوں اور معدہ کی سوزش

میری عمر 24 سال ہے میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں دیکھنے میں سولہ سال کا لگتا ہوں۔ میرے جسم پر گوشت نہ ہونے کی وجہ سے گال بھی پچکے ہوئے ہیں' آنکھیں بھی اندر ہوگئی ہیں' بال بھی گر رہے ہیں' پیٹ خراب رہتا ہے' کبھی قبض اور کبھی پیچش ہوتی رہتی ہے۔ یہ مسئلہ کئی سالوں سے ہے۔ معدہ ٹھیک کام نہیں کرتا' پیشاب بھی بار بار آتا ہے' پیشاب کرنے کے بعد کبھی کبھی قطرے بھی گرتے ہیں اور مثانہ بھی کمزور ہے۔ اگر کوئی طاقت والی چیز کھالوں تو اسی وقت پیٹ میں مروڑ شروع ہوجاتے ہیں۔ جسم کی ہڈیاں بھی چھوٹی ہیں بڑھتی ہی نہیں۔ دن میں دو تین بار حاجت ہوتی ہے۔ جسم میں بالکل طاقت نہیں۔ مجھے گیس بھی رہتی ہے اور منہ میں چھالے بھی ہوجاتے ہیں۔ برائے مہربانی میرا مسئلہ حل کریں۔ **(شفقت علی' سانگھڑ)**

مشورہ: آپ کا اصل مرض آنتوں اور معدہ کی سوزش ہے۔ فی الحال چار تخم ایک چائے کی چمچی صبح پانی سے پھانکیں۔ شام کو شربت بنفشہ دو اونس پانی میں حل کرکے پئیں۔ مرچ مصالحہ سے پرہیز کریں۔ ساگودانہ' دلیہ' سوجی کا حلوہ' گاجر کا حلوہ' کدو' لوکی' ٹینڈے' شلجم' گاجر بغیر مرچ مصالحہ کے پکا کر روٹی یا کھچڑی سے کھائیں' انشاء اللہ افاقہ ہوگا۔ تین ہفتے کے بعد دوبارہ حال لکھیں۔ غذا نمبر 3 استعمال کریں۔

اولاد نہیں

میری عمر بتیس سال ہے شادی کو تین سال ہوئے ہیں مگر ہمارے ہاں ابھی تک کوئی اولاد نہیں ہوئی بلکہ امید ہی نہیں ہوئی اس کیلئے کوئی نسخہ تحریر کریں۔ **(احمد علی' کوئٹہ)**

مشورہ: آپ پہلے اپنی رپورٹ (میڈیکل چیک اپ) کروائیں یہ رپورٹ مجھے بھجوادیں اس رپورٹ کو دیکھنے کے بعد ہی کوئی رائے دی جاسکتی ہے۔

ہائی بلڈ پریشر

میرے والد صاحب جن کی عمر ساٹھ سال ہے کا اکثر بلڈ پریشر بھر جانے کی شکایت رہتی ہے۔ یہ بلڈ پریشر کیا مرض ہے اور اس کا علاج کیا ہے۔ **(تسنیم احمد)**

مشورہ: خون ہمارے جسم کی شریانوں میں ہر وقت رواں دواں رہتا ہے اگر کسی وجہ سے شریانوں میں تنگی آجائے یا خون گاڑھا ہوجائے تو دوران خون کی رفتار بڑھ جاتی ہے کیونکہ اسے رواں دواں رہنے کیلئے زور لگانا پڑتا ہے ایسی صورت کو بلڈ پریشر بڑھ جانا کہا جاتا ہے اگر کمزوری ہو تو دوران سست ہوجاتا ہے جس کو بلڈ پریشر کہا جاتا ہے۔ بلڈ پریشر کا ایک سبب کولیسٹرول کا بڑھ جانا ہوتا ہے مگر ہمارے ہاں زیادہ تر لوگوں کو ڈیپریشن ہے جس کی وجہ سے ان کا بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے اپنے والد صاحب کا کولیسٹرول لیول چیک کروائیں اگر کولیسٹرول لیول نارمل ہو تو پھر اپنے والد صاحب کو عبقری کا بلڈ پریشر کورس چند ماہ مستقل مزاجی سے استعمال کرائیں۔ نمک سے احتیاط کرائیں اور صبح و شام کو کسی پرفضاء جگہ پر جا کر سیر کو معمول بنائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بلڈ پریشر پر قابو ہوجائے گا۔ غذا نمبر 1 استعمال کریں۔

بلڈ پریشر کی کمزوری دور کرنے کیلئے

چنے ایک پاؤ' بادام ایک پاؤ' سفید تل ایک پاؤ' کیکر کی گوند آدھ پاؤ' سفید موصلی دس تولے' سفید مصری حسب خواہش' چھوٹی الائچی 6 دانے۔

ان سب چیزوں کو کوٹ کر پھکی بنالیں۔ صبح کے وقت چائے والے تین چمچ کھالیں۔ بلڈ پریشر اور شوگر وغیرہ کی وجہ سے جو جسم میں کمزوری ہوگی وہ دور ہوجائے گی۔ اگر شوگر شدید ہے تو پھر اس نسخے میں سفید مصری نہ ملائیں۔ **(محمد فاران' خان گڑھ)**

مریضوں کی منتخب غذاؤں کا چارٹ

غذا نمبر 1

کدو' کھیا توری' ٹینڈے' جو کا دلیہ' گندم کا دلیہ' ساگودانہ' کھچڑی' بند' رس' ڈبل روٹی' کھیرے' کھیرے کا سالن' مونگ کی پتلی دال' بغیر چھنے آٹے کی سادہ روٹی' بکری کا گوشت شوربے والا' دیسی مرغی کا گوشت شوربے والا' خرفہ کا ساگ' دہی میٹھا' براؤن بریڈ' سلاد' امرود' سنگترہ' انار' تربوز' گرما' سردا' خربوزہ' حلوہ کدو' پپیتہ' کیلا' چھلکا اسپغول' مربہ آملہ' مربہ ہریڑ' مربہ گاجر' پیٹھے کا حلوہ' خمیرہ گاؤزبان' عرق گاؤزبان' عرق سونف' عرق پودینہ' دودھ سوڈا' آڑو' انگور' ماء العسل (شہد میں پانی ملا ہوا) شکر' پنک ٹیٹھا' خرفہ کا ساگ' بکری کا دودھ۔

غذا نمبر 3

جو کا دلیہ' گندم کا دلیہ' ساگودانہ' کھچڑی' ماء العسل (شہد میں پانی ملا ہوا) کیک رس ہمراہ چائے' ڈبل روٹی' بند' براؤن بریڈ' کیلے کا ملک شیک' گاجر کا جوس' گنے کا تازہ رس' ابلا ہوا پانی' ابلے ہوئے چاول' نمکین دلیہ' دیسی مرغی کی یخنی' انار' انگور' موسمی' میٹھا' پیچی' امرود' کھیرا' چھاچھ' کدو' ناریل کا پانی۔

غذا نمبر 2

چھوٹا گوشت' سادہ روٹی' دیسی مرغی کا گوشت' سبزیاں ہر قسم کی' دیسی انڈے' آملیٹ' پرندوں کا گوشت' ہریسہ' نہاری' پائے' دال مونگ' دیسی گھی کی چوری' دودھ یا دودھ سے بنی ہوئی چیزیں' کھجور تازہ' چھوہارے' روغن زیتون' انجیر' شہد' چنے بھنے' کباب' پیاز کی سلاد' ناریل' منقی' روغن زیتون کا پراٹھا' بادام' پستہ' چلغوزہ' کاجو' مچھلی' گاجر کا حلوہ' پیٹھے کا حلوہ' دال کا حلوہ' لونگ کا قہوہ' کلونجی' خوبانی خشک' مربہ تمام قسم' جو کا ستو' بونٹ کا گوشت' کشمش' انگور' آم' گلقند دودھ میں ملا ہوا۔

شوگر کے مریضوں کیلئے

کھیا توری' کھیا' کدو' ٹینڈے' چھوٹا گوشت' کریلے' دال مونگ' دیسی مرغی کا گوشت' پرندوں کا گوشت' بغیر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی' جو کا دلیہ' ساگودانہ' ہریسہ' کھچڑی' عرق سونف' عرق پودینہ' انجیر تھوڑی مقدار میں' ڈبل روٹی سادہ' براؤن بریڈ' رس' میتھی' خرفہ کا ساگ' پائے' نہاری' آملیٹ' پشاوری قہوہ' کلونجی' خوبانی خشک تھوڑی مقدار میں' ڈرائی فروٹ' زیتون کا پھل' پھیکا دودھ' چنے بھنے' روغن زیتون' دیسی انڈے کی زردی' چھوٹے مغز

خواتین کی صحت اور حسن کیلئے مفید ٹوٹکے

ڈاکٹر کرن شاہد، کراچی

خوشبو سے علاج میں مختلف پتوں، پھولوں اور جڑی بوٹیوں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہ مریض کو نہ صرف سنگھائے جاتے ہیں بلکہ ان کی مالش بھی کی جاتی ہے۔ یہ بات تصدیق شدہ ہے کہ مختلف قسم کے تیلوں کی مالش سے درد دور ہونے کے علاوہ ان کی خوشبو سے بھی کئی فوائد حاصل ہورہے ہیں

بناؤ سنگھار کی دنیا میں انقلاب آچکا ہے، چہرے کو روشن اور تابندہ رکھنے کیلئے آئے دن جدید سے جدید تر اشیاء اور آلات منڈیوں میں آرہے ہیں لیکن اس کے باوجود ایک بات طے ہے کہ ہزاروں سال پرانے قدرتی اور روایتی طریقے آج بھی اپنی ایک الگ شناخت رکھتے ہیں اور ان کی افادیت میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں آئی۔ ایسی لاتعداد قدرتی جڑی بوٹیاں، تیل اور نباتات موجود ہیں جن کا صحت و خوبصورتی سے گہرا تعلق ہے اور آج بھی لاکھوں خواتین ان سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔

جدید سائنس بھی تسلیم کرتی ہے کہ مختلف قسم کی نباتات، بیجوں اور جڑی بوٹیوں کا استعمال نہ صرف کئی امراض میں فائدہ مند ہے بلکہ ان سے نکالے ہوئے تیل جلد کی خوبصورتی بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں جیسے صندل، مہندی، برہمی بوٹی، سیکا کائی آملہ، ریٹھا، ناریل اور سرسوں وغیرہ کو کئی شیمپوؤں میں کسی نہ کسی شکل میں شامل ضرور کیا جاتا ہے۔

مالش کیوں کی جاتی ہے؟

☆ مساج یا مالش سے عضلات مضبوط ہوتے ہیں اور جلد کی عمر بڑھتی ہے۔ ☆ جلد پر موجود مضر اجزا کا صفایا ہونے کے ساتھ خون کی گردش کا نظام بھی بہتر ہوتا ہے۔ ☆ نہ صرف بال جلد بڑھتے ہیں بلکہ ان کی چمک دمک میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔ ☆ تناؤ اور دباؤ کم ہوتا ہے، ذہنی سکون ملتا ہے اور نیند بہتر ہوتی ہے۔ ☆ آنکھوں کی تھکاوٹ دور ہوتی ہے۔ ☆ ارتکاز کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے اور یادداشت بہتر ہوتی ہے۔

مختلف تیل اور ان کے فائدے

تلوں کا تیل: یہ جسمانی عضلات کو مضبوط بنانے کے علاوہ جلد کو نمی فراہم کرتا ہے جس سے جلد خشک ہونے سے محفوظ رہتی ہے۔ بالخصوص خشک جلد کیلئے بہترین سمجھا جاتا ہے۔

سرسوں کا تیل: یہ جسم کو گرمی بخشتا اور جلد کی صفائی کرتا ہے چونکہ یہ جسمانی حرارت میں اضافہ کرتا ہے اسی لیے اس کی مالش سردیوں میں کی جاتی ہے۔

زیتون کا تیل: عموماً حساس اور نازک جلد کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ تل کے تیل کا بہترین نعم البدل ہے۔

بادام کا تیل: بال بڑھانے اور صحت مند رکھنے میں معاون ہے۔

ناریل کا تیل: سوکھی، روکھی اور پھیکی جلد کو نرم و ملائم اور چمکدار بناتا ہے۔ اسے بہترین موئسچرائزر کی حیثیت حاصل ہے۔ بالوں کیلئے بھی بہت مفید ہے۔ اس سے بال جلد بڑھتے اور صحت مند رہتے ہیں۔ جسم کو متوازن رکھتا ہے۔ اس کی مالش موسم بہار یعنی مارچ اپریل میں کی جاتی ہے۔

خوشبو سے علاج: اس علاج میں مختلف پتوں، پھولوں اور جڑی بوٹیوں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہ مریض کو نہ صرف سنگھائے جاتے ہیں بلکہ ان کی مالش بھی کی جاتی ہے۔ یہ بات تصدیق شدہ ہے کہ مختلف قسم کے تیلوں کی مالش سے درد دور ہونے کے علاوہ ان کی خوشبو سے بھی کئی فوائد حاصل ہورہے ہیں۔

جلد کی صفائی: تیل، ہلدی اور بیسن وغیرہ ملا کر ابٹن تیار کیا جاتا ہے جسے بالخصوص شادی بیاہ کے موقع پر لڑکیاں چہرے، گردن، ہاتھوں اور بازوؤں وغیرہ پر کریم کی طرح لگاتی ہیں۔ یوں جلد نرم اور صاف و شفاف ہوجاتی ہے۔ اسی طرح بعض گھرانوں میں شادی کے موقع پر لڑکیاں یاسمین کا تیل، روغن بادام، مونگ پھلی کا تیل، لیموں کے چھلکے اور چٹکی بھر صندل کا سفوف وغیرہ ملا کر آمیزہ بناتی ہیں جسے پورے جسم پر لگانے سے جلد روشن اور صاف ہوجاتی ہے۔

جلد کو صفائی کی ضرورت کیوں؟

قدرتی طور پر چودہ روز بعد جلد میں تبدیلی آتی ہے، یعنی اس کے پرانے خلیے مرجاتے ہیں اور ان کی جگہ نئے خلیے لیتے ہیں۔ اسی لیے جلد کو ہر دو ہفتے بعد صفائی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ مردہ خلیوں کو جسم سے دور کیا جاسکے۔ چکنی جلد کو تو ہفتے میں ایک یا دو بار صفائی کرنا کافی ہے۔ فی الوقت ایسی کئی کریمیں، ماسک اور موئسچرائزر موجود ہیں جو قدرتی اشیاء سے بنائے گئے ہیں اور ان کا جلد کی صفائی میں اہم کردار ہے جیسے خوبانی وغیرہ کے ماسک بہت معروف ہیں۔

حسن و صحت کے ٹوٹکے

نہار منہ پانی پیجئے، اپنا رنگ نکھارنے کیلئے صبح نہار منہ دو تین گلاس پانی پینا معمول بنالیجئے۔ شروع میں ایک آدھ گلاس پیجئے آہستہ آہستہ آپ کی عادت بن جائیگی۔ اس سے قبض نہیں ہوگی، خون پتلا اور صاف ہوگا، دوران خون ٹھیک رہے گا، آنکھوں کی چمک بڑھے گی اور چہرے کی تازگی اور دلکشی میں اضافہ ہوگا۔

صبح کی سیر: اگر ممکن ہو تو صبح کی سیر ضرور کریں۔

آنکھوں کے گرد سیاہ حلقوں کا خاتمہ: رات کو پانچ عدد بادام چبا کر اس طرح کھائیں کہ لعاب دہن بھی ساتھ مل جائے۔ اس کے بعد ایک کپ دودھ بالائی اتار کر پی لیں۔ یوں رنگت نکھرے گی اور آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے دور نہ ہوئے تو کافی حد تک کم ضرور ہوجائینگے۔

دوپہر کا کھانا: دس بجے ایک سیب کھائیں یا موسم کے اعتبار سے تازہ پھلوں کا رس ایک گلاس پیجئے۔ دوپہر کے کھانے میں ایک چپاتی اور حسب پسند سالن کے ساتھ ایک کھیرا، ایک ٹماٹر اور تھوڑی سی بند گوبھی کی سلاد کھائیں۔ اگر آپ شام کو چائے پینا چاہیں تو اس کیساتھ دو عدد بسکٹ کھائیں۔

رات کا کھانا: ساڑھے آٹھ یا نو بجے رات کا کھانا کھالیں لیکن پیٹ بھر کر نہیں بلکہ تھوڑی سی بھوک رکھ کر کھائیں اور سونے سے پہلے ایک کپ دودھ (بالائی اتار کر) پی لیں۔ کلی کر کے کسی اچھی سی کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔

رنگت نکھارنے کے طریقے

صبح سویرے کچے دودھ کی آدھی پیالی میں بیسن یا ابٹن ڈال کر گاڑھا پیسٹ بنالیں اور چہرے پر لیپ کریں۔ دو منٹ بعد انگلیوں کی پوروں سے نیچے سے اوپر کی جانب آہستہ آہستہ ملیں۔ ابٹن نیچے گرتا جائے یہاں تک کہ چہرہ صاف ہوجائے۔ اب چہرے کو ٹھنڈے پانی سے دھولیں۔ کچے دودھ کی بساند دور کرنے کیلئے ٹالکم پاؤڈر ہتھیلیوں پر مل کر چہرے کو ہاتھوں سے آہستہ آہستہ تھپتھپائیں۔ چہرے کی جلد نرم بلکہ مخملی سفید ہوجائیگی۔

آدھے لیموں کا رس، ہلدی آدھی چمچی اور بیسن دو چمچی ملا کر آمیزہ بنالیں اور اس کا ماسک چہرے پر لگائیں۔ چھائیاں خاصی حد تک ختم ہوجائیں گی۔

سفید تل بھینس کے دودھ میں ڈال کر پیس لیں اور رات سوتے وقت چہرے پر ملیں۔ صبح اٹھ کر کسی اچھے صابن سے منہ دھولیں۔ چھائیاں دور ہوجائیں گی اور چہرہ دھل جائیگا۔ دن میں بھی چہرے کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ روزانہ پانچ بار منہ دھوئیں۔

کچھ بادام تھوڑے پانی میں بھگو کر رکھ دیں پھر اسی پانی میں بادام پیس لیں۔ یہ آمیزہ رات کو چہرے پر لگائیں اور صبح کسی معیاری صابن سے منہ دھولیں۔

دس تولہ شہد میں ایک لیموں کا رس ملا کر چہرے پر لیپ کیجئے اور پندرہ منٹ بعد دھولیجئے۔ جھریاں ختم ہونے کے علاوہ جلد کے زیادہ کھلے مسام بند ہوجائینگے۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ خوش رہیں خوشی آپ کے چہرے کی رونق کو بڑھا دیتی ہے۔

دعا کی برکت اور منزل کے کمالات

'گھر آئی دو تین دن اور گزرے پورا بازو کالا ہوگیا اور پورے بازو میں تکلیف اور تکلیف بھی ایسی کہ بہو پوری رات تکلیف کی وجہ سے کراہتی اور سو نہیں سکتی تھی۔ پھر ڈاکٹر کے پاس گئے تو اس نے کہا اب پورا بازو کاٹنا پڑے گا

(شعیب ملک، ایبٹ آباد)

ہماری ایک دور کی عزیزہ جو کہ ایک بوڑھی خاتون تھیں ایک بار ہمارے گھر آئیں تو انہوں نے اپنا واقعہ سناتے ہوئے بتایا کہ ایک دفعہ میری بہو نے میری کچھ نافرمانی کی اور نافرمانی ایسی کی کہ مجھے بہت غصہ آیا اور میں نے اسے کہا کہ تمہارے ہاتھ پر کالا دانہ نکلے۔ کچھ عرصہ بعد میری بہو ہانڈی پکا رہی تھی کہ گھی کے ڈبہ سے تھوڑا سا کٹ لگ گیا اگلے دن وہ کٹ کالا ہوگیا اور دو تین دن میں پھیل کر پورا ہاتھ کالا ہوگیا اور سخت درد ہونے لگا میں بہو کو لے کر ہسپتال گئی تو ڈاکٹر نے چیک کر کے کچھ ٹیسٹ وغیرہ کیے اور کہا کہ ہاتھ کاٹنا پڑے گا ورنہ یہ زخم پھیل جائے گا۔ میں بھی بہت پریشان اور بہو تو روتے ہوئے چپ ہی نہیں ہو رہی تھی۔ میں نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ ایسے کریں کچھ دوائی لکھ دیں ہم نے ہاتھ نہیں کٹوانا۔ انہوں نے دوائی لکھ دی لیکن کہا کہ اس کا حل کاٹنا ہی ہے' گھر آئی دو تین دن اور گزرے تو پورا بازو کالا ہوگیا اور پورے بازو میں تکلیف اور تکلیف بھی ایسی کہ بہو پوری رات تکلیف کی وجہ سے کراہتی اور سو نہیں سکتی تھی۔ پھر ڈاکٹر کے پاس گئے تو اس نے کہا اب پورا بازو کاٹنا پڑے گا بہو نے کہا مر جاؤں گی' بازو نہیں کٹواؤں گی۔ پھر گھر واپس آگئے میں بہت پریشان' بیٹا بھی بہت پریشان کہ اب کیا ہوگا؟

میں نے کہا کہ اب تو ایک ہی درِ رہ گیا ہے۔ اگلی پوری رات میں اٹھی رہی اور رو رو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی طرف سے استغفار بھی کرتی رہی کیونکہ میری بہو میرے بھائی کی بیٹی بھی ہے اور بچپن سے اس کے ساتھ میری محبت بھی تھی تو پوری رات اللہ تعالیٰ سے اس کی شفاء کیلئے دعا کرتی رہی صبح کے وقت ویسے ہی اس کا بازو دیکھنے کیلئے پکڑا تو اس کے بازو سے کالا خون اور پیپ نکلنا شروع ہوگئے اور ایک برتن میں نے اس کے بازو کے نیچے رکھ دیا اور وہ پورا برتن کالے خون اور پیپ سے بھر گیا اس وقت ہم تھوڑا زیادہ پریشان ہوئے لیکن جب تمام پیپ اور خون گندا نکل گیا تو بہو کی تمام تکلیف ٹھیک ہوگئی اور کچھ دنوں بعد بازو کا زخم ٹھیک ہوگیا اور ٹھیک بھی کچھ اس طرح ہوا کہ کبھی کچھ ہوا ہی نہیں۔ میری بہو نے کہا پھوپھی آپ نے ہی بددعا کی تھی تو قبول ہوئی اور آپ نے ہی دعا کی تو قبول ہوئی۔

منزل پڑھنے سے مشکل دور ہوگئی

(حنا' ڈی آئی خان)

یہ واقعہ ہمارے پڑوس میں واقع ایک دکاندار کے ساتھ پیش آیا۔ اسی کی زبانی سنتے ہیں۔'' ہماری پرچون کی دکان ہے۔ جہاں روزمرہ کے استعمال کی اشیاء باآسانی مل جاتی ہیں۔ بڑے بڑے ریستوران کے لوگوں سے ہمارے کھاتے بنے ہوئے ہیں تو اللہ کے فضل سے کافی آمدن ہو جاتی ہے۔ ہم تین بھائی دکان پر ہوتے ہیں تین وقت تین بھائی علیحدہ علیحدہ بیٹھتے ہیں۔ ایک بار میرے بھائی جس کا نام بلال ہے اس نے کہا کہ دکان کی آج صفائی کرتا ہوں۔

ایک میز جو کہ کافی عرصے سے وہیں پڑی تھی۔ وہاں کافی گند جمع تھا اس نے سوچا اس کو ہٹا کر صفائی کر لوں جیسے ہی اس نے میز ہٹائی وہاں سے ہزار ہزار والے دس نوٹ برآمد ہوئے۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہ کہاں سے آئے۔ کیا دیکھتا ہے کہ چوہوں نے وہاں پر پیسے اکٹھے کر رکھے تھے اور اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ ان پیسوں کو چوہوں نے کہیں سے بھی نہیں کھایا ہوا تھا۔

بلال اس دوران اپنا گھر بنوا رہا تھا اس کے پاس پیسوں کی کمی تھی تو غیب سے اس کی مدد ہوگئی۔ وہ چوہے اللہ کے حکم سے ان کی پیسوں والی صندوقچی سے ہزار والے نوٹ اٹھا کر لے جاتے رہے اور جب اسے ضرورت پڑی تو اسے مل گئے۔ وہ بہت خوش ہوا۔ اللہ کا شکر ادا کیا اور پیسے لے گیا۔ ماں کو سارا قصہ سنایا تو ماں نے کہا یہ سب منزل اور سورۂ واقعہ کا کمال ہے جو کہ میں روزانہ پڑھتی ہوں۔ منزل نام کی کتاب بہت اچھی ہے۔ یہ ہر آفت' مشکلات' جنوں بھوتوں اور کئی بیماریوں سے بچاتی ہے۔ روزانہ ایک بار پڑھ لینا ہی کافی ہے۔

منزل میں قرآن مجید کی کئی سورتوں سے آیات اکٹھی کی گئی ہیں جو کہ بہت مجرب ہیں۔ جہاں ہم اتنی ساری مصیبتوں سے محفوظ رہیں اور اس کے پڑھنے سے غیب سے مدد بھی حاصل ہو تو ایک بار پڑھنا کونسی مشکل بات ہے اور سورۂ واقعہ مغرب کے بعد پڑھنی چاہیے۔

غلط فہمی

مولانا وحید الدین خان

ایک شخص شدید غلطی فہمی میں پڑ کر دوسرے شخص کو جان سے مار ڈالے۔ حالانکہ دوسرا شخص بالکل بے قصور ہو

گرم علاقوں میں ایک خاص قسم کا پتنگا پایا جاتا ہے' اس کو عام طور پر عبادت گزار مینٹس کہا جاتا ہے زیادہ صحیح طور پر اس کا نام شکاری مینٹس ہونا چاہیے کیونکہ وہ کیڑوں مکوڑوں کا شکار کر کے ان سے اپنی غذا حاصل کرتا ہے۔

ایک شخص نے اپنے گھر میں مختلف قسم کی سبزیاں کاشت کیں۔ ایک دن اس نے دیکھا کہ اس کی کیاری کے اندر بڑے بڑے دوہرے رنگ کے کیڑے موجود ہیں اس کو اندیشہ ہوا کہ یہ میری سبزیوں کو کھائیں گے اس نے فوراً ان دونوں کیڑوں کو مار ڈالا۔ شام کو اس کا ایک دوست اس سے ملنے کیلئے آیا۔ اس نے اپنے دوست سے فاتحانہ انداز میں کہا کہ آج میرے کچن گارڈن میں دو بڑے کیڑے میری سبزیوں کو کھانے کیلئے آئے مگر اس سے پہلے کہ وہ میری سبزیوں کو کھاتے میں نے انہیں ختم کر دیا۔

اس کے دوست نے اس سے کہا کیا اب بھی وہ کیڑے موجود ہیں کہ میں انہیں دیکھوں۔ اس کے بعد آدمی نے اپنے دوست کو دونوں کیڑے دکھائے دوست نے کہا تم نے تو بڑی نادانی کی تم جانتے نہیں یہ تو مینٹس ہے اور مینٹس سبزی خور کیڑا نہیں وہ تو مسلمہ طور پر ایک گوشت خور کیڑا ہے وہ یہاں قدرت کی طرف سے تمہاری مدد کیلئے آیا تھا اس کی فطرت کے خلاف تھا کہ وہ کسی سبزی کو کھائے۔ وہ صرف ان کیڑوں کو کھاتا جو سبزیوں کو نقصان پہنچاتے ہیں اور جن کو ختم کرنا تمہارے لیے سخت مشکل ہے۔ تم نے اپنے ایک قیمتی چوکیدار کو مار ڈالا۔

یہ ایک مثال ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ غلط فہمی کسی آدمی کو کتنی بڑی بڑی کوتاہیوں میں مبتلا کر سکتی ہے حتیٰ کہ یہ بھی ممکن ہے کہ ایک شخص شدید غلطی فہمی میں پڑ کر دوسرے شخص کو جان سے مار ڈالے۔ حالانکہ دوسرا شخص بالکل بے قصور ہو۔ انسان ایک آدمی کو بے عزت کرنے پر تل جائے حالانکہ حقیقت میں وہ شخص ایسا نہ ہو

اسی لیے شریعت میں یہ حکم ہے کہ رائے قائم کرنے یا کسی کے خلاف اقدام کرنے سے پہلے اس کے معاملہ کی پوری تحقیق کرو۔ ایسا ہرگز مت کرو کہ کسی کے خلاف ایک خبر سنو اور فوراً اس کو مان لو اور اس کیخلاف ایک برا اقدام کر بیٹھو۔ عین ممکن ہے کہ تحقیق کے بعد تم کو معلوم ہو کہ جو خبر تم کو پہنچی تھی وہ خبر سراسر غلط اور بے بنیاد تھی۔

ازدواجی خوشگوار تعلقات کیسے؟

ڈاکٹر زاہد' لاہور

اکثر ماہرین تسلیم کرتے ہیں کہ کام کا دباؤ جنسی خواہش کو دبانے یا کم کرنے کا سب سے بڑا سبب ہے۔ مرد عموماً جنس کو تفریح اور رنگ رلی خیال کرتے ہیں جبکہ عورتیں جنس کو ایسی سرگرمی سمجھتی ہیں جس میں ان کو اپنی بہترین کارکردگی دکھانی پڑتی ہے۔

لوگوں کو ایک عام شکایت یہ رہتی ہے کہ جسم ان کی جنسی خواہشات کا ساتھ نہیں دیتا۔ وہ زیادہ سرگرمیاں چاہتے ہیں۔ جسم ان کو روک لیتا ہے۔ ہماری روایتی طب کا سب سے بڑا مسئلہ بعض لوگوں کے نزدیک جنسی اعضاء کو نئی زندگی اور نئی قوت عطا کرنے والی دوائیں تیار کرنا رہا ہے۔ صدیوں سے ان گنت حکیم اور سنیاسی اس قسم کی دوائیں تیار کرنے یا جڑی بوٹیاں ڈھونڈنے کے ڈھول بجاتے رہے ہیں۔ بادشاہ اور امراء ہر زمانے میں ان کی سرپرستی کرتے رہے ہیں۔ مغربی دنیا میں بھی قوت بخش ادویات کی تیاری پر توجہ دی جاتی رہی ہے۔

اب کچھ عرصے سے ایک نئی قسم کی جنسی شکایت کا چرچا ہونے لگا ہے۔ اس کو آپ ازدواجی رُکھائی یا بے نیازی کا نام دے سکتے ہیں۔ بہت سے لوگ اور خاص طور پر عورتیں یہ شکایت کرنے لگی ہیں کہ جنس میں ان کی دلچسپی اور رغبت ختم ہو رہی ہے۔ وہ ازدواجی خواہش سے محروم ہو رہی ہیں' کبھی کبھار کوئی خواہش بیدار ہو تو بھی اس میں کوئی شدت نہیں ہوتی۔ ازدواجی عمل ان کیلئے روکھا پھیکا اور بے لطف بن کر رہ گیا ہے۔ بڑے شہروں میں یہ شکایت دیہی اور قصباتی علاقوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔

یہ نیا مسئلہ تشویش' کھچاؤ' بوریت' اضطراب' توجہ کے انتشار زندگی کے غیر ضروری بوجھ' مصروفیات کے انبار اور ذہنی پریشانیوں کی وجہ سے پیدا ہو رہا ہے۔ گویا غیر فطری زندگی نے اس روگ کو جنم دیا ہے اس کے سبب ازدواجی زندگی متاثر ہو رہی ہے۔

عام طور پر میاں بیوی دونوں بیک وقت جنسی رُکھائی کا شکار نہیں ہوتے۔ فرض کیجئے کہ ایسا ہو جائے تو بھی ازدواجی زندگی میں بے رخی اور بے نیازی پیدا ہوتی ہے اگر میاں بیوی میں سے کوئی ایک اس روگ کی زد میں آجائے تو لازمی طور پر الجھنیں پیدا ہوتی ہیں جو فطری اور خوشگوار انداز میں ازدواجی زندگی بسر کرنے کو کم و بیش ناممکن بنا دیتی ہے۔ لہٰذا اس مضمون میں ہم اس مسئلے کو نظر انداز نہیں کرسکتے۔ ہم کو اس کا حل تلاش کرنا ہوگا۔

معالجین کا کہنا ہے کہ جنس کے جسمانی پہلو سے تعلق رکھنے والے مسائل کو حل کرنا آسان ہے مگر ازدواجی رُکھائی بنیادی طور پر نفسیاتی مسئلہ ہے لہٰذا یہ زیادہ پیچیدہ ہے۔ بہرحال اس حوالے سے بنیادی سوال یہ ہے کہ ازدواجی خواہش یا تحریک کو کس طرح بیدار کیا جاسکتا ہے؟ جب ازدواجی زندگی بے کیف ہو جائے اور خواہش ختم ہونے لگے تو پھر اس میں نئی روح کس طرح پھونکی جاسکتی ہے اور دوبارہ کس طرح لطف اندوز ہوا جاسکتا ہے؟

کئی سال پہلے جنسی امور کے شہرہ آفاق مغربی ماہر ڈاکٹر ولیم ماسٹرز نے اس کا ایک سیدھا سادا جواب دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ خواہش کی کمی کو دور کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ لوگوں کو ایک نیا خیال دیا جائے۔ ان کو ایک نیا طرز حیات اختیار کرنے پر آمادہ کیا جائے۔

دباؤ دور کیجئے!: اکثر ماہرین تسلیم کرتے ہیں کہ کام کا دباؤ ازدواجی خواہش کو دبانے یا کم کرنے کا سب سے بڑا سبب ہے۔ مرد عموماً جنس کو تفریح خیال کرتے ہیں جبکہ عورتیں جنس کو ایسی سرگرمی سمجھتی ہیں جس میں ان کو اپنی بہترین کارکردگی دکھانی پڑتی ہے۔ مستقل تھکن' غیر ضروری مصروفیت' کام کی زیادتی اور جذبات کی کمی کے باعث اکثر لوگ اور خاص طور پر عورتیں اس اضافی توانائی سے محروم ہو جاتی ہیں جو صحت مند ازدواجی سرگرمی اور لطف اٹھانے کیلئے ضروری ہوتی ہے۔

ہمارے معاشرے میں بہت سے جوڑے فرائض کے پہاڑ تلے دبے رہتے ہیں۔ معیار زندگی کو بلند کرنے کی پاگل دوڑ نے بہت سے لوگوں کو فطری تقاضوں پر مناسب توجہ دینے سے روک دیا ہے۔ ان کو اپنے آپ کو بنانے سنوارنے اور جسم کیلئے فرصت ملتی ہے اور نہ ہی وہ اس کو اہمیت دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ ان کی ازدواجی خواہش معدوم ہونے لگتی ہے۔ اکثر لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ ازدواجی خواہش چونکہ بھوک پیاس کی طرح بنیادی ضرورت ہے۔ لہٰذا وہ ختم ہوتی ہے اور نہ ہی کمزور پڑتی ہے مگر ایسا نہیں ہے جنس کو نظر انداز کرنے والے جوڑوں کو اپنی غلطی کا احساس عموماً دیر سے ہوتا ہے۔ تب بہت سا وقت ہاتھ سے نکل چکا ہوتا ہے۔

بعض عورتیں اور مرد جنسی صلاحیت میں کسی خامی کے باعث بھی ازدواجی تعلق سے بے زار ہو جاتے ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ بعض عورتوں کو زندگی میں کبھی انزال کا تجربہ نہیں ہوتا۔ شادی کے ابتدائی زمانے میں وہ انزال کے مرحلے تک پہنچنے کیلئے ہاتھ پاؤں مارتی ہیں لیکن مسلسل ناکام رہنے کی وجہ سے وہ اس ساری جدوجہد سے مایوس ہو جاتی ہیں وقت کے ساتھ ساتھ یہ مایوسی بے نیازی کا رنگ اختیار کرنے لگتی ہے۔

جبر کو ختم کیجئے

عورتوں میں ازدواجی تحریک کے کمزور ہونے کی ایک اور وجہ خاص طور پر ہمارے معاشرے میں یہ ہے کہ جنس ان کیلئے مساوی شراکت کا موقع مہیا نہیں کرتی۔ جب ان کا اپنا جی چاہے تو وہ اظہار نہیں کرسکتیں۔ گویا ازدواجی تعلق کو ان فرائض میں شامل کرلیا گیا ہے جن کو شوہر کے حکم پر پورا کرنا لازمی سمجھا جاتا ہے۔ اس طرح یہ تعلق اوپر سے ٹھونسا جانے والا حکم بن جاتی ہے۔ لہٰذا کئی عورتیں لاشعوری طور پر اس سے متنفر ہو جاتی ہیں۔

ازدواجی تعلق سازگار ماحول چاہتا ہے۔ میاں بیوی سازگار ماحول نہ بنا سکیں تو جنس لطف و مسرت کا سرچشمہ نہیں رہتی۔ اسی طرح اگر فرد کی زندگی مسلسل ناکامیاں مایوسیوں اور حسرتوں کا شکار ہو جائے تو ان کا منحوس سایہ ازدواجی تعلق پر بھی پڑتا ہے اور فرد آہستہ آہستہ رُکھائی کا شکار ہونے لگتا ہے۔

نفسیات کے ایک ماہر نے لکھا ہے کہ مباشرت کے دوران لوگوں کے ذہن میں مختلف قسم کے خیالات اور احساسات ابھرتے ہیں اگر یہ احساسات اور خیالات مسلسل منفی قسم کے رہیں یعنی ان کا تعلق زندگی کی تلخیوں' ناکامیوں' محرومیوں اور حسرتوں سے ہو تو پھر وہ جنس سے بیزاری پیدا کرنے لگتے ہیں اور ازدواجی تحریک کو کمزور کر دیتے ہیں ان خیالات و احساسات پر قابو پا کر آپ ازدواجی رکھائی کو کم کرسکتے ہیں۔ اچھی خبر یہ ہے کہ ازدواجی رکھائی عموماً عارضی ہوتی ہے جب اس کو پیدا کرنے والا سبب ختم ہو جائے تو ساتھ ہی رُکھائی رخصت ہو جاتی ہے۔

ہاضمے کی کمزوری کیلئے

ایک درمیانہ آم لے کر اس کا رس نکال لیں پھر اس میں چوتھائی چمچ سونٹھ پیس کر ملالیں۔ روزانہ صبح کے وقت پئیں۔ ہاضمے کی کمزوری دور ہو جائے گی' مگر علاج چالیس روز تک جاری رکھنا ہوگا۔ **(ناصر خان' پشاور)**

صبح کی عبادت کے لازوال اثرات

صبح کی عبادت جیسا کہ بچر نے بڑی عمدگی سے وضاحت کی ہے وہ کلید ہے جو لامتناہی خزانے کھول دیتی ہے۔ سورج کے طلوع ہونے سے قبل ایک عام انسان کو ایک طویل اور پرسکون یا مختصر اور بیکل نیند کے بعد ایک مختصر اور تیز حرکت کی ضرورت ہے

''پس اللہ کی تسبیح بیان کرو، طلوع شمس سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے اور رات ہونے پر اور دن کے کناروں پر'' (القران)

انسانی زندگی کا تعلق مظاہراتی دنیا اور جسمانی اعضاء سے ہے جسمانی اعضاء کو طاقت پہنچانے کیلئے انسان ایسے کام کرتا ہے جس سے مظاہراتی دنیا کا آرام و آسائش مہیا ہوتا ہے۔ اللہ پاک نے دن کو کسب معاش کیلئے بنایا ہے تاکہ بندہ مقررہ اوقات میں محنت مزدوری کرکے زندگی آرام و آسائش سے گزارے۔ فجر کی نماز ادا کرکے دراصل اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اللہ پاک نے ہمیں آدھی موت سے دوبارہ زندگی دی ہے۔ ہمیں اس قابل بنایا کہ ہم اپنے جسمانی تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے جدوجہد اور کوشش کریں۔ فجر کی نماز ادا کرنے میں جہاں اللہ پاک کے شکر کی ادائیگی ہے وہاں ذہن کو اس طرف متوجہ کرنا بھی ہے کہ اللہ پاک رازق ہے۔ اس نے ہی ہمارے لیے وسائل پیدا کیے ہیں اور ہمیں اتنی قوت عطا کی ہے کہ اللہ کی زمین پر اپنا رزق تلاش کریں اور باعزت زندگی گزاریں۔ اس کے علاوہ جسمانی اور روحانی طور پر جو فوائد حاصل ہوتے ہیں وہ یہ ہیں:۔

☆ صحتمند شعاعوں سے ہمارے اندر طاقت اور انرجی پیدا ہوجاتی ہے۔ ☆ ان شعاعوں کے اندر وہ تمام حیاتین وافر مقدار میں موجود ہوتے ہیں جو زندگی کو برقرار رکھنے میں اہم کردار انجام دیتے ہیں۔ ☆ نمازی جب گھر کی چاردیواری اور بند کمروں سے نکل کر کھلی ہوا اور صاف روشنی میں آتا ہے تو اس کو سانس لینے کیلئے صاف فضا میسر آتی ہے۔ فضا اور ہوا صاف ہو تو تندرستی قائم رہتی ہے۔ خواتین کیلئے گھر کے آنگن اور مردوں کیلئے مسجدیں تازہ ہوا اور روشنی فراہم کرتی ہیں۔

☆ زندگی کو قائم رکھنے کیلئے بنیادی چیزوں میں صاف ہوا اور روشنی کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اگر آدمی کچھ عرصہ ہوا اور روشنی سے محروم رہے تو اس کی جان کو طرح طرح کے روگ لگ جاتے ہیں اور دق اور سل جیسی خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ ☆ فجر کی نماز قدرت کا فیضان عام ہے کہ اس پروگرام پر عمل کرکے بغیر کسی خاص جدوجہد کے تازہ ہوا اور روشنی سے مستفید ہوتا رہتا ہے اور متعدی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ صبح سویرے پرندوں کے ترانے چڑیوں کی چوں چوں، چوپاؤں کی خراماں خراماں مستانہ وار زمین پر چلنا اس بات کا اظہار ہے کہ سب خوش ہیں اور اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور شکر کرتے ہیں کہ اللہ پاک نے انہیں رزق تلاش کرنے کیلئے از سر نو انرجی اور قوت عطا کی ہے۔

فجر کی نماز ادا کرنے والا بندہ دوسری مخلوق کے ساتھ عبادت اور تسبیح میں مشغول ہوتا ہے تو دنیا کا پورا ماحول مصفی مجلی اور پرنور ہوجاتا ہے اور ماحول کی اس پاکیزگی سے انسان کو روحانی اور جسمانی مسرت نصیب ہوتی ہے۔

صبح کی نماز پر جدید تحقیق

علی الصبح عبادت وہ کلید ہے جو اللہ کی رحمتوں اور فضائل کے خزانوں کو کھولتی ہے، شام کی عبادت وہ کنجی ہے جو ہمیں اللہ کی پناہ میں لے آتی اور محفوظ کر دیتی ہے۔ (ایچ ڈبلیو بچر)

ہم اکثر لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنتے ہیں کہ رکعتوں کی تعداد اور اوقات کے بارے میں اتنی سخت جمعیت بندی کی آخر کیا ضرورت ہے؟ دنیا میں کہیں بھی، کسی ضابطہ کے نفاذ کے مؤثر ہونے کیلئے یہ ضروری ہے کہ سب سے بڑی مجلس قانون نے اس کی منظوری دی ہو۔ ٹھیک اسی طرح پروردگار نے اسلام کی ایک ضروری عبادت کے طور پر نماز کا حکم صادر فرمایا ہے۔

صبح کی عبادت جیسا کہ بچر نے بڑی عمدگی سے وضاحت کی ہے وہ کلید ہے جو لامتناہی خزانے کھول دیتی ہے۔ سورج کے طلوع ہونے سے قبل ایک عام انسان کو ایک طویل اور پرسکون یا مختصر اور بیکل نیند کے بعد ایک مختصر اور تیز حرکت کی ضرورت ہے، جو فوری طور پر چاق و چوبند کر دے اور اسے متحرک بنادے اور اسی لیے صبح کی نماز صرف دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض پر مشتمل ہے۔ اسے پابندی سے ادا کیجئے اور اس کا نتیجہ خود دیکھ لیجئے مجھے یقین ہے اس کے بعد متحدہ تک فوقیت پہنچے گی۔

اصلاحی کیفیت

ایک بہن، پوشیدہ

ایک طرف میرے پیر و مرشد پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھے ان کی دوسری طرف آپ کا روشن چہرہ مبارک نظر آیا

محترم حکیم صاحب السلام علیکم! مجھ گنہگار اور عاجز سی بندی کو یہ شرف حاصل ہوا کہ میں نے آپ سے ملاقات کی۔ آپ کو ملنے کے بعد میرا سویا ہوا ضمیر بیدار ہوا اور مجھ میں یہ ہمت پیدا ہوئی کہ آپ کے نام تحریر لکھ سکوں۔

یہ تحریر یا واقعہ جو میں بیان کر رہی ہوں وہ میرا ذاتی واقعہ ہے۔ میں آج آپ کو ایک حسین اور دلکش خواب سنانے جارہی ہوں۔ ہوا کچھ ایسے کہ میں نے رات کو خواب دیکھا کہ میں باجی کے گھر ہوں اور ان کی چھت سے جب میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک طرف پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھے اور ان کی دوسری طرف آپ کا روشن چہرہ مبارک نظر آیا۔

ساتھ میں ایک اور حضرت بھی ہیں جنہیں میں پہچان نہیں سکی۔ آپ پیر صاحب کے ساتھ ہیں اور نعت رسول مقبول ﷺ پڑھ رہے ہیں۔ میرے ہمسائے بھائی سے میں نے کہا کہ آسمان پر کتنا حسین نظارہ آپ کو نظر آرہا ہے تو وہ مجھ سے کہتے ہیں کہ میں چھت پر جا کر دیکھتا ہوں مجھے صاف نظر آنے لگا اور میں اسی کشمکش میں ہوں کہ یہ حقیقت ہے کہ خواب۔ بس اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ میں تو شکرگزار ہوں کہ اللہ عزوجل نے مجھ پر اتنا کرم کیا کہ اب میری زندگی میں اعمال آگئے ہیں اور اپنی اصلاح کی فکر لگ گئی ہے اور اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی دین کی زندگی کی طرف لانے کا شوق بڑھ رہا ہے۔

موتیا کی بیماری دور کریں

اگر آنکھوں سے پانی آرہا ہو یا موتیا اتر رہا ہو تو تین سے چار جامن کی گٹھلیاں خشک کرکے پیس لیں اور اس کا سفوف صبح و شام تقریباً چوتھائی گلاس پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ جامن کی گٹھلی ہم وزن شہد میں ملا کر پیسٹ بنالیں پھر سلائی کی مدد سے صبح شام آنکھوں میں لگائیں۔ اس آسان سی دوائی سے موتیا کی بیماری ٹھیک ہوجاتی ہے۔ (عائشہ حبیب، لاہور)

دولت صرف تن کیلئے' من کیلئے نہیں

چنانچہ ایک روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنگل میں جا رہے تھے کہ دور سے ایک خوبصورت اور چمکدار برقعہ پوش عورت نظر آئی۔ آپ کو خیال آیا کہ ایسے حسین زرق برق برقعہ میں کوئی خوبصورت ماہ جبیں قسم کی عورت ہوگی

(عبدالغفور نقشبندی' بنوں)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے قل متاع الدنیا قلیل

دنیا کی حقیقت پر اگر غور کیا جائے تو یہ بمع جملہ سامان عیش و عشرت ایک بہت ہی حقیر اور ذلیل چیز ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی حقیقت مچھر کے پر سے بھی کم اور حقیر ہے۔ دولت دنیا کو اکٹھا کرنے والے بے آرام' بے سکون ہوتے ہیں۔ ان کو عالی شان محل' آرام دہ بستر بھی سکون کی نیند نہیں دے سکتے کیونکہ ان کے دل دین کی دولت سے خالی ہوتے ہیں۔

اس کے برعکس غریب مزدور کے دل میں خدا کی یاد ہے' ٹوٹی پھوٹی چارپائی پر سکون کی نیند سو کر ایک کروٹ میں رات گزار دیتا ہے کیونکہ دولت ذہنی سکون کا باعث نہیں بن سکتی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک دن اللہ تعالیٰ سے التجا کی کہ مجھے دنیا کو اپنی اصلی صورت میں دیکھا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عنقریب دنیا کی اصلی شکل دکھا دونگا۔ چنانچہ ایک روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنگل میں جا رہے تھے کہ دور سے ایک خوبصورت اور چمکدار برقعہ پوش عورت نظر آئی۔ آپ کو خیال آیا کہ ایسے حسین زرق برق برقعہ میں کوئی خوبصورت ماہ جبیں قسم کی عورت ہوگی مگر قریب آ کر جب اس نے نقاب اٹھایا تو نہایت مکروہ اور بدشکل اور ڈراؤنی سیاہ فام عورت تھی۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا کہ بدبخت تو کون ہے اس نے کہا کہ میں دنیا ہوں۔ آپ نے حیرانی سے پوچھا کہ تیرا یہ زرق برق لباس! اس نے کہا کہ اسی سے تو میں فریب دیکر انسانوں کو اپنا غلام بناتی ہوں۔ پھر اپنا ایک ہاتھ دکھایا یا ہاتھ پر مہندی اور دوسرے پر خون لگا ہوا تھا۔ کہنے لگی مہندی والے ہاتھ سے شادی کرتی ہوں اور خون والے ہاتھ سے قتل کرتی ہوں۔ جو میرے جال میں پھنس جاتا ہے اس کو جانے نہیں دیتی لیکن جس کے دل میں خدا کی یاد آباد ہے وہ مجھے قریب نہیں آنے دیتے۔ چند ایک مالدار انسانوں کا تعارف ملاحظہ فرمائیں۔

شاہ روغن راک فیلر: جس کی دولت کا کوئی اندازہ نہیں تھا۔ پیٹ کی بیماری میں ایسا مبتلا تھا کہتا تھا کہ ایک وقت پیٹ بھر کے کھانے کی حسرت رکھتا ہوں اس کے بدلے ساری دولت دینے کو تیار ہوں۔

ہنری فورڈ: امریکی موٹر کمپنی کا مالک تھا جس کی دولت قارون سے بھی زیادہ تھی جو معمولی غذا کے علاوہ کچھ نہیں کھاتا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ دنیا کی لذت دولت سے نہیں خریدی جاسکتی۔

مسٹر اڈورکریس: امریکی بہت بڑا دولت مند ہے جو کہتا ہے کہ میں نے دو تین بار دنیا کا چکر لگایا مگر اتنی دولت دل کو سکون نہ دے سکی۔

جے ہرتو وائٹ مارگن: جو دنیا کے سب سے بڑے خزانے کا مالک تھا مگر روٹی پانی میں حل کر کے پیتا تھا۔

ہرپوسٹر: نیویارک کا کروڑ پتی انسان تھا جس کی بیوی دنیا کی حسین ترین عورت تھی۔ شوہر دولت میں یکتا تھا اور بیوی حسن میں یکتا لیکن ذہنی طور پر اتنے بے سکون تھے کہ 1926ء میں دونوں نے خودکشی کر لی۔

ابراہیم ادھم' احمد شاہ کرمانی' عبدالحمید حاکم جیسی ہستیاں جن کے دل خدا کی طرف مائل ہوئے تو سلطنت جیسی عیش و آرام کو ٹھکرا کر بوریا کے لباس اور فاقہ کو اپنایا اور وہ خداوند کریم کی برگزیدہ ہستیاں بن گئے۔ یہ تمام سچے واقعات ہیں حقیقی راحت کی اگر تلاش اور تمنا ہے اور تمام تجربات کر کے تھک ہار گئے ہیں تو خدا کی یاد کو دل میں بسا کر فقر کی طرف آ جائیں دل کو سکون میسر آ جائے گا۔

پیسہ ضرورت ہے لیکن............!

(ثمینہ واصف' راولپنڈی)

پیسے کی ضرورت واہمیت سے بھلا کون انکار کرسکتا ہے؟ بظاہر پیسہ ہی وہ ذریعہ ہے جس سے ہم زندگی کی بنیادی ضرورتیں پوری کر سکتے ہیں' پیسہ ہی ہمیں روٹی کپڑا اور مکان فراہم کرسکتا ہے۔ مال و دولت کی محبت اور بعض معنوں میں ہوس جہاں خون کے رشتوں میں دراڑ ڈال دیتی ہے وہاں میاں بیوی کے تعلقات میں بھی کشیدگی دیکھی جاسکتی ہے۔ ایسے واقعات ہمارے معاشرے میں عام ہیں کہ مالی پریشانی یا تنگدستی کے سبب شوہر اور بیوی کے درمیان زبردست لڑائی جھگڑے شروع ہوگئے اور نوبت مار پیٹ تک جا پہنچی جس کا انجام علیحدگی پر ہی ہوتا ہے یا تو شوہر تنگ آ کر طلاق دیتا ہے یا بیوی خلع کیلئے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا دیتی ہے۔

میاں بیوی کا رشتہ پیار و محبت' دوستی' اعتماد اور ایک دوسرے کو سمجھنے کا نام ہے۔ یہ جتنا مضبوط دکھائی دیتا ہے درحقیقت اتنا ہی نازک اور کمزور بھی ہوتا ہے۔ مذہبی اعتبار سے اس رشتے کا آغاز نکاح کی چند آیات اور ایجاب وقبول سے ہوتا ہے اور اس کا اختتام محض تین لفظوں پر ہو جاتا ہے۔ ازدواجی رشتہ میاں بیوی کے لیے بہت پائیدار اور پرمسرت ہوسکتا ہے اگر دونوں میں ایک دوسرے کیلئے پیار' ایثار اور قربانی کے جذبات موجود ہوں کیونکہ جب رشتوں میں پیشہ اور امارت ہی بنیاد ہو تو پیسے کی کمی انہیں کسی بھی وقت ختم کر ڈالتی ہے۔ پیسہ انسان کی ضرورت ہے لیکن سب کچھ نہیں ہے۔ اسے اپنی کمزوری نہ بننے دیں کہ زندگی میں اتار چڑھاؤ تو آتے ہی رہتے ہیں اور یہ بات ہمہ وقت ذہن میں رہے کہ دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جس نے دکھوں کا سامنا نہ کیا ہو۔

آج کل ہر شخص مہنگائی کا رونا رو رہا ہے جس سے شادی شدہ لوگ ظاہر ہے کہ زیادہ متاثر ہیں جن کیلئے ضروریات زندگی کا حصول اور بچوں کی پرورش اور تعلیم ایک مسئلہ بن چکی ہے فی زمانہ دکھاوا اور بناوٹ بھی زیادہ ہے جس کی وجہ سے مرد حضرات مزید برباد ہو رہے ہیں اور حیرت نہ کریں بہت سارے مرد اب شادی کے نام سے بھی کترانے لگے ہیں۔

شوہر حضرات اپنی بیوی اور بچوں کی ضروریات پورا کرنے کی غرض سے بھرپور محنت کوشش اور جدوجہد کریں لیکن محض پیسے کے بل پر نہ تو کسی رشتے کی عمارت کھڑی کریں اور نہ اس بنیاد پر اسے گرا دیں۔ دعا یہ کرتے رہنا چاہیے کہ اللہ پاک اتنا آسودہ حال کر دے کہ کسی کے آگے ہاتھ پھیلانا نہ پڑے اور زندگی کے معاملات آسانی کے ساتھ چلتے رہیں۔

کامیاب رشتوں کیلئے ضروری ہے کہ ہم زندگی سے مصنوعی پن کو ختم کر کے حقائق پر غور کریں بناوٹ اور دکھاوے سے پرہیز کریں اور دوسروں کی دیکھا دیکھی کسی عمل کو کرنے سے گریز کرتے ہوئے قناعت پسندی کا وصف پیدا کریں۔ صبر اور شکر کو شعار بنانے والے کبھی ناخوش نہیں رہتے۔ خواتین کو چاہیے کہ وہ دستیاب وسائل کے تحت زندگی گزارنے کا گر سیکھیں اور اپنے گھر کو بنانے اور سنوارنے پر پوری توجہ دیں۔ اپنے جیون ساتھی سے محض اس لیے اختلاف نہ کریں کہ وہ مالی اعتبار سے کمزور ہے یا آپ کی بے جا خواہشات کو پورا نہیں کرسکتا۔ اس کا ہر حال میں ساتھ دیں اور جس حد تک ممکن ہو مالی مشکلات میں اس کی مدد کریں اور اس کی ہمت اور حوصلہ بڑھائیں نہ کہ بے جا خواہشات اور فرمائشیں کر کے اس کی پریشانیوں میں اضافہ کیا جائے۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ رہن سہن سے لے کر بات چیت تک میں سادگی اپنایئے کہ یہی خوش و خرم زندگی کا راز ہے۔

مجوسی کی صلہ رحمی اور حضور ﷺ کا پیغام

منورا قبال، جھنگ

آپ ﷺ نے پھر وہی ارشاد فرمایا کہ فلاں مجوسی کو جا کر میرا اسلام کہنا اور یہ بھی بتا دیں کہ جنت میں اس کا مکان میرے محل کے ساتھ ہوگا اس کا نام اور شکل بھی دکھائی۔ حضرت عبداللہ مبارک پھر سوچنے لگے کہ میں کوئی دلیل پوچھوں پھر آنکھ کھل گئی

حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے محدث ہیں ایک مرتبہ حج کو تشریف لے گئے مقام ابراہیمؑ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ نیند آ گئی خواب میں حضور سرور کونین ﷺ کی زیارت ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ اگر تیرا بغداد کو جانا ہوا تو وہاں پر اس نام کا مجوسی ہے جس کی عمر 140 سال ہے' آنکھوں کے پپوٹے بھی نیچے گر رہے ہیں جس کو اس نے دھاگے سے اوپر باندھا ہوا ہے اور اس کی شکل بھی دکھائی دی کہ یہ اس کی شکل ہے اور یہ فرمایا اس کو جا کر میرا سلام کہنا اور یہ کہ جنت میں اس کا مکان میرے محل کے ساتھ ہوگا اور یہ فرمایا کہ یہ بات تمہیں میں کہہ رہا ہوں' شیطان میری شکل میں نہیں آ سکتا۔ حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سوچنے لگے کہ آپ ﷺ سے اس کی دلیل پوچھوں کہ آنکھ کھل گئی اب خواب کے متعلق بڑی بے چینی اور اضطراب شروع ہو گیا پھر آنکھ لگ گئی پھر رسول کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی آپ ﷺ نے پھر وہی ارشاد فرمایا کہ فلاں مجوسی کو جا کر میرا سلام کہنا اور یہ بھی بتا دیں کہ جنت میں اس کا مکان میرے محل کے ساتھ ہوگا اس کا نام اور شکل بھی دکھائی۔ حضرت عبداللہ مبارک پھر سوچنے لگے کہ میں کوئی دلیل پوچھوں پھر آنکھ کھل گئی۔ پھر پریشانی اور اضطراب کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ تیسری مرتبہ پھر آنکھ لگ گئی پھر دیدار رسول ﷺ نصیب ہوا آپ ﷺ نے پھر وہی بات ارشاد فرمائی آخر میں میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اگر وہ کوئی دلیل مانگے تو میں کیا کہوں آپ ﷺ نے میرا ہاتھ اپنے مبارک ہاتھ میں لے کر دبایا اور چوما اور ارشاد فرمایا اگر وہ تجھ سے دلیل مانگے تو اپنا ہاتھ اس کے چہرے پر پھیر دینا۔

حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بغداد تشریف لے گئے اس مجوسی کا پتا کیا وہ مجوسی اس علاقے کا بڑا رئیس تھا اس کے گھر پر پہنچے بہت سارے اس کے خادم تھے نوکر چاکر تھے' دروازہ کھٹکھٹایا اسی مجوسی سے ملاقات ہوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں تجھ سے علیحدگی میں بات کرنا چاہتا ہوں اس نے سب نوکروں کو الگ کر دیا۔ دونو جوان اس کے ساتھ پھر بھی کھڑے رہے وہ کہنے لگا یہ میرے بیٹے ہیں یہ ہر وقت میری خدمت پر مامور رہتے ہیں یہ اس وقت بھی میرے ساتھ رہیں گے ہماری بات نہیں سن سکیں گے۔ حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تو مجھے اپنی کوئی نیکی بتا اس نے اپنے مذہب کے لحاظ سے عبادات کی نیکیاں بتائیں۔ آپ نے فرمایا یہ نیکیاں تجھے میرے نبی ﷺ کے قریب نہیں کر سکتیں اور کوئی نیکی بتا پھر سخاوت کی نیکیاں سنائیں اس پر بھی آپ نے فرمایا کہ یہ نیکیاں ایسی نہیں ہیں جو تجھے میرے نبی ﷺ کے قریب کر سکیں۔

پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا خواب اس کو سنایا اس پر اس نے کہا ہاں مجھے ایک بات یاد آ گئی ایک مرتبہ میں نے اپنے بیٹے کی شادی کے موقع پر دعوت ولیمہ میں سارے شہر کے تمام مذاہب کے لوگوں کو دعوت پر بلایا اور ان کو کہا کہ اپنے مذاہب کے مطابق جو تمہارا دل چاہے پکاؤ اور کھاؤ۔ خوب کھانا پکانا ہوا شہر کے لوگ بڑے خوش ہوئے' خوب خوشیاں ہوئیں آدھی رات کو میں اپنے محل میں بے چینی کے عالم ادھر اُدھر ٹہل رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی میں نے دروازہ کھولا تو دروازے پر ایک عورت کھڑی تھی میں نے پوچھا کیا بات ہے کہنے لگی میں آگ لینے آئی ہوں میں نے اس کو آگ دیدی وہ چلی گئی' تھوڑی دیر بعد پھر دستک ہوئی میں نے دروازہ کھولا پھر وہی عورت میں نے پوچھا کیا بات ہے اس نے کہا وہ آگ بجھ گئی اس لیے آگ لینے آئی ہوں میں نے اس کو پھر آگ دیدی وہ چلی گئی' تیسری مرتبہ پھر دستک ہوئی میں نے دروازہ کھولا تو وہی بڑھیا تھی وہ اندر آ گئی اور میرے پاس بیٹھ گئی اور کہنے لگی ہم شریف لوگ ہیں میری دونو جوان بیٹیاں ہیں گھر میں کھانے کو کچھ نہیں آج تمہارے گھر میں سارے شہر کی دعوت تھی مجھے انہوں نے کہا بھی کہ تمہارے گھر میں کچھ لا دوں میری طبیعت نے سوال گوارہ نہ کیا ان کو بھوک نے بہت ستایا مجھ سے ان کی یہ حالت دیکھی نہ گئی تو مجبور ہو کر تمہارے دروازہ پر آ گئی لیکن جب تم نے پوچھا کہ کیا بات ہے پھر بھی کہنے کو جی نہ چاہا میں نے کہہ دیا آگ لینے آئی ہوں پھر ان کی حالت زیادہ خراب ہو گئی تو مجبور ہو کر دوبارہ آئی لیکن پھر مانگنے کا حوصلہ نہ ہوا تو پھر آگ ہی کہا اب وہ بالکل ہی بھوک سے بے تاب ہو کر اوندھے منہ گر گئیں تو میں تیسری مرتبہ آنے پر مجبور ہو گئی۔ (باقی صفحہ نمبر 36 پر)

حضرت بلالؓ کی محبت

میاں عمران اصغر، سرگودھا

محبوب نے فرمایا کہ بلال (رضی اللہ عنہٗ) کتنی بے وفائی ہے اتنا عرصہ گزر گیا کہ تم ہماری ملاقات کو نہیں آئے

صحابہ کرام نبی کریم ﷺ کے فراق میں رویا کرتے تھے۔ چنانچہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہٗ کے بارے میں آتا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے پردہ فرمایا تو انہوں نے دل میں سوچا کہ پہلے تو یہاں محبوب کا دیدار ہوتا تھا۔ میں مسجد نبوی ﷺ میں اذان دیتا تھا اب میں اگر محبوب کا دیدار نہیں کر سکوں گا تو میں برداشت نہیں کر سکوں گا چنانچہ انہوں نے ملک شام میں ہجرت فرمائی۔ پھر اس کے بعد انہوں نے اذان نہیں کہی۔ نبی کریم ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہٗ نے صرف دو مرتبہ اذان دی۔ ایک اذان تو جب بیت المقدس فتح ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ کے زمانہ میں صحابہ کرام کا دل مچل اٹھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہٗ نے کہا امیر المومنین آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہٗ سے کہیے۔ یہ اللہ کے محبوب کے مؤذن تھے۔ آج ذرا یاد تازہ ہو جائے اور بیت المقدس میں ان کی اذان ہو جائے تو بلال رضی اللہ عنہٗ نے پہلے تو انکار کر دیا جب امیر المومنین نے حکم دیا اب انکار کی گنجائش نہ تھی تو ایک تو انہوں نے قبلہ اول میں اذان دی۔ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد پھر ایک مرتبہ ملک شام میں رات کو سوئے ہوئے تھے نبی کریم ﷺ کا دیدار نصیب ہوا تو محبوب ﷺ نے فرمایا کہ بلال (رضی اللہ عنہٗ) کتنی بے وفائی ہے اتنا عرصہ گزر گیا کہ تم ہماری ملاقات کو نہیں آئے۔ بس اس خواب کے آتے ہی اٹھ بیٹھے اپنی بیوی سے کہا کہ میری اونٹنی تیار کرو اور میں اب مدینہ جا رہا ہوں۔ چنانچہ شام سے مدینہ طیبہ کا سفر کیا اب جب مدینہ طیبہ میں آئے تو نماز کا بھی وقت تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی چاہت تھی کہ ہم نبی کریم ﷺ کی دور والی اذان سنیں اور محبوب کی یاد تازہ ہو۔ انہوں نے انکار فرما دیا۔ چنانچہ سیدنا حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اجمعین دونوں شہزادوں کی خواہش تمنا ایسی تھی کہ اس کا انکار نہیں کر سکتے تھے چنانچہ کہنے لگے اچھا میں اذان دیتا ہوں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہٗ نے اذان دینی شروع کی اب اچانک جب مدینے میں صحابہ نے بلال رضی اللہ عنہٗ کی آواز سنی جس کو وہ دور نبی ﷺ میں سنا کرتے تھے تو ان کے دل میں نبی اکرم ﷺ کی یاد تازہ ہو گئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تو مرغ نیم بسمل کی طرح (باقی صفحہ نمبر 31 پر)

قارئین! جب دینی زندگی پر خزاں آتی ہے تو بے دینی اور کالی دنیا کا عروج ہوتا ہے۔ اگر آپ کسی کالی دنیا، کالی دیوی یا کالے جادو سے ڈسے ہوئے ہیں تو لکھیں ہم قرآن و سنت کی روشنی میں اس کا حل کریں گے۔ جس کا معاوضہ دعا ہے۔ براہِ کرم لفافے میں کسی قسم کی نقدی نہ بھیجیں۔ توجہ طلب امور کے لئے پتہ لکھا ہوا، جوابی لفافہ ہمراہ ارسال کریں صفحے کے ایک طرف لکھیں۔ خطوط لکھتے ہوئے اضافی گوند یا ٹیپ نہ لگائیں۔ خط کھولتے وقت پھٹ جاتا ہے۔ راز داری کا خیال رکھا جائے گا۔ کسی فرد کا نام اور کسی شہر کا نام یا مکمل پتہ خط کے آخر میں ضرور لکھیں۔ جسمانی مسئلے کے لئے خط علیحدہ ڈالیں

مرنے کا خوف

مجھے موت سے بہت ڈر لگتا ہے کسی کے انتقال کی خبر سن لوں تو مجھ پر خوف سے کپکپی طاری ہوجاتی ہے۔ اگر کبھی کسی کے انتقال پر مجھے جنازے میں شرکت کرنا ہو تو میری طبیعت خراب ہوجاتی ہے۔ رات بھر مجھے کفن میں لپٹا ہوا مردہ نظر آتا رہتا ہے۔ کئی کئی دن تک میرے ذہن میں اس شخص کا خیال رہتا ہے۔ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے میں بھی دنیا سے جانے والی ہوں اس تصور سے دل بے چین ہوجاتا ہے مجھے اپنے بچوں اور شوہر کا خیال آتا ہے۔ شوہر تو خیر دوسری شادی کر کے مگن ہوجائیں گے مگر میرے معصوم بچے کس کے سہارے زندہ رہیں گے یہ سوچ سوچ کر میرا ذہن ماؤف ہوجاتا ہے۔ مجھے کوئی ایسی دعا بتائیں کہ میرا یہ خوف دور ہوجائے۔ **(ساجدہ ریاض، راولپنڈی)**

مشورہ: موت برحق اور اٹل حقیقت ہے اور جو چیز اٹل حقیقت ہے اس سے کیا ڈرنا اور کیسا خوف؟ جو دنیا میں آیا ہے وہ یہاں سے جائے گا بھی اس کیلئے خوف زدہ ہونے کی بجائے انسان کو چاہیے کہ اپنے اعمال درست کرے تاکہ مالک حقیقی کے سامنے جب حاضر ہو تو شرمساری کا طوق اس کے گلے میں لٹک نہ رہا ہو۔ نافرمان اور گنہگاروں کی قطار میں نہ کھڑا ہو۔ آپ بطور روحانی علاج رات کو خالی کمرے میں جہاں روشنی کم ہو بیٹھ کر گیارہ گیارہ بار سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیا کریں اور ہر نماز کے بعد بار آیت الکرسی پڑھ کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سورۂ کی برکت سے دین اور دنیا دونوں جگہ رحم فرمائے۔

قید تنہائی

میرے شوہر کئی سال سے سخت بیمار ہیں۔ ان کو شوگر اور بلڈ پریشر کا عارضہ ہے۔ بہت علاج کرائے مگر افاقہ نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ اب وہ ملازمت کرسکتے اور نہ ہی کوئی اور کام۔ میرے دو بیٹے ہیں اور دونوں ہی اپنی اپنی دنیا میں مگن ہیں۔ ہم بوڑھے والدین کا کوئی پرسان حال نہیں۔ ایک ہی شہر میں رہتے ہوئے بھی بیٹے بہو کئی کئی مہینے تک ہم سے ملنے نہیں آتے اور جب آتے ہیں تو آتے ہی مصروفیت اور پریشانیوں کی کہانی سنانے بیٹھ جاتے ہیں۔ ان کی پریشانی سن کر میں بہت پریشان ہوجاتی ہوں جبکہ شوہر کا کہنا ہے کہ یہ لوگ آ کر اس قسم کی باتیں اس لیے کرتے ہیں کہ ہم ان سے کسی قسم کا کوئی مطالبہ نہ کریں۔ نہ ہی یہ شکوہ کریں کہ تم لوگوں نے ہمیں کسمپرسی کی حالت میں کیوں چھوڑ رکھا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ میرے بیٹے اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ہمارے گھر میں آ کر رہنے لگیں یا پھر ہمیں اپنے ساتھ رکھ لیں۔ اس بڑھاپے میں تنہائی کا عذاب سہا نہیں جاتا۔ اس کیلئے کوئی وظیفہ بتا دیجئے کہ ہماری مشکل آسان ہو۔ **(زبیدہ رفیق، کراچی)**

جواب: موجودہ دور کا یہ المیہ صرف آپ ہی کے ساتھ نہیں۔ آپ جیسے بے شمار والدین ہیں جو اس قسم کے حالات سے دوچار ہیں اس میں تربیت اور گھریلو ماحول دونوں ہی اثر انداز ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک باپ آٹھ بیٹوں کو پال پوس کر بڑا کر دیتا ہے لیکن یہی آٹھ بیٹے بڑھاپے میں باپ کا سہارا نہیں بن پاتے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم تو دلاتے ہیں مگر انہیں انسانی اقدار اور حقوق العباد کے بارے میں کبھی کچھ نہیں بتاتے۔ آپ کے حالات پڑھ کر افسوس ہوا۔ آپ دو رکعت نماز حاجات اس طریقے سے پڑھیں کہ پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد 25 بار آیۃ الکرسی پڑھیں پھر دوسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد 25 بار سورۂ اخلاص پڑھیں۔ سلام کے بعد تیسرا کلمہ جتنی بار بھی پڑھ سکیں پڑھ کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بیٹوں کو آپ سے ملا دے۔ یہ نماز آپ ہفتے میں ایک دو بار پڑھ لیں اتنا نہ پڑھ سکیں تو مہینے میں ہی ایک بار پڑھ لیں۔

مل جل کر رہنا سیکھا ہی نہیں

میرے پانچ بچے ہیں سب سے بڑا بیٹا پندرہ سال کا ہے اس کے بعد دو بیٹیاں ہیں یہ دونوں جڑواں تھیں ان کی عمریں گیارہ گیارہ سال ہیں ان کے بعد ایک بیٹا آٹھ سال کا اور دوسرا بیٹا پانچ سال کا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ یہ پانچوں آپس میں ہر وقت لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ مل جل کر رہنا، ہنسنا بولنا تو انہوں نے سیکھا ہی نہیں۔ ان کی وجہ سے گھر میں ہر وقت اودھم مچا رہتا ہے۔ میں گھر کے کام کروں یا ان بچوں کی لڑائیاں نمٹاؤں۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ منع کرنے اور سمجھانے پر بھی جب یہ لوگ لڑائی جھگڑے سے باز نہیں آتے تو میں ان کی پٹائی شروع کر دیتی ہوں۔ مار کھا کھا کر یہ اور ڈھیٹ ہوتے جا رہے ہیں۔ میں مارتی ہوں تب بھی زبان درازی کم نہیں کرتے۔ مجھے غصے میں خود پر قابو نہیں رہتا۔ کوئی دعا بتائیں کہ میرے بچوں کی لڑائی جھگڑے کی عادت ختم ہو اور یہ آپس میں پیار و محبت سے رہنے لگیں۔

جواب: آپ صبح فجر کی نماز کے بعد سو بار یَا وَدُوْدُ پڑھ کر پانی پر دم کریں۔ اول و آخر گیارہ بار درود ابراہیمی پڑھیں۔ اس پانی کو بچوں کو پلا دیں۔ اگر پلانا ممکن نہ ہو تو پھر جس کولر یا مٹکے سے سب پانی پیتے ہیں اس پانی میں دم کیا ہوا پانی ملا دیں یہ عمل مسلسل چالیس روز تک کریں۔ اس کے علاوہ رات کو جب بچے سو جائیں تو ایک بار سورۂ کوثر پڑھ کر ان بچوں کے سر پر دم کر دیں۔ اپنے غصے پر بھی قابو پانے کی کوشش کریں۔ بچے آپس میں تب ہی پیار و محبت سے رہیں گے جب وہ گھر کے ماحول میں محبت و انسیت پائیں گے۔ آپ عصر کی نماز کے بعد تین بار سورۂ فاتحہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیا کریں۔

شادی کیلئے وظیفہ

ایک لڑکا میرے گھر کے سامنے رہتا ہے۔ میں اسے پسند کرتی ہوں۔ وہ مجھ سے چار سال سے شادی کا وعدہ کررہا ہے۔ تین سال قبل اس کی والدہ کا انتقال ہوگیا اور بہن نے اپنی پسند سے شادی کرلی۔ اس کے بعد اس کے والد نے بھی دوسری شادی کرلی۔ والد کی شادی کے دو سال بعد اس لڑکے نے اپنی سوتیلی ماں اور بہن کو میرے رشتے کیلئے میرے گھر بھیجا وہ لوگ بات پکی کر کے چلے گئے۔ عید کے بعد اس کی

پھوپھیوں کو آکر منگنی کرنا تھی مگر عید کے چوتھے روز جبکہ میں گھر میں اکیلی تھی ہمارے گھر میں چوری ہوگئی۔ اس بات کو جواز بنا کر لڑکے اور اس کے گھر والوں نے طرح طرح کے الزام لگانے شروع کردیئے۔ اب لڑکا کہتا ہے کہ میں تم سے شادی نہیں کروں گا کیونکہ میرے گھر والے تمہیں پسند نہیں کرتے۔ میری خالہ نے کسی سے تعویذ لاکر بھی دیئے مگر اس کا بھی اثر نہیں ہوا۔ مجھے کوئی اچھا سا وظیفہ بتائیے کہ میری جلد اس سے شادی ہوجائے۔ **(ک‘ راولپنڈی)**

جواب: جو لڑکا چار سال تک آپ کو شادی کے وعدے پر ٹرخاتا رہا ہے اور اب اس نے صاف جواب دے دیا کہ وہ آپ سے شادی نہیں کرسکتا تو آپ اس سے کسی اچھائی کی توقع نہ رکھیں۔ شادی کے معاملے میں وہ پہلے بھی سنجیدہ نہ تھا وہ تو آپ کی معصومیت اور سادگی سے فائدہ اٹھاتا رہا ہے اب آپ اس سے شادی کیلئے تعویذ کریں یا وظیفے پڑھیں ان کا اثر کتنا ہوگا کچھ کہہ نہیں سکتے۔ ویسے بہتر ہوگا کہ آپ اس چکر سے نکل آئیں۔ جہاں تک شادی کا تعلق ہے تو نماز عشاء کے بعد ایک سو ایک بار **یَـا لَطِیۡفُ** پڑھ لیا کریں اور یہ دعا کریں کہ آپ کی شادی کسی ایسے شخص سے ہوجائے جو آپ کے حق میں بہتر ہو اور آپ عزت و سکون کے ساتھ زندگی گزار سکیں۔

نمود و نمائش کا عذاب

پہلے ہمارے حالات بہت اچھے تھے والد صاحب سرکاری ملازم تھے۔ والدہ بھی سروس کرتی تھیں۔ ہم دو بہنیں ہیں ہم سے چھوٹا ایک بھائی ہے۔ بڑی بہن کی شادی ہوچکی ہے۔ گھر کی پہلی شادی تھی اس لیے والدین نے خوب دل کھول کر ارمان نکالے۔ جہیز میں بھی کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی۔ یہ سارے اخراجات کچھ تو پہلے کی پس انداز کی ہوئی رقم سے پورے ہوئے۔ باقی قرض سے کام چلایا۔ گھریلو طور پر جو قرضہ تھا وہ تو کسی نہ کسی طرح ادا کردیا گیا مگر بینک سے جو قرض لیا تھا اس کی ادائیگی مشکل تھی لہٰذا والد صاحب نے اس کا یہ حل نکالا کہ قبل از وقت ریٹائرمنٹ لے لی‘ گریجویٹی اور پروویڈنٹ فنڈ سے جو رقم ملی وہ بینک کا قرض اتارنے میں ختم ہوگئی۔ اب صرف امی کے سکول کی تنخواہ سے مشکل سے گزر بسر ہوتی ہے۔ شادی چونکہ دھوم دھام سے کی تھی اس لیے باجی کے سسرال والوں کی دعوتیں اور تحائف کا لین دین بھی جی کا جنجال بن گیا ہے۔ دعا کریں کہ والد صاحب کو کسی اچھی جگہ ملازمت مل جائے اور ہم پہلے کی طرح خوشحال زندگی گزارنے لگیں۔ **(علیشاہ‘ لاہور)**

جواب: ظاہری نمود و نمائش اور سوچے سمجھے بغیر اخراجات کرنے والے اسی قسم کے مسائل میں گرفتار ہوتے ہیں۔ شادی کی تقریب ہو یا کسی اور مد میں رقوم درکار ہوں‘ اس کیلئے روپیہ پیسہ کا حصول تو مشکل نہیں ہوتا مگر اس قرض کی ادائیگی گلے کا طوق بن جاتی ہے۔ گھر کے مالی حالات کا علم تو یقیناً آپ کی شادی شدہ بہن کو بھی ہوگا لہٰذا اسے چاہیے کہ میکے میں اپنی اور سسرال کے لوگوں کی آمدورفت ذرا کم ہی رکھے کہ اس طرح آپ لوگوں کو مہمان نوازی اور خاطر مدارت نہیں کرنا پڑے گی۔ بطور روحانی علاج آپ سب لوگ نماز کی پابندی کریں۔ والد صاحب ملازمت کیلئے روزانہ گیارہ سو بار **یَـا وَهَّابُ** پڑھا کریں۔ اس طرح تقریباً 90 دن تک کریں۔ انشاء اللہ ایسے حالات پیدا ہوجائیں گے کہ جن کی مدد سے آپ لوگ معاشی بحران سے نکل سکیں۔

نافرمان بھائی

میرا بھائی سیکنڈ ایئر میں پڑھ رہا ہے۔ اسے تعلیم حاصل کرنے کا شوق ہے اور نہ دین سے محبت۔ بازاروں میں بلامقصد گھومنا اور دوستوں کے ساتھ وقت برباد کرنا اس کا بہترین مشغلہ ہے۔ والدین کا کہنا نہیں مانتا‘ نماز پابندی سے نہیں پڑھتا‘ ہم اسے سمجھا سمجھا کر تھک گئے ہیں۔ آپ کوئی ایسا وظیفہ بتادیں جس سے اس کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو اور وہ شریف و فرمانبردار انسان بن جائے۔ **(رحمانہ غنی‘ لاہور)**

جواب: نوعمر بچوں پر بہت زیادہ سخت اور لعن طعن ٹھیک نہیں‘ آپ کا بھائی عمر کے جس دور سے گزر رہا ہے اس میں لاپرواہی‘ خودسری اور کسی حد تک ضد کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔ دو سال بعد وہ گریجویشن کرلے گا‘ تب تک اس کا الھڑپن اور بچگانہ حرکتیں یعنی دوستوں کے ساتھ بلامقصد گھومنا پھرنا خودبخود کم ہوتا جائے گا۔ کسی بھی کام کی تکرار سے اکثر منفی ردعمل بھی پیدا ہوجاتا ہے۔ آپ بھائی کیلئے والدہ سے کہیں کہ وہ نماز کے بعد دعا کیا کریں‘ اگر وہ تہجد کی نماز پڑھتی ہیں تو نماز کے بعد صرف ایک بار سورۂ یٰسین پڑھ کر دعا کریں۔ انشاء اللہ ماں کی دعاؤں سے آپ کا بھائی آپ لوگوں کی مرضی کے مطابق ہوجائے گا۔

خوبصورت چہرہ؟؟؟

میرا مسئلہ یہ ہے کہ میری ناک بہت موٹی اور بھدی ہے جس کی وجہ سے میرا چہرہ بدنما دکھائی دیتا ہے میں اتنا صاحب استطاعت نہیں ہوں کہ ناک کی پلاسٹک سرجری کرواسکوں لہٰذا آپ کوئی ایسا روحانی علاج بتائیں جس سے میری ناک خوبصورت ہوجائے۔ اس کے علاوہ میری خواہش ہے کہ میرا چہرہ بارونق ہوجائے۔ **(عاصم علی‘ کراچی)**

جواب: بدنما ناک کی خوبصورت اور پرکشش بنانے کیلئے وظیفے پڑھنے کی بجائے کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ آپ اپنی باطنی خوبیوں کو نکھار کر اپنی شخصیت پرکشش بنائیں۔ ایشیا کے مشہور فاتحہ تیمور لنگ کے بارے میں تو آپ نے سنا ہی ہوگا کہ وہ معمولی حیثیت اور پیر میں لنگ کے باوجود سکندر اعظم جیسے فاتحین کے مرتبے تک جا پہنچا۔ اس کی جسمانی قوت اور شہزوری کا یہ عالم تھا کہ طویل سے طویل سفر اور مشکل سے مشکل معرکہ اسے نڈھال نہ کرسکتا تھا۔ وہ جہاں گیا‘ کامیابی و کامرانی اس کا مقدر بنی۔ وجہ صرف یہی تھی کہ اس نے اپنے جسمانی نقص کو اپنی ذات پر حاوی نہیں ہونے دیا۔ آپ کیلئے بھی ہمارا یہی مشورہ ہے کہ ناک اور چہرے کی خوبصورتی پر توجہ دینے کی بجائے اپنی شخصیت کو باوقار اور پرکشش بنائیے تاکہ آپ کی ظاہری خامی باطنی خوبیوں پر حاوی نہ آسکے۔

رمضان المبارک میں برکت والی تھیلی سے مالدار بنیں

برکت والی تھیلی سارا سال استعمال ہوتی ہے اور یہ عمل آپ سارا سال کر سکتے ہیں لیکن رمضان کے دنوں میں اس کی برکات بہت انوکھی ہوتی ہے

قارئین! آپ کیلئے قیمتی موتی چن کر لاتا ہوں اور چھپاتا نہیں‘ آپ بھی سخی بنیں اور ضرور لکھیں (ایڈیٹر حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی)

قارئین! کچھ دن پہلے اچانک دل میں خیال آیا کہ رمضان المبارک قریب ہے تو کیوں نہ قارئین کو اپنے حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک ایسا عمل دوں جو رمضان میں انفرادی طور پر میں سالہا سال سے بتاتا چلا آرہا ہوں اور میرے حضرت رحمۃ اللہ علیہ ستر سال سے اپنے بڑوں کے اور اپنے تجربات سے اس کو باکمال ثابت کر چکے ہیں۔ قارئین عمل کیا ہے واقعی مالدار بننے کا ایک انوکھا راز ہے جو ہر شخص کر سکتا ہے‘ آج مفلسی کا دور ہے‘ مہنگائی کا دور ہے‘ غربت روز بروز بڑھتی چلی جارہی ہے تنگدستی اپنے عروج پہ ہے‘ ہر شخص مہنگائی قحط‘ آفات اور بلیات میں مبتلا ہے۔ زمانے کی پریشانیاں بہت زیادہ ہیں‘ ایسے دور میں لوگوں کو ایک ایسا عمل چاہیے جو عمل واقعی بے خطا ہو اور جس عمل کے اندر واقعی تاثیر ہو۔ قارئین! آج میں وہ عمل آپ کو دے رہا ہوں جو یقیناً آپ اور آپ کی نسلوں کیلئے ایک سو فیصد تیر بے خطا اور آزمودہ ثابت ہوگا۔

اس عمل کی داستان یوں ہے۔ یہ 1984ء کی وہ سہانی صبح تھی جب میں اپنے شیخ حضرت خواجہ سید محمد عبداللہ ہجویری مجذوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منسلک ہوا۔ کچھ ہی ماہ کے بعد رمضان المبارک آگیا تو رمضان المبارک میں میں نے بہت سے لوگوں کو حضرت سے برکت والی تھیلی کا عمل سمجھتے سنا چونکہ ابتدا تھی‘ علم نہیں تھا۔ اس لیے حیران بھی ہوا‘ یا خدا یہ عمل کیا ہے؟ پتہ چلا کہ حضرت کی ترتیب ہے کہ ہر رمضان میں ایسے لوگوں کو جو مفلسی‘ تنگدستی قرضوں کا شکار ہوں یا ایسے لوگ جن پہ عیال داری زیادہ ہو‘ گھر کے اخراجات پورے نہ ہوتے ہوں‘ رزق کی کمی ہو‘ مسائل اور پریشانیوں نے تنگ کر رکھا ہو تو ان لوگوں کیلئے یہ عمل حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے اور بے شمار لوگوں کو میں نے اپنی آنکھوں سے حضرت ہی کے زمانے میں تنگدستی سے تونگری‘ مفلسی سے مالداری‘ غربت سے امیری تک دیکھا۔ حضرت اس تھیلی کے بارے میں جو روایت فرماتے تھے‘ فرماتے تھے کہ میرے شیخ کا بھی یہ معمول تھا کہ وہ رمضان المبارک میں لوگوں کو تھیلی کا عمل بتاتے اور لوگ دور دور سے رمضان سے پہلے آکے یہ عمل سنتے سیکھتے سمجھتے اور کرتے اور یہ بات مشہور ہوگئی تھی کہ رمضان میں حضرت سے جا کہ لازم اس تھیلی والے عمل کے بارے میں پوچھنا ہے۔

قارئین! اس تھیلی والے عمل کیلئے میں نے بہت سے لوگوں کو یہاں تک بھی کہتے سنا کے تھیلی نہیں ہے یہ ایک خزانہ ہے بلکہ ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے ایسا خزانہ جو کبھی ختم نہیں ہوتا اور پورے رمضان میں اس تھیلی پہ ہم عمل کرتے ہیں اور آئندہ رمضان میں اور پھر سارا سال بھی کرتے رہتے ہیں اور آئندہ رمضان میں اس تھیلی کی تجدید کرنے کیلئے اس پر پھر عمل کرتے ہیں۔ ہمارے حضرت ہی کے دور کا ایک واقعہ ہے کہ ایک شخص آیا اور بہت تنگدستی اور سفید پوشی کا شکار تھا۔ پہلے بہت دکانیں اور مالداری تھی‘ غربت اور تنگدستی نے گھیرا تو ریڑھی پر تربوز بیچنے لگا۔ حضرت نے فرمایا کہ رمضان قریب ہے کپڑے کی تھیلی سلوا کہ لے آؤ‘ میں اس پہ دم بھی کردوں گا اور ایک برکت والا عمل بتاؤں گا‘ تم بھی کرو اور تمہارا سارا گھر کرے۔ چاہو تو گھر کا ہر فرد اپنی تھیلی بنا لے‘ ورنہ ایک ہی تھیلی پر سارے گھر والے دم کریں۔ وہ دوسرے دن تھیلی بنوا کے لے آیا حضرت نے اسے تھیلی کی ترتیب بتائی۔ خوش ہوا اور بہت حیران ہوا کہ بہت آسان عمل ہے اور چلا گیا۔ غالباً سات اور آٹھ ماہ کے بعد پھر آیا حضرت کہیں تشریف لے گئے تھے۔ میں بیٹھا ہوا تھا حضرت کا پوچھا تو میں نے عرض کیا دیر سے تشریف لائیں گے۔ باتوں ہی باتوں میں مجھ سے کہنے لگے کہ بس میں تو ان کا شکریہ ادا کرنے آیا تھا اور میں یہ عرض کرنے آیا تھا کہ انہوں نے مجھے مفلسی اور تنگدستی سے نکال دیا ورنہ جس مفلسی اور تنگدستی میں میں چلا گیا تھا اس کا آخری حل صرف کفر تھا یا خودکشی تھی۔ میں نے پوچھا وہ عمل کیا تھا انہوں نے سارا عمل بتایا اور برکت والی تھیلی نکال کے دکھائی۔ یہ سب سے پہلا واقعہ تھا کہ برکت والی تھیلی سے میں صحیح متعارف ہوا۔ اس کے بعد پھر ہزاروں واقعات میرے مشاہدے میں آتے چلے گئے اور مخلوق خدا کو نفع پہنچتا چلا گیا۔ حضرت ہی کے دور کا ایک اور واقعہ پڑھیں ایک خاتون اپنے شوہر اور پانچ جوان بچوں کے ساتھ تشریف لائیں۔ کہنے لگی کہ سکول کی وردی نہیں‘ کتابیں نہیں‘ ان بچوں کیلئے بعض اوقات ایک وقت میں ایک روٹی ملتی اور بعض کو آدھی روٹی ملتی ہے۔ تنگدستی بہت زیادہ ہے‘ غربت بہت زیادہ ہے‘ فقر و فاقہ بہت زیادہ ہے۔ اس تنگدستی اور غربت کی وجہ اکثر لڑائی جھگڑا رہتا ہے‘ گالی گلوچ ہوتی ہے‘ مار کٹائی ہوتی ہے۔ تھک گئی ہوں‘ عاجز آ گئی ہوں آپ سے دعا کرانے آئی ہوں۔ کچھ پڑھنے کا بتائیں۔

حضرت نے دعا فرمائی‘ شفقت فرمائی اور فرمایا کہ یہ عمل کرتے رہو‘ برکت کی تھیلی والا عمل کرتے رہو۔ رمضان کے قریب مجھے برکت والی تھیلی بنوا کے لا کے دینا میں ایک عمل بتاؤں گا‘ پورا رمضان سارا گھر وہ عمل کرے اگر سارا گھر نہیں کر سکتا تو گھر کے جتنے زیادہ افراد کر سکتے ہیں وہ عمل کریں انشاءاللہ تمہارے دن پھر جائیں گے۔ پھر میری آنکھوں نے ان لوگوں کو دیکھا کہ واقعی اللہ پاک نے اس عمل کی برکت سے ان کے دن پھیرے‘ ان کی صبح و شام روشن ہوگئیں‘ ان کے مسائل حل ہوگئے‘ ان کی مشکلیں دور ہوگئیں اور وہی لوگ تھے پھر ایک وقت ایسا آیا میں نے دیکھا کہ گاڑی پہ آتے تھے کہاں ایک وقت ایسا تھا کہ ان کے پاس تانگے کے پیسے نہیں ہوتے تھے۔ ایک اور واقعہ جو میں نے اپنے حضرت کے دور کا دیکھا وہ بھی لکھنا چاہوں گا۔ میں حضرت کے ساتھ ایک دفعہ سفر پر تھا۔ اسٹیشن پہ جانا تھا لاہور کے ریلوے اسٹیشن کیلئے تانگے والے سے بات ہوئی۔ حضرت تانگے پہ تشریف رکھتے ہوئے‘ آگے بیٹھے‘ میں پیچھے بیٹھ گیا۔ تانگے والے کا گھوڑا اچلتا نہیں تھا اور ٹرین میں تاخیر ہو رہی تھی تو میں نے اس سے کہا کہ اس کو چلاؤ کہنے لگا اتنا ہی چل سکتا ہے۔ میں نے پوچھا بیمار ہے؟ کہنے لگا نہیں‘ میں اپنا پیٹ بھروں کہ اس کا بھروں‘ میرا پیٹ اور میرے بچوں کا پیٹ بھی خالی ہوتا ہے تو اس کا پیٹ بھی خالی ہوگا۔ مجھے اس کی بات انوکھی لگی‘ میں نے بے ساختہ خود ہی کہہ دیا کہ تم برکت والی تھیلی کیوں نہیں لیتے؟ اور وہ عمل کیوں نہیں کرتے؟ کہنے لگا میں ان پڑھ آدمی ہوں میں نے کہا تیرے بیوی بچے؟ کہنے لگا ہاں وہ پڑھے ہوئے ہیں۔ میں بات ہی کر رہا تھا کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھی بات ہے اسے برکت والی تھیلی بتاؤ اور اسے کہو کہ رمضان سے پہلے برکت والی تھیلی ہمارے پاس لائے ہم دم کر دیں گے اور اس کو عمل بھی بتا دیں گے یہ کرے انشاءاللہ پاک برکتیں عطا فرمائے گا۔ میں نے اسے عمل سمجھا دیا اور اس سے کہا کہ برکت والی تھیلی بنالیں اور یہ عمل شروع کریں اور اسے حضرت کا ٹھکانہ بتا دیا۔ تین چار دن کے بعد وہ حضرت کے پاس آیا ڈھونڈتا ڈھانڈتا‘ اس کی اہلیہ بھی ساتھ تھی اور ایک بچہ بھی ساتھ تھا اور انہوں نے آ کے گھر کے حالات بتائے کہ گھر میں بعض اوقات آٹے کی مٹھی نہیں ہوتی۔ بجلی کا میٹر کٹ چکا ہے‘ اس دور میں ہر گھر کے اندر سوئی گیس نہیں تھی ویسے بھی لاہور میں نئی نئی گیس آئی تھی‘ اس دور میں لاہور میں گیس نہیں

تھی۔ فرمانے لگے کہ لکڑیاں بھی نہیں ہوتیں' بجلی کا میٹر بھی کٹ چکا ہے۔ تنگدستی نے گھر میں راج رکھا ہوا ہے' کوئی جادو بتاتا ہے' کوئی جنات بتاتا ہے' کوئی آسیب بتاتا ہے' میں تو تھک گیا ہوں اور عاجز آ گیا ہوں کیا کروں؟ دو تین دفعہ میں نے اپنا تانگہ ایک بڑے ٹرک سے جان بوجھ کے ٹکرایا کہ میں بھی مر جاؤں گھوڑا بھی مر جائے' گھوڑا ابھی بھوکا رہتا ہے اس کی گھاس کے پیسے نہیں ہوتے لیکن مجھے قدرت نے بچا لیا ہے اب آپ بیٹھے ہیں تو آپ نے مجھے امید کی کرن دکھائی ہے۔ رشتے دار' برادری چھوڑ گئی ہے۔ گھر میں بیوی بھی بعض اوقات کہتی ہے کہ مجھے روٹی لا کر دے ورنہ مجھے میرے میکے بھیج دے۔ آخر جاؤں تو کہاں جاؤں؟۔

حضرت نے اسے تسلی دی اور کچھ اپنی جیب سے عطا کیے' غالباً تین روپے تھے اور فرمایا اطمینان رکھ اور اس برکت والی تھیلی میں سے تو اپنی برکتیں حاصل کر اور اسے برکت کی تھیلی کا سارا عمل سمجھا دیا۔ وہ چلا گیا۔

قارئین! یقین جانیے بس بات اصل میں اعتماد اور یقین کی ہے۔ اس نے سورۂ کوثر باقاعدہ یاد کی اور کچھ عرصے بعد اس نے بھی عمل کرنا شروع کیا۔ اس کے گھر والوں نے تو اسی دن کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑا ہی عرصہ گزرا' میں اس کو آٹھ ماہ یا اس سے کچھ زیادہ کہوں۔ وہ شخص آیا کہ اس کے چہرے پر خوشحالی کے اثرات تھے۔ کہنے لگا کہ میں نے دو ٹانگے اور لے لیے ہیں جو میں نے اور لوگوں کو دیہاڑی پر دیئے ہیں۔ گھر کا دروازہ میں نے لکڑی کا بنوا لیا ہے' پہلے باہر کا دروازہ نہیں تھا۔ گھر میں میں نے باتھ روم کی دیوار پکی کر لی ہے' پہلے صرف بوریا تھا اور اس کو دروازہ بھی لگوا لیا اور بھی چھوٹے موٹے ایسے کام بتائے۔ کہنے لگا کہ سواری ملتی ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ پیسے میں برکت ہوتی ہے۔ پیسے تھوڑے ہوں تو پورے ہو جاتے ہیں' غیب سے مجھے اللہ پاک رحمت کا سامان عطا فرما رہے ہیں اور غیب سے برکت کا سامان عطا فرما ہیں۔

قارئین! یہ تین واقعات میں نے اپنے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عرض کیے چونکہ واقعات بہت زیادہ ہیں کچھ واقعات میں آپ کو عرض کرتا ہوں یہ 1991ء کے رمضان سے چند ماہ پہلے کی بات ہے۔ مجھے سال اس لیے یاد ہے کیونکہ یہ واقعہ بہت دردناک ہے۔ حضرت کے پاس ایک صاحب آئے۔ کہنے لگے کہ میں کاٹن فیکٹری کا مالک تھا' ایک فیکٹری اپنی تھی اور تین فیکٹریاں کاٹن کی لیز پر لی ہوئی تھیں۔ بہت مال تھا' غلام تھے' خادم تھے' رزق تھا' ایک کوٹھی میری لاہور میں تھی' ایک کوٹھی اسلام آباد میں' ایک اپارٹمنٹ میں نے مری میں لیا ہوا تھا' اور خود میں ویہاڑی کا رہائشی تھا۔ کہنے لگے کہ بینکوں سے نظام چل رہا تھا۔ لوگ مجھے کہتے تھے کہ بینکوں سے نظام نہ چلا اور میں نے خود بھی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا قول پڑھا تھا کہ سود کا انجام تنگدستی اور مفلسی ہوتی ہے۔ آخر میرے ساتھ وہی ہوا حالات ایک دم بدل گئے' لوگوں کے تیور اور مزاج بدل گئے' زندگی کے دن رات بدل گئے۔ چیزیں ختم ہو گئیں' اب ہر چیز ختم ہو گئی ہے' میں نے ویہاڑی چھوڑ دی' قرض خواہ مجھے تنگ کرتے ہیں اور لاہور میں تنگدستی میں ایک چھوٹا سا مکان لے کے میں مزدوری کر رہا ہوں صبح ایک ہوٹل پہ جاتا ہوں اور اس ہوٹل والے کا دودھ ابالتا ہوں اس کی کڑاہیاں مانجھتا ہوں اور اس کی خدمت کرتا ہوں۔ اس کے سارے برتن دھوتا ہوں' اس کے ہوٹل کا فرش اور میزیں سب صاف کرتا ہوں۔ پھر اسی طرح دوپہر کو گھر واپس آتا ہوں اور آ کر وہاں سے جو مزدوری ملتی ہے گھر میں کھانے پینے کا سامان لا کے دیتا ہوں پھر شام کو عصر کے بعد ایک اور جگہ کسی گھر میں جاتا ہوں اور اس گھر میں جا کہ خدمت کرتا ہوں' ان کی بھی صفائیاں اور خدمتیں' ان کے کپڑے دھوتا ہوں ان کے لیٹرین اور غسل خانے صاف کرتا ہوں اور گھر کے سارے کام کرتا ہوں۔ کسی نے آپ کا بتایا آپ اللہ والے ہیں' دعا بھی فرماتے ہیں' کچھ پڑھنے کو بھی دیتے ہیں' اس مفلسی اور تنگدستی سے تھک گیا ہوں' آخر کروں تو کیا کروں؟

میں نے اس سے پہلے اپنے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بہت کم لوگوں کے سامنے روتے دیکھا ہے۔ اس کی ایسی دردناک کہانی تھی کہ حضرت خود رو پڑے' ان کے آنسو نکل گئے۔ حضرت نے دونوں ہاتھوں سے اس کے سر پر تسلی کے ہاتھ پھیرے' تسلی دی اور فرمایا پریشان نہیں ہونا' مایوس نہ ہونا' انشاءاللہ تیرا کام بنے گا' تیری مشکل ٹلے گی۔ تیرے مسائل حل ہوں گے اور اسے برکت کی تھیلی والا عمل بتایا۔ کپڑے کی برکت کی تھیلی سلوا کے لے آ اس پر دم کر دیتا ہوں اور اس پر ایک سورۂ کوثر کا عمل بتایا وہ پڑھو' تم پڑھو' سارا گھر پڑھے اور رمضان المبارک سے پہلے میرے پاس آنا ایک عمل بتاؤں گا وہ کرنا۔ وہ چلا گیا۔

وہ رمضان سے پہلے آیا اس نے حضرت سے برکت والی تھیلی پر دم کروایا اور رمضان کا خصوصی عمل پوچھا۔ آپ یقین جانیے قارئین! اس نے عمل کیا اور جی بھر کے کیا' دل سے کیا' کوئی سال ڈیڑھ سال ہی کی بات ہو گی کہ میری آنکھوں نے اس شخص کو ایسا مالدار ہوتے دیکھا' ایسا توانا ہوتے دیکھا' شاید بہت ہی کم لوگوں کو یہ برکت ملی ہو۔ اتنا اللہ نے اس کو رزق دیا اور اللہ نے اس کو اتنی شان و شوکت دی' اللہ نے اس کو اتنی برکت عطا فرمائی کہ خود میری عقل حیران ہے' وہ خود کہتا تھا کہ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میرے بھی دن پھر سکتے ہیں اور مجھے بھی غربت و تنگدستی سے نجات مل سکتی ہے اور میں بھی کچھ حاصل کر سکتا ہوں میں مایوس ہو چکا تھا' لیکن اب میری یاس آس میں بدل گئی ہے اللہ کے خزانوں میں وہ نعمتیں موجود ہیں اگر انسان تلاش کرے تو مل سکتی ہیں۔ بس ہماری تلاش میں کمی ہے۔ قارئین! میں آپ کو کتنے واقعات سناؤں میرے پاس ہزاروں واقعات ہیں لیکن برکت والی تھیلی آپ کے پاس اگر سدا رہے گی تو سدا برکت رہے گی' روزانہ اس کے اوپر 129 مرتبہ صبح و شام یا دن میں صرف ایک مرتبہ 129 بار سورۂ کوثر پڑھتے رہیں گے تو برکت ہمیشہ رہے گی۔ جتنا زیادہ پڑھیں گے اتنی برکت ہو گی جتنا گڑ اتنا میٹھا۔ لیکن رمضان المبارک میں اس کے اوپر پڑھنا اور تاثیر اور برکت کا ذریعہ۔ چند سال پہلے ایک صاحب کو میں نے یہ عمل بتایا تھا ابھی کچھ عرصہ پہلے ملے تو مجھ سے کہنے لگے کہ رمضان المبارک آ رہا ہے' میں نے کئی تھیلیاں تیار کی ہوئی ہیں۔ آپ براہ کرم! اس تھیلی کا عمل مجھے بتا دیجئے گا۔ کہنے لگے میرے ساتھ عجیب واقعہ ہوا میری بیٹی جوان تھی' اس کی شادی کرنی تھی' میں نے تین تھیلیاں بنوائیں' ایک تھیلی اپنے لیے اپنی اہلیہ اور اپنی بیٹی کیلئے۔ بیٹی کو کہا بیٹی تمہیں پیسے دیتا جاؤں گا اس میں رکھتی جانا اور روزانہ 129 مرتبہ صبح و شام اس پر سورۂ کوثر پڑھ کر دم کرنا۔ بیٹی بھی کرتی رہی' ماں بھی کرتی رہی' میں بھی کرتا رہا ٹھیک 17 مہینے کے بعد میں نے اس تھیلی کو کھولا اور اس میں سے نوٹ گننا شروع کیے۔ مجھے معلوم تھا میں چھوٹے نوٹ ڈالتا تھا بڑے میرے پاس تھے نہیں' بعض اوقات میں ڈالتا ہی نہیں تھا۔ لیکن سورۂ کوثر کا عمل ضرور کرتا تھا۔ جب میں نے گننا شروع کیے تو میری عقل حیران رہ گئی۔ کہ 17 مہینے کے اندر 2 لاکھ 85 ہزار چھ سو اور 34 روپے نکلے میں حیران ہوا وہ کہاں سے آ گئے؟ اتنی میری تنخواہ نہیں' گھر کے اخراجات زیادہ ہیں' زیادہ بڑے نوٹ ڈالے نہیں' بس یکا یک ایک بات ذہن میں آئی کہ تو اللہ کی رحمت کو نہیں دیکھتا' اپنی حیثیت کو دیکھ رہا ہے پھر اللہ کی رحمت کہاں جائے گی؟ یہ بات کرتے ہوئے اس کے آنسو آ گئے اور وہ رو پڑا۔

ایک اور صاحب نے لکھا کہ میں نے رمضان المبارک میں برکت کی تھیلی والا عمل کیا میرے تو وارے نیارے ہو گئے' میری کمیٹیاں نہیں نکلتی تھیں اب کمیٹی نکلنا شروع ہو گئی' میرے گھر میں برکت نہیں تھی اب برکت ہو گئی' میری دو دکانیں تھیں ایک دکان بند ہو گئی تھی ایک میں مال کم تھا اسے بھی بند کرنے کا پروگرام تھا' دونوں **(باقی صفحہ نمبر 46 پر)**

نفسیاتی گھریلو الجھنیں اور آزمودہ یقینی علاج

والدین جس خوشی سے اپنی اولاد کی شادی کرتے ہیں بعد میں بھی اسی خوشی کا اظہار کرنا چاہیے جبکہ مایوسی' بدمزگی پیدا کرنے کا سبب ہوتی ہے۔ شادی سادگی سے کرنی اچھی ہے اس طرح قرض نہیں ہوتا جبکہ قرض کی رقم سے حاصل ہونے والی خوشی وقتی ہوتی ہے

بے حسی برداشت نہیں ہوتی

ایک ماہ قبل ہم نے اپنے بیٹے کی شادی کی ہے۔ وہ کسی طرف توجہ ہی نہیں دیتا۔ ماں باپ کو تو بالکل نظرانداز کردیا ہے۔ بس یہ چاہتا ہے کہ سب مل کر اس کا خیال رکھیں' اس سے گھر کے اخراجات کی بات نہ کی جائے نہ ہی یہ بتایا جائے کہ اس کی شادی پر ہم نے کتنا قرض لیا ہے۔ وہ ہر طرف سے لاتعلق ہو کر صرف خوش رہنا چاہتا ہے۔ مجھ سے یہ بے حسی برداشت نہیں ہوتی۔ میری بیوی بھی ہر وقت مایوس رہتی ہے۔ **(لطیف علی' کراچی)**

مشورہ: والدین جس خوشی سے اپنی اولاد کی شادی کرتے ہیں بعد میں بھی اسی خوشی کا اظہار کرنا چاہیے جبکہ مایوسی' بدمزگی پیدا کرنے کا سبب ہوتی ہے۔ شادی سادگی سے کرنی اچھی ہے اس طرح قرض نہیں ہوتا جبکہ قرض کی رقم سے حاصل ہونے والی خوشی وقتی ہوتی ہے۔ بہرحال اس وقت بیٹے اور بہو کو خوش رہنے دیں بلکہ آپ بھی ان کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔ اس طرح آپ لوگوں کے درمیان بڑھنے والے فاصلے کم ہوں گے تب بیٹے کو اخراجات اور قرض کی ادائیگی کے حوالے سے سمجھایا جاسکتا ہے۔

ماں کی خدمت' باپ کی خودغرضی

آج سے 18 سال قبل میرے شوہر سعودیہ گئے۔ چند ماہ تک ان سے رابطہ رہا' اس کے بعد وہ کہیں گم ہوگئے۔ پھر جو مجھ پر گزری وہ میں بیان نہیں کرسکتی۔ میں نے خود ملازمت کر کے بیٹے اور بیٹی کی پرورش کی۔ آج یہ دونوں بچے اپنے باپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ اس باپ سے جس نے ان کی ماں کو دھوکا دے کر غائب ہو کر دوسری شادی رچالی۔ اب وہ واپس پاکستان آگئے ہیں میں ان کی شکل تک دیکھنا نہیں چاہتی۔ **(عروسہ' راولپنڈی)**

مشورہ: یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ آپ کے جذبات جو اپنے شوہر کیلئے ہیں اور بچوں کے جذبات جو باپ کیلئے ہیں دونوں میں فرق ہے۔ وہ ملنا چاہتے ہیں تو انہیں نہ روکیں۔ ان کے سامنے آپ کی خدمات بھی ہیں اور باپ کی خودغرضی بھی۔ یہ بات وقت کے ساتھ ان کی سمجھ میں آجائے گی جبکہ پابندیاں لگانے سے وہ الجھ جائیں گے۔

رویہ بگڑ گیا ہے

میری بیٹی اپنے شوہر کے ساتھ کینیڈا میں رہتی ہے پتہ نہیں اسے کیا ہوا ایک مرتبہ اس نے خود کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی اور اس کے بعد بچوں کے ساتھ مار پیٹ کی۔ میں یقین نہ کرتی لیکن میری سگی بہن بھی وہیں ہے اس نے مجھے رو رو کر بتایا۔ اس کے بعد اس کے شوہر نے اس پر گھر سے باہر اکیلی یا بچوں کے ساتھ جانے پر پابندی لگادی۔ اب بیٹی مجھ سے فون پر کہتی ہے کہ میں داماد سے کہوں وہ پابندی ہٹائے۔ مجھے بھی یہ بات ظلم لگتی ہے اور میرا دل چاہتا ہے کہ میں ضرور بات کروں کہ میری بیٹی اکیلی نہیں۔ **(عروج' اسلام آباد)**

مشورہ: یہ ٹھیک ہے کہ آپ کی بیٹی اکیلی نہیں لیکن اس حقیقت کو بھی قبول کرنے کی ضرورت ہے کہ آپ اس سے دور ہیں اب اگر اس کا رویہ بگڑ گیا ہے یا وہ خود کو نقصان پہنچانے کی بھی پروا نہیں کررہی تو اس پر پابندیاں لگانی' اس کے اور بچوں کے حق میں بہتر ہے۔

مسئلہ کا حل طلاق نہیں

میری بہن جوانی میں بیوہ ہوگئیں وہ اپنے دو بچوں کے ساتھ ہمارے گھر میں ہیں۔ والدہ ان کا بہت خیال رکھتی ہیں۔ میری بیوی کو یہ بات برداشت نہیں ہوتی۔ وہ ان سے بدتمیزی کرتی ہے۔ میں نے اسے ایک طلاق دیدی ہے وہ اب بھی نہیں سدھری۔ اس کے گھر والے اس کی ہی حمایت کرتے ہیں حالانکہ وہ اپنے گھر میں بھی سب سے لڑتی تھی۔ **(محمد مدثر' لاہور)**

مشورہ: لڑائی جھگڑے' غصہ' بدتمیزی اور بدسلوکی کو روکنے کا یہ طریقہ نہیں کہ آپ طلاق دیدیں۔ ازدواجی زندگی کے درمیان یہ لفظ نہ ہی آئے تو اچھا ہے۔ بیوی کا رویہ بہتر کرنے کیلئے اسے سمجھانا چاہیے۔ مشکلات برقرار ہیں تو گھر کے کسی گوشے میں اس طرح رہنے کی سہولت دیں کہ وہ وہاں خود کو زیادہ پرسکون محسوس کرسکے۔ والدہ اور بہن کو بھی سمجھائیں کہ محبت سے رہیں' خاص طور پر وہ جس طرح بیٹی کا خیال رکھتی ہیں اسی طرح بہو سے بھی پیار و محبت سے پیش آئیں۔

یہ لوگ مجھے سمجھتے کیا ہیں؟

کوئی میرا دل توڑے' یہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔ میں ہر ایک سے محبت سے پیش آتی ہوں' سب کو تحفے دیتی ہوں اگر کوئی مذاق بنادے تو بگڑ جاتی ہوں۔ پھر کوئی ہنستا ہے تو شدید غصہ آجاتا ہے۔ آخر یہ لوگ مجھے سمجھتے کیا ہیں؟ **(افشین' لاہور)**

مشورہ: اگر آپ سب سے خلوص سے پیش آئیں گی تو مسئلہ نہ ہوگا لیکن غیرضروری التفات کریں گی تو مایوسی ہوگی۔ اس کے علاوہ آپ اگر لوگوں کو تحائف محض اس لیے دیں گی کہ وہ آپ کی قدر کریں تو مایوسی ہی ہوگی کیونکہ ہر شخص تو آپ کے تحائف کا مستحق نہ ہوگا اس لیے وہ مذاق بھی بنائے گا۔ لہٰذا فضول خرچی کو روکیں اس کے ساتھ درگزر کا رویہ بھی اپنانا ضروری ہے تاکہ غصے میں توانائی ضائع نہ ہو۔

انسان انسان ہے مشین نہیں

میں سکول میں پڑھاتا ہوں۔ وہاں سے آنے کے بعد والد کی دکان پر چلا جاتا ہوں اور رات گئے تک ان کے ساتھ مصروف رہ کر واپس لوٹتا ہوں تو ذہن بے حد تھکا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے باوجود نیند نہیں آتی۔ کافی دیر تک جاگنے کے بعد آنکھ لگ جاتی ہے اور صبح سکول پہنچنے میں دشواری ہوتی ہے۔ پرنسپل کو مجھ سے شکایتیں رہنے لگی ہیں کہ تم کام میں سنجیدہ نہیں ہو۔ ادھر والد بھی گھر آکر کہتے ہیں کہ اس کا ذہن کاروبار میں نہیں چلتا۔ میں ان لوگوں کی خواہش پر مشین تو بن گیا ہوں' اب اور کیا کروں؟ **(عاطف علی' حیدرآباد)**

مشورہ: انسان کو انسان رہنا چاہیے' مشین نہیں۔ صبح سے لے کر رات تک کی مصروفیت میں کچھ آرام کا وقت نکالنا ضروری ہے۔ ذمہ داری اور تحمل مزاجی سے اسی وقت کام کیا جاسکتا ہے جب ذہن پر کسی قسم کا بوجھ نہ ہو۔ سکول سے آنے کے بعد آرام کیا جاسکتا ہے یا پھر والد کیساتھ کام میں شامل رہیں۔ ایک جانب مکمل توجہ رہے گی تو کارکردگی سے اچھے نتائج حاصل ہونگے۔

مشکلات کا آسان اور فوری حل

محمد عبدالرحمٰن، ملتان

حضرت مولانا شاہ نعیم الدین صاحب اخبارالاصغیاء میں لکھتے ہیں اگر کوئی سنگدل جماعت آپ پر اقتدار حاصل کر لے اور آپ کی زندگی عذاب بن جائے اور آپ اپنی عزت وآبرو کے لیے خطرہ محسوس کریں تو بعد نماز تہجد ہر روز گیارہ بار یہ آیات پڑھیں۔

عمل تسخیر

حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب ’انوارالسالکین‘‘ میں لکھتے ہیں ہزاروں آدمی عمل حب کی تلاش میں پریشان رہتے ہیں لیکن ان کو صحیح عمل دستیاب نہیں ہوتا مجھے اپنے شیخ محترم سے حب کا یہ عمل حاصل ہوا ہے اگر صحیح اور جائز مقصد کیلئے اس عمل کو پڑھا جائے تو بلاشبہ یہ بیش قدر نعمت ہے۔ عمل یہ ہے۔

یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا وَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْبِکِ اِنَّکِ کُنْتِ مِنَ الْخَاطِئِیْنَ o وَقَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ امْرَاَةُ الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ط اِنَّا لَنَرٰهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ. (یوسف۔ آیت نمبر 30,29) ان آیات کو ایک سو بار شیرینی پر دم کر کے مطلوب کو کھلا دی جائے تو وہ بے حد متاثر ہوگا۔

ظالم بھی سراپا رحمت بن سکتے ہیں

حضرت مولانا شاہ نعیم الدین صاحب اخبارالاصغیاء میں لکھتے ہیں اگر کوئی سنگدل جماعت آپ پر اقتدار حاصل کر لے اور آپ کی زندگی عذاب بن جائے اور آپ اپنی عزت وآبرو کے لیے خطرہ محسوس کریں تو بعد نماز تہجد ہر روز گیارہ بار یہ آیات پڑھیں۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (توبہ آیت نمبر 111) میں یقین کرتا ہوں کہ چندروز میں آپ کی مظلومیت اور بیکسی دور ہو جائے گی اور جو جماعت آپ کیلئے سراپا قہر ہے وہ سراپا رحم بن جائے گی۔ میں نے اپنے شیخ طریقت سے یہ بھی سنا ہے کہ اگر ان آیات کو بروز دوشنبہ ایک صاف کاغذ پر زعفران سے لکھ کر مال تجارت میں رکھ دیا جائے تو اس مال تجارت میں عظیم برکت ہوگی۔

مشکلات کا آسان علاج

حضرت مولانا شاہ احمد علی صاحب نے ایک مجلس میں بیان فرمایا کہ کلام الٰہی کی آغوش میں گرانقدر جواہر ریزے ہیں اور تیر بہدف اعمال ہیں اگر کوئی شخص کسی مصیبت یا پریشانی میں پڑ گیا ہے اور کسی طرح وہ مصیبت دور ہی نہیں ہوتی تو یہ عمل پڑھا جائے۔ نماز فجر پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہیے۔ یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو جائے پھر آپ دو رکعت نفل پڑھیے اس کے بعد سورۂ توبہ کی آخری دو آیتیں گیارہ بار پڑھیے۔

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ o فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ.

پھر سربسجدہ ہو کر حق تعالیٰ سے امن وعافیت طلب کیجئے میں یقین کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ چندروز میں آپ کی مصیبت دور ہو جائیگی اور دل کو اطمینان حاصل ہوگا۔

آسودہ حالی کس طرح حاصل ہو سکتی ہے؟

حضرت مولانا شاہ امانت اللہ صاحب نے ضیاء القلوب میں لکھا ہے جب مالی مشکلات کے بادل چھا جاتے ہیں تو میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ دردر کی ٹھوکریں کھاتے ہیں۔ کمزور اور فانی سہارے تلاش کرتے ہیں۔ ان کی صبح اور شام اداس ہوتی ہے۔ میں ایسے پریشان حال لوگوں کیلئے ایک مجرب عمل رکھتا ہوں۔ اس عمل کی جو تاثیر ہے وہ آپ کے سامنے آجائے گی۔

نماز فجر جماعت سے پڑھیے۔ پھر سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اطمینان سے پڑھتے رہیے یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو جائے پھر دو رکعت نماز پڑھیے اور اس کے بعد چوتھے پارہ کے گیارہویں رکوع کی یہ آیات اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے لے کر وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ تک تین بار پڑھیے۔ امید ہے انشاء اللہ چندروز میں آپ کی مالی مشکلات بالکل ختم ہو جائیں گی اور آپ آسودہ حال ہو جائیں گے۔

دشمن سے نجات کا مجرب وظیفہ

اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بعد نماز عشاء 313 مرتبہ پڑھیں۔ یَانَجِیْعُ دشمن کا تصور کر کے پڑھیں۔

مرکزِ روحانیت وامن میں اسم اعظم کی روحانی محفل اور دعا

ہر جمعرات مغرب سے عشاء حضرت حکیم صاحب کا درس ’مسنون اذکار‘ مراقبہ‘ بیعت اور خصوصی دعا ہوتی ہے۔ بے شمار لوگوں کی مشکلات‘ گھریلو الجھنیں اور مسائل محفل میں شرکت کی برکت سے حل ہو رہے ہیں۔ دوسرے شہروں والے احباب شمولیت کیلئے اور دعا کیلئے خط لکھ سکتے ہیں جگہ کی کمی کے باعث سب کے نام آنا ضروری نہیں۔ لیکن دعا سب کیلئے ہوتی ہے۔

عظمہ نور‘ مس شاہین‘ اخلاق‘ فہیم حیات‘ سرحد۔ منیر‘ زاہدہ اکبر خان‘ شازیہ شہزاد‘ محمد عبدالرحمٰن صدیقی‘ مس کلیم‘ فیصل جمشید احمد‘ عمران‘ عشرت ملک‘ محمد رضوان‘ محمد یوسف‘ احمد غلام سکینہ‘ محمد فاروق‘ صوفیہ نورین‘ مس شفیق‘ مس حمیرا جمیل‘ نیاز محمود‘ صوفیہ‘ مس شبیر‘ خالدہ منیر‘ عبیدہ خان‘ مامون جاوید‘ نجم طاہر‘ جمیل‘ توقیر رفعت‘ طاہرہ‘ فاطمہ جمیل‘ نائلہ عارف‘ فاروق‘ عرفان عامر‘ فوزیہ نصیر‘ لبنہ انجم‘ محمد اعظم‘ محمد آصف‘ مس سائرہ‘ منصور امتیاز ولی‘ ثمرین عقیل‘ سعدیہ انور‘ فرحت بی بی‘ مس سعدیہ‘ عاصمہ‘ لاہور۔ محمد نعیم‘ سلمان‘ عبدالقادر‘ نسیم اکرم‘ حسین‘ جمیل‘ نسیم‘ تانیہ‘ عبدالحمید‘ محمد سلیم‘ ذیشان زاہد‘ غزالہ عبدالرحیم‘ فوزیہ ناصر‘ وسیع الرحمٰن‘ اکبر علی‘ ثمینہ‘ عنایت بی بی‘ ناظم‘ محمد زبیر‘ رقیہ اسلم‘ شہناز ارشاد‘ محمد عدیل‘ طاہر محمود‘ ظفر تنویر‘ امجد فرید‘ صفران مبارک‘ محمد اکبر‘ رجب علی‘ ناصرہ‘ بسمہ حنیف‘ نذیر اقبال‘ عائشہ‘ شوکت حمید‘ مس شوکت رخشندہ‘ خالد محمود‘ ثمینہ نعیم‘ شیر امجد‘ جمیلہ اقبال‘ مہناز بی بی‘ رخسانہ‘ خواجہ خرم‘ نسرین‘ مس شگفتہ ریاض‘ لاہور۔ زاہد‘ شاہدہ‘ ریاض احمد‘ محمد رضا‘ بشرا‘ ملک سجاد‘ عارف حسین‘ ثمینہ‘ راحیلہ لیاقت‘ جاوید احمد‘ محمد اویس ہمراہ اہلیہ‘ نجم شاہ‘ سید طارق محمود‘ قاسم وحید‘ عظمت‘ خالد ثمر‘ سلیم حسین‘ زاہدہ‘ رفعت‘ فریدہ نادیہ‘ شازیہ اصغر‘ خرم‘ افشاں‘ طلعت سلیم‘ بشارت محمود‘ شمشاد سرور‘ فرخ‘ بی بی زینب‘ فاروق اعظم‘ عبدالرحمٰن‘ مہرالنساء‘ فرحان علی‘ ساجدہ صابر‘ محمد حسین‘ مس ریحان‘ روبینہ بی بی‘ نعیم خان انجم‘ شہزادہ تنویر‘ محمد عمران‘ محمد اویس بٹ‘ ناصر محمود‘ رشید‘ عائشہ عاصم‘ اخلاق محمود‘ راحت کلثوم‘ عالیہ‘ عدیل خالد‘ شمائلہ‘ لاہور۔ سعدیہ بتول‘ فرانہ‘ ذیشان‘ سید محمد احمد رضوی‘ لاہور۔ نور‘ نسیم حیدر‘ ماجد حیدر‘ مسعود انور‘ ناصر احمد‘ ایمان نعیم‘ اقبال خان‘ نعیم حیدر‘ فیصل‘ بشرا‘ شمیم‘ سعدیہ فیاض‘ سید ذاکر حسین‘ مہوش رحمان‘ وقاص‘ شمسہ خان‘ سمیرا اسلم‘ نجمہ صلاح الدین‘ محمد فیصل‘ سید نسیم عباس‘ محمد افضال‘ طیبہ‘ وسیم‘ محمد عمران‘ یاسر حیات‘ رابعہ نوشین‘ شہناز اختر۔

روزانہ کا کام بڑا انعام

سلیمان آصف' لاہور

ننھی! بس اب دانے جمع کرنا بند کردو'' ایک دن خالہ جان نے ننھی سے کہا'' خالہ جان! میں کچھ دانے اور جمع کرنا چاہتی ہوں،'' ننھی نے جواب دیا۔ اصل میں ننھی چاہتی تھی کہ خالہ جان بڑے بڑے دانے اس کے گھر جمع کرتی رہیں۔

کسی جنگل میں ایک ننھی چیونٹی اپنی بوڑھی ماں کے ساتھ رہتی تھی۔ ننھی چیونٹی کی ماں جب تک صحت مند تھی اپنے اور ننھی چیونٹی کیلئے مزے دار دانے لاتی لیکن جب اس کی ماں بیمار اور بوڑھی ہوگئی تو دانہ لانے کی ذمہ داری ننھی چیونٹی پر آپڑی۔

اس کی ماں نے اسے سمجھایا تھا کہ برسات سے پہلے پہلے بہت سا دانہ جمع کرنا ضروری ہے تاکہ سردیوں میں آرام رہے اور خوراک بھی آسانی سے ملتی رہے۔ ننھی نے پہلے دن بہت محنت کی اور بہت دور سے چند دانے گھر تک لے جاسکی۔ پھر اور دانے لانے سے انکار کردیا۔

اس کی ماں نے فکرمند لہجے میں کہا:

''ننھی! صرف ان چند دانوں سے تو کچھ نہ ہوگا۔ آخر ہم سردیوں میں اپنا پیٹ کیسے بھریں گے۔ اس وقت خوراک بالکل غائب ہوگی۔''

ننھی نے کہا'' یہ بہت مشکل کام ہے' میں تو صرف چند دانے لاسکتی ہوں۔ اس سے زیادہ نہیں،'' یہ کہہ کر ننھی سوگئی۔

اگلے دن وہ پھر دانوں کی تلاش میں نکل پڑی۔ اس نے سوچا کہ میں اب بڑے بڑے دانے اپنے گھر میں جمع کروں گی۔ اسے ایک درخت کے قریب بہت سی چیونٹیاں جاتی نظر آئیں۔ جب وہ درخت کے قریب پہنچی تو وہاں روٹی کے بے شمار ٹکڑے پڑے تھے۔

اس نے دیکھا کہ جو چیونٹیاں چھوٹی ہیں وہ بڑی تیزی سے چھوٹے چھوٹے دانے منہ میں اٹھائے لے جارہی ہیں جبکہ بڑے چیونٹے بڑے بڑے دانے منہ میں دبائے جارہے تھے۔ اس نے ایک بڑا سا دانہ منہ میں پکڑا اور چل پڑی لیکن ابھی چند قدم چلی تھی کہ تھک گئی۔

اس دوران ایک بوڑھی چیونٹی کی نظر ننھی پر پڑی اس نے کہا: ''بھئی ننھی کیا بات ہے؟'' اس نے سارا قصہ سنایا۔ بڑی خالہ ہنس پڑیں۔ بڑی خالہ ننھی چیونٹی کو ایک درخت کے قریب لے گئی جہاں ٹھنڈی چھاؤں تھی۔

بڑی خالہ نے چھوٹی چیونٹیوں کی طرف اشارہ کیا'' تم بھی ان کی طرح پھرتی سے کام کرو اور چھوٹے دانے گھر لے جاؤ بڑے دانے تم نہیں لے جاسکتیں۔''

اچھا دیکھو ننھی! تم چھوٹے دانے میرے گھر پہنچاؤ اور میں بڑے بڑے دانے تمہارے گھر لے کر چلتی ہوں' لیکن ایک شرط ہے۔''

''خالہ! مجھے ہر شرط منظور ہے'' ننھی خوش ہوکر بولی۔

''تم ہر روز تین گھنٹے کام کروگی'' خالہ جان نے شرط بتائی تو ننھی نے فوراً کہا اسے یہ شرط منظور ہے۔

دن گزرتے گئے چیونٹی پابندی سے روزانہ چھوٹے چھوٹے دانے خالہ جان کے گھر جمع کرتی اور خالہ جان بڑے بڑے دانے ننھی کے گھر لے جاتے۔

ننھی کی ماں خالہ جان سے بہت خوش تھیں کہ خوراک جمع کرنے میں مدد کررہے ہیں جب ننھی ذرا آرام کرتی تو خالہ جان فوراً اسے اٹھنے اور پابندی کرنے کی تاکید کرتیں۔

''ننھی! بس اب دانے جمع کرنا بند کردو'' ایک دن خالہ جان نے ننھی سے کہا'' خالہ جان! میں کچھ دانے اور جمع کرنا چاہتی ہوں،'' ننھی نے جواب دیا۔ اصل میں ننھی چاہتی تھی کہ خالہ جان بڑے بڑے دانے اس کے گھر جمع کرتی رہیں۔ بس ننھی! خوراک بہت زیادہ جمع ہوگئی ہے۔ اتنی کافی ہے۔'' خالہ جان نے ننھی کو سمجھایا تو اس نے بات مان لی۔ پھر ننھی اور خالہ جان اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوگئے۔

دن گزرتے رہے۔ ننھی کے ہاں بہت سی خوراک جمع تھی۔ خوراک کے بڑے بڑے دانے دیکھ کر ننھی خالہ جان کی شکر گزار تھی۔ ایک دن جب سردیاں زوروں پر تھیں۔ سب جانور اپنے اپنے گھروں میں آرام کررہے تھے کہ اچانک ننھی کے گھر کے دروازے پر دستک ہوئی۔

ننھی نے دروازہ کھولا تو خوشی سے اس کی چیخ نکل گئی۔ مہربان خالہ جان سامنے کھڑی تھیں۔

ننھی نے جلدی سے انہیں اندر بلالیا اور ان کی خوب خاطر کی۔ اس کی ماں بھی خالہ جان کی بہت شکر گزار تھیں۔

''خالہ جان! آپ کی بہت بہت مہربانی!'' ننھی نے خالہ جان سے کہا۔'' کیوں ننھی! کس بات کی مہربانی؟'' خالہ جان حیرت سے بولیں۔

''خالہ جان! آپ نے یہ اتنی ساری خوراک جو ہمیں دی۔'' ننھی نے خوراک کے بڑے ڈھیر کی طرف اشارہ کیا۔

اچھا! خالہ جان نے قہقہہ لگا کر کہا لیکن تم نے وہ خوراک تو دیکھی ہی نہیں جو میں نے گودام میں جمع کی ہے' جو تم لائی تھیں۔''

خالہ جان! وہ تو چھوٹے چھوٹے دانے تھے۔ ان کے مقابلے میں ان بڑے دانوں کا کیا مقام ہے۔

خود دیکھوگی تو پتا چلے گا کہ کس کی خوراک زیادہ ہے۔ وہ جو تم نے جمع کی تھی یا یہ بڑے بڑے دانے جو میں نے تمہارے گھر میں جمع کیے ہیں۔ خالہ جان نے کہا اور اس کی ماں سے اجازت لی کہ وہ ننھی کو اپنے گھر لے جارہے ہیں تاکہ اسے خوراک دکھاسکیں۔ اس کی ماں نے اجازت دیدی اور خالہ جان ننھی کو لے کر اپنے گھر روانہ ہوگئیں۔

ارے خالہ جان! ننھی کے منہ سے حیرت کے مارے چیخ نکل گئی۔ کیوں ننھی! دیکھا تم نے کتنی خوراک جمع کی ہے۔ اب بتاؤ وہ خوراک زیادہ تھی یا یہ چھوٹے چھوٹے دانے! خالہ جان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ خالہ جان! میں ماننے کو تیار نہیں ہوں میں اتنی ساری خوراک جمع نہیں کرسکتی۔ اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔

دیکھو ننھی! خالہ جان نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا یہ سب خوراک تم نے جمع کی تھی۔ یہ اس لیے بہت زیادہ ہے کہ تم نے ایک مہینے میں ہر روز بہت محنت اور ایمانداری سے کام کیا ہے۔ تم نے کام کے دوران ایک لمحہ بھی آرام نہیں کیا۔ یہ اسی کا کمال ہے۔ یاد رکھو! محنت اور کام کو باقاعدگی سے کرنے میں ہی کامیابی ہے۔ اتنی بڑی کامیابی کہ تم حیران ہوجاؤ گی۔ اتنی حیران جتنی کہ تم اب ہورہی ہو۔

پھر خالہ جان نے ننھی کو اس ڈھیر میں سے کچھ خوراک اور دیدی۔ وہی ننھے اور چھوٹے چھوٹے دانوں پر مشتمل خوراک۔ ننھی نے خالہ سے کہا۔'' اللہ آپ کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے''۔

وہ نامعلوم بزرگ تھے یا جن؟؟؟

ایم اے قریشی ملتان

کہنے لگا اقبال صاحب ایک کتے کیساتھ کھانا کھا رہے ہو' اس کے ان الفاظ پر اقبال صاحب کو طیش آ گیا اور گالیاں دینے لگ گئے اور کہنے لگے کہ غور سے دیکھو یہ تمہیں کتا نظر آتا ہے۔ بقول اس شخص کے کہ جب میں نے دیکھا تو وہ کتا نہیں تھا بلکہ ایک سفید ڈاڑھی والا بزرگ تھا

جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ ملتان شریف ''مدینۃ الاولیاء'' کے نام سے مشہور ہے۔ بقول بزرگان دین ملتان میں سوا لاکھ اولیاء کرام ظاہر ہیں اور سوا لاکھ باطن ہیں اور واقعی اہل علم بڑے ادب و آداب سے ملتان کا تذکرہ کرتے ہیں یہاں پر بہت بڑی بڑی بزرگ ہستیاں قیام پذیر ہیں اور ان کے مزارات ہیں کوئی پتا نہیں کب اور کہاں کوئی بزرگ مل جائے' غوث' قطب' ابدال مختلف روپ دھار کر پھرتے رہتے ہیں۔ ان سے متعلق بہت سے واقعات ہیں جو کہ بالکل سو فیصد سچ ہیں اور وہ ایسی ایسی کرامات دکھا دیتے ہیں جن سے عقل حیران رہ جاتی ہے۔

ایسا ہی ایک واقعہ آج قلمبند کر رہا ہوں۔ تقریباً آٹھ سے دس سال قبل ''اقبال'' نامی شخص اکثر گلی کوچوں میں کتوں کے ہمراہ ہوتا تھا' ہر وقت دو تین کتوں کو لیکر گھومتا تھا کسی کو کندھوں پر بٹھایا ہوتا تھا کسی کو گود میں اور اکثر ان کیساتھ ایک ہی برتن میں کھانا وغیرہ کھا لیتا تھا۔ کئی لوگوں کی اس کے بارے میں مختلف رائے تھی۔ کوئی کہتا کہ چلہ کیا تھا الٹ ہو گیا' کوئی کہتا پاگل ہو گیا ہے' اس کے اپنے گھر والوں نے بھی بہت علاج کروایا مگر آرام نہ آیا اور آخر انہوں نے اس کو اس کے حال پر ہی چھوڑ دیا۔ ایک دن وہ ''اقبال'' فٹ پاتھ پر بیٹھا ایک کتے کیساتھ کھانا کھا رہا تھا کہ ایک شخص جو کہ اس کو جانتا تھا کہنے لگا اقبال صاحب کتے کیساتھ کھانا کھا رہے ہو' اس کے ان الفاظ پر اقبال صاحب کو طیش آ گیا اور گالیاں دینے لگ گئے اور کہنے لگے کہ غور سے دیکھو یہ تمہیں کتا نظر آتا ہے۔ بقول اس شخص کے کہ جب میں نے دیکھا تو وہ کتا نہیں تھا بلکہ ایک سفید ڈاڑھی والا بزرگ تھا جو کہ اقبال کیساتھ کھانا کھا رہا تھا۔ اس دن کے بعد کسی نے بھی اسکا مذاق نہیں اڑایا۔ اب تقریباً ایک سال سے وہ بالکل ٹھیک ہے' باقاعدہ صبح کام پر جاتا ہے۔ اب ہم نے اس کا نام علامہ رکھ دیا ہے۔ کسی بھی مسئلہ کا جواب ہو قرآن سے دیتا ہے بلکہ سورۃ کا نام آیت نمبر کا حوالہ بھی دیتا ہے اور ترجمہ اردو اور انگلش میں کرتا ہے جس سے ہم سب حیران ہیں کہ یہ علم کب اور کیسے اسے ملا اور بہت ہی اچھا خطیب ہے بلکہ بہت معلوماتی تقاریر کرتا ہے اور بالکل دائرہ اخلاق میں اور ایک عالم سے بھی زیادہ آسان الفاظ میں سمجھاتا ہے۔

ہر سوموار مراقبہ میں ذکر اللہ میں شرکت کرتا ہے۔ اکثر میرے پاس دکان پر بھی آتا رہتا ہے بلکہ پچھلے سوموار تو اس نے اور میں نے اکٹھے ایک ہی برتن میں کھانا کھایا تھا۔ وہ میرے پیرومرشد کا بہت عقیدت مند ہے۔ بہر حال یہ ایک علیحدہ موضوع ہے کہ اسے کیا فیض ملا اور وہ کیوں پیرومرشد کا احترام اور محبت کرتا ہے۔

مگر اصل حیران اور پریشان کن یہ بات ہے کہ ایک وہ وقت تھا بلکہ ایک پاگل اور مجذوبی حالات سے دوچار تھا مگر ایک وقت یہ ہے کہ اتنی دین کی معلومات ہیں کہ کیا کوئی عالم دیگا۔ آخر یہ سب کچھ ہے اور کیسے ہوا ہم سب کی عقل حیران ہے مگر بقول شاعر یہ شعر صدق آتا ہے کہ

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

رزق کی تنگی دور کرنے کیلئے

گھر میں رزق کی تنگی دور کرنے کیلئے تمام بہن بھائی ان باتوں پر عمل کریں۔ انشاء اللہ گھر میں رزق کی برکت ہوگی۔ دنیا میں بھی سکون ملے گا اور قبر اور آخرت بھی بنے گی۔

☆ جھوٹ کبھی نہ بولیں' ہمیشہ سچ بولیں کیونکہ جھوٹ رزق کو کھا جاتا ہے۔ ☆ نماز کی پابندی کریں اور ہمیشہ حلال رزق استعمال کریں۔ ☆ ہر نماز کے بعد تسبیحات فاطمہؓ ایک دفعہ آیۃ الکرسی اور ایک دفعہ سورۃ الم نشرح پڑھیں۔ ☆ رات سونے سے پہلے سورۂ یٰسین اور سورۂ واقعہ پڑھیں۔ ☆ جب بھی گھر واپس آئیں تو داخل ہونے سے پہلے آیۃ الکرسی پڑھ لیا کریں۔ ☆ گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو فوراً سلام کریں اور ایک دفعہ کوئی سا بھی درود شریف اور ایک دفعہ سورۂ اخلاص پڑھ لیا کریں۔ ☆ حسب توفیق ہر ماہ صدقہ کر دیا کریں مگر حلال رزق سے اللہ پاک حرام کھانے والوں کی نماز' روزہ اور کوئی بھی نیک عمل قبول نہیں کرتا۔

☆ زکوٰۃ پابندی سے ادا کیا کریں۔ صدقات اور زکوٰۃ سے رزق بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا۔ (بندہ خدا' واہ کینٹ)

مانگی روٹی ملے دس ہزار دینار

''پروردگار! میں نے تیرے سامنے روٹی کی خواہش کا اظہار کیا تھا تو نے مجھے اتنی مقدار میں دنیا دے دی

منقول ہے کہ ایک دن حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کو بھوک لگی تو انہوں نے ایک شخص کو ایک چیز دی جو ان کے پاس موجود تھی اور اس سے کہا اس کو گروی رکھ کر کھانے کا انتظام کرو جب وہ شخص وہ چیز لے کر وہاں سے نکلا تو اچانک اس کو ایک اور شخص ملا جو ایک خچر کے ساتھ چلا آ رہا تھا اس خچر پر چالیس ہزار دینار لدے ہوئے تھے اس نے اس شخص سے حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں پوچھا اور کہا کہ یہ چالیس ہزار دینار ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی میراث ہیں جو ان کے والد کے مال سے پہنچی ہے میں ان کا غلام ہوں میراث کا یہ مال میں ان کی خدمت میں لایا ہوں اس کے بعد وہ شخص حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچا اور چالیس ہزار دینار ان کے حوالے کیے۔ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر تم سچ کہتے ہو کہ تم میرے ہی غلام ہو اور یہ مال بھی میرا ہی ہے تو میں تمہیں خدا کی خوشنودی کیلئے آزاد کرتا ہوں اور یہ چالیس ہزار دینار بھی تمہیں بخشتا ہوں۔ بس تم اب میرے پاس سے چلے جاؤ۔ جب وہ شخص وہاں سے چلا گیا تو حضرت ابرہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ''پروردگار! میں نے تیرے سامنے روٹی کی خواہش کا اظہار کیا تھا تو نے مجھے اتنی مقدار میں دنیا دے دی! پس قسم ہے تیری ذات کی! اب اگر تو مجھے بھوک سے مار بھی ڈالے گا تو تجھ سے کچھ نہیں مانگوں گا۔''

ستر ہزار فرشتوں کی دعا

جو شخص تین مرتبہ بعد نماز فجر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے اور سورۂ حشر کی آخری آیتیں ایک مرتبہ پڑھے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اور مغرب کے بعد پڑھے تو صبح تک اس پڑھنے والے کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اگر اسی دن یا رات میں اس کی موت واقع ہو جائے تو اس کو قیامت کے دن شہیدوں میں شمار کیا جائے گا۔ (رواہ ترمذی)

حفاظت کا عمل

آپ ﷺ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو یہ دعا سکھائی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ۔ (بخاری) (دانش

رزق حرام سے زندگی تنگ ہوگئی

لیکن معاشرے کا اصول ہے کہ ہم کسی کے اندر کوئی عیب دیکھتے ہیں تو بجائے اپنے گریبان میں جھانکنے کے اس کے عیبوں کو لوگوں کے سامنے لاتے ہیں یہ ذرا بھر احساس نہیں ہوتا کہ اگر ہم اس کشتی کے مسافر ہوتے تو کیا بیتتی؟؟؟

(س،ف، خان، پوشیدہ)

حکیم صاحب بندہ اپنے اردگرد ہونے والے معاملات اور مشاہدات کو سوچتا رہتا ہے اور ان کے نتائج پر غور وفکر کرتا رہتا ہے۔ آج میں اپنے ایک قریبی دوست کی کہانی ان کی ہی زبانی بیان کرنا چاہتا ہے:۔

''بندہ کے والد نے پہلے واپڈا میں کچھ عرصہ نوکری کی اور اس کے بعد آرمی میں بطور سٹینو بھرتی ہوگیا وہ بھی تقریباً 10 یا 12 سال نوکری کے بعد سخت بیمار ہونے کی وجہ سے میڈیکل ریٹائرمنٹ لے لی اور بعد میں تندرست ہونے کے بعد بچوں کو ٹیوشن وغیرہ پڑھانی شروع کردی اور دو یا تین دفعہ لوگوں سے فراڈ بھی کیا اور غیر عورتوں سے بھی تعلقات بنا رکھے تھے اور خود بھی انگلش موویز دیکھتے اور ہم تینوں بھائی ابھی چھوٹے ہی تھے کہ ہمیں بھی دکھاتے جو کہ لڑائی جھگڑے کے علاوہ بے حیائی بھی ہوتی تھی اور والدہ منع کرتیں تو کہتے کہ انہیں دنیا داری کا بھی پتا ہونا چاہیے۔ اب جب کہ وہ بوڑھے ہوگئے ہیں اور عمر تقریباً 76 سال کے قریب ہے اب اللہ تعالیٰ عزوجل کی ہی عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور والدہ کی جب شادی والد صاحب سے ہوئی تھی تو والد محترم کے والدین وفات پاچکے تھے اور والد محترم کی شادی بڑی بہن نے کروائی تھی مگر والدہ ماجدہ عیسائی مذہب سے تھیں کیسے شادی ہوئی اس کا علم نہ ہے مگر جب ہم تمام بھائی اور بہن چھوٹے چھوٹے تھے نانا کے گھر جاتے تھے وہ عیسائی تھے اور اب بھی والدہ کا خاندان سوائے والدہ کے تمام عیسائی ہی ہیں اور والدہ کے خاندان کے ساتھ بہت کم تعلق ہے نہ ہی ہم ان کو ملتے ہیں اور نہ ہی وہ ہم کو ملتے ہیں والد محترم کا خاندان بھی ہم سے کم ہی ملتا ہے والدہ کی وجہ سے مرنا جینا بھی ختم کیا ہوا ہے اور نہ ہی کچھ ہمارے حالات اچھے ہیں کہ ان سے مل سکیں کیونکہ وہ لوگ ہمیں اچھا نہیں سمجھتے۔

والد محترم کی نوکری کے بعد والدہ ماجدہ نے پولیس میں بطور لیڈی کانسٹیبل نوکری کی اور بہت سا مشکوک رزق گھر میں آتا رہا خاص طور پر لاہور کی چند مشہور بزرگوں کی درگاہ سے پیسے وغیرہ امی جان بہت لایا کرتی تھیں کیونکہ ان کی ڈیوٹی درباروں پر لگتی تھی اور لیڈی ملزمان سے ملنے آنے والوں سے بھی رشوت وغیرہ لیا کرتی تھیں اور والد صاحب ان پیسوں کے ساتھ عیاشی بھی کیا کرتے تھے۔ والدہ ماجدہ کی تنخواہ اور مشکوک پیسوں سے ہمارا گزر بسر اور پرورش ہوئی ہے اور اب موجودہ حالات بدتر سے بدتر ہیں والدہ ماجدہ کو اولاد سے بھی سکون نہ ہے اور نہ ہی اولاد اس قابل ہے کہ والدین کی اچھے طریقے سے دیکھ بھال کرسکے۔ بندہ کی بھی تنخواہ اتنی نہ ہے کہ والدین کی اچھے طریقے سے دیکھ بھال کرسکے اور بچیوں کو اعلیٰ دینی اور دنیاوی تعلیم دلوا سکے بندہ سے بھی بہت سی بڑی بڑی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں شادی سے پہلے بھی اور شادی کے بعد بھی۔ ان گناہوں کی وجہ سے پریشان اور بے حال ہیں۔ ہمارے والدین کے گناہوں اور مشکوک رزق کے اثرات ہماری زندگیوں پر آگئے ہیں اور میں بہت پریشان ہوں اور ان حالات سے نکلنا چاہتا ہوں لیکن کچھ سمجھ نہیں آتی کہ کیا کروں اور کہاں جاؤں؟ میرے نصیب میں تو سکون نہیں ہے لیکن کاش میری آنے والی نسل سکون اور اطمینان سے رہ سکے۔۔ میرے لیے دعا کریں۔''

عیب نکالنے کا عبرت انگیز واقعہ

(بنت مشتاق احمد، کنڈیارو)

کسی نے سچ کہا ہے پہلے تولو پھر بولو اللہ تعالیٰ کے راز اللہ ہی جانتا ہے۔ مجھے اپنی جاننے والی نے ایک واقعہ بیان کیا جو سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے میرے دل پر اتنا اثر ہوا سوچنے لگی کاش ہر ایک دوسرے کا دل دکھانے سے پہلے یہ سوچے کہ انسان کا دل دکھانا کعبہ کی بے حرمتی سے بڑھا ہوا ہے۔

لیکن معاشرے کا اصول ہے کہ ہم کسی کے اندر کوئی عیب دیکھتے ہیں تو بجائے اپنے گریبان میں جھانکنے کے اس کے عیبوں کو لوگوں کے سامنے لاتے ہیں یہ ذرا بھر احساس نہیں ہوتا کہ اگر ہم اس کشتی کے مسافر ہوتے تو کیا بیتتی؟؟؟

واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ دو عورتیں آپس میں بہنیں تھیں بڑے پیار محبت سے رہتی تھیں جب ان کے والدین نے ان کی شادی کروائی وہ اپنے گھروں کو چلی گئیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو اولاد کی نعمت سے نوازا آخر وہ وقت آیا کہ ان کی اولاد بڑی ہوئی تو ایک بہن نے دوسری بہن سے اس کی بیٹی کا رشتہ مانگا تو بہن نے محبت کی بنا پر بلاتوقف اس کی بات کو قبول کرلیا جس کے نتیجے میں ان کی اولاد کی منگنی ہوئی چونکہ جس لڑکی کی منگنی ہوئی تھی۔ وہ عینک لگاتی تھی کچھ عرصے بعد ان دونوں بہنوں کے درمیان کچھ اختلاف ہوگیا۔ بات یہاں تک پہنچی کہ جس کا بیٹا تھا اس نے اپنی بہن کو کہا کہ میں اپنے بیٹے کی شادی تمہاری بیٹی سے نہیں کرواسکتی اپنے صحیح سالم بیٹے کی شادی ایک اندھی لڑکی سے کیسے کرواسکتی ہوں۔ کہنے والی نے یہ نہیں سوچا کہ ایک ماں کے دل پر کیا گزر رہی ہوگی جب اولاد کے عیوب ماں کے سامنے تراشے جائیں اور عیب نکالنے والی بھی وہ عورت جس کے ساتھ بچپن کے دن گزارے۔ ایک ماں کی کوکھ سے جنم لیا ایک ہی گھر میں پلیں۔ بس خدا کا کرنا انسان بیچارہ نہیں جانتا اس کی تقدیر میں کیا ہے؟ وہ عورت اپنی بہن کو درد بھرے الفاظ کہہ کر گھر واپس لوٹی تو اس کو خیال آیا کہ نیچے لوہے کے پائپ رکھے ہوئے ہیں وہ چھت پر منتقل کروں اس نے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے کو کہا کہ تم میرے ساتھ کام کرو جب اس نے اپنے بیٹے سے پائپ لینا شروع کیے تو اچانک سے ایک پائپ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر لڑکے کی آنکھ میں جالگا جس کی وجہ سے اس کی آنکھ پپوٹے سمیت نکل کر زمین پر آگری۔ آپ خود اندازہ کرو اس کی ماں کے دل پر کیا قیامت آئی ہوگی اس کا دل کیسے دکھ کی وجہ سے چھلنی ہوا ہوگا۔ اولاد تو اولاد لیکن چھوٹی اولاد سے تو سب سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔ اس قیامت صغریٰ کی وجہ صرف اس کے وہ الفاظ تھے کہ میں اپنے صحیح سالم بیٹے کی شادی ایک اندھی لڑکی سے کیسے کرواسکتی ہوں۔ کسی نے کہا ہے کہ تیر کے زخم بھر جاتے ہیں لیکن زبان کے زخم نہیں بھرتے۔ اسی لیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جو شخص مجھے زبان کی حفاظت کی ضمانت دے میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' ایک صحابی رسول ﷺ روزانہ اپنی زبان کو پکڑ کر کہتے تھے اے زبان! اگر تو ٹھیک ہوگئی تو سارے کام ٹھیک ہوجائیں گے اور اگر تو خراب نکلی تو سارے کام خراب۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو زبان کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اکسیر سوکھڑا اطفال

جائفل نیم بریاں دو ماشہ، چینی دو ماشہ، سوہاگہ بریاں ایک رتی، سفوف بنالیں ایک رتی کی خوراک پانی یا دودھ سے دیں اور سرسوں کے تیل کی روزانہ مالش کریں۔ کم از کم چالیس روز تک۔ (محمد یونس قادری، ٹنڈو آدم)

قارئین کے سوال قارئین کے جواب

قارئین! زیرِ نظر سلسلہ دراصل قارئین کے سوالات کیلئے ہے اور اس کا جواب بھی قارئین ہی دیں گے۔ آزمودہ ٹوٹکہ' تجربہ' کوئی فارمولہ آپ صفحے کے ایک طرف ضرور تحریر کریں یہ جوابات ہم رسالے میں شائع کرینگے۔ کوشش کریں آپ کے جوابات 20 تاریخ سے پہلے پہنچ جائیں۔

جون کے جوابات

1۔ جس کمرے میں چھپکلیاں ہوں اس کے چاروں کونوں میں سات سات بار سورۃ الماعون پڑھیں۔ انتہائی آزمودہ اور مجرب عمل ہے۔ اگر چھپکلیوں کے علاوہ کاکروچ یا چوہے وغیرہ بھی ہوں تو بھی یہ عمل بہت کام کرتا ہے۔ یہ ہم نے بارہا آزمایا ہے اور اس کے لاجواب رزلٹ ملے ہیں۔ **(محمد نعیم شہزاد' اسلام آباد)**

2۔ محترم یعقوب صاحب میری ایک جاننے والی کو بھی یہی مسئلہ تھا جو آپ کی بیگم کو ہے۔ ہم نے بھی ہر جگہ سے علاج معالجہ کروایا لیکن کہیں سے بھی آرام نہ آیا۔ پھر ہمیں کسی بزرگ نے یہ نسخہ دیا جو ہم نے باقاعدگی سے تقریباً دو ماہ استعمال کیا۔ الحمدللہ وہ اب بالکل تندرست ہیں۔ نسخہ یہ ہے:۔ **ھوالشافی:** بکھڑا 100 گرام۔ اسگندنا گوری 100 گرام لے اکٹھا پیس کر ایک چمچہ صبح وشام گرم دودھ کے ہمراہ دو ماہ استعمال کریں۔ **(مقصود بیگم' لالیاں)**

3۔ محترمہ آپ کا مسئلہ واقعی توجہ کے لائق ہے۔ آپ قد بڑھانے کیلئے پھل اور دودھ زیادہ سے زیادہ استعمال کریں اور ساتھ ورزش بھی کیا کریں۔ گھر میں کسی پائپ کے ساتھ لٹکا کریں۔ یہ ورزش کچھ عرصہ مستقل مزاجی سے کریں۔ اور دوسرے مسائل کیلئے درج ذیل نسخہ مستقل مزاجی سے استعمال کریں۔

ھوالشافی: گوند کیکر اور تخم سرس ہموزن پیس کر 1/4 چمچہ دودھ کے ہمراہ 3 بار۔ 3 ماہ استعمال کریں۔ انشاء اللہ آپ کے تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔ **(عبدالعزیز' حیدرآباد)**

4۔ محترم بھائی کامران صاحب آپ نے اپنے سوال میں یہ کہا کہ آپ کے کسی کے ساتھ تعلقات نہیں ہیں جس کی وجہ سے آپ کا کیس بہت کمزور ہے۔ لیکن اگر آپ اللہ کے ساتھ اپنے تعلقات مضبوط بنائیں تو اس سے زیادہ طاقتور ہستی اور کوئی نہیں۔ آپ سورۃ الفیل روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں پڑھیں۔ انشاء اللہ آپ کے سب مسائل حل ہو جائیں گے اور آپ کو انصاف مل جائے گا۔ **(محترمہ فوزیہ' لالہ موسیٰ)**

جولائی کے سوالات

1۔ السلام علیکم قارئین! میں اپنا مسئلہ لیکر حاضر ہوئی ہوں۔ میں جسمانی طور پر انتہائی تکلیف میں ہوں۔ تقریباً 10 سال سے مجھے مہروں کا مسئلہ تھا۔ درد کے بہت ٹیکے لگوائے اور گولیاں کھائیں۔ اب یہ حال ہے کہ جسم بہت پھول چکا ہے' ہاتھ پاؤں اور بازو بہت پتلے' جسم اتنا پھول چکا کہ انگلی سے دباؤ تو گھڑا پڑ جاتا ہے۔ سب رپورٹ کرانے پر پتہ چلا کہ پیشاب میں یورک ایسڈ کا بھی مسئلہ ہے جس کی وجہ سے ٹانگوں اور پاؤں میں بہت درد ہوتا ہے۔ کوئی ہاتھ بھی لگائے تو ایسا لگتا ہے جیسے کوئی گوشت قینچی سے کاٹ رہا ہو۔ جوڑوں سے ٹیسیں اٹھتی ہیں۔ اس مسئلے کی وجہ سے میں بہت مصیبت میں ہوں۔ زمین پر پاؤں کے بل بیٹھ بھی نہیں سکتی۔ بیٹھوں تو گر جاتی ہوں۔ خون میں کیلشیم کی بھی کمی ہے۔ ان علامات کی روشنی میں براہ کرم میرے لیے کوئی نسخہ تجویز کریں اور یورک ایسڈ کا مسئلہ بھی حل ہو جائے اور پھولا ہوا جسم جو جگہ جگہ سے باہر نکلا ہوا وہ بھی ٹھیک ہو جائے۔ اللہ آپ کو دونوں جہانوں میں اس کا اجر دے' ساری زندگی آپ کی احسان مند رہوں گی۔ **(صائمہ جبیں)**

2۔ محترم قارئین! میری عمر 45 سال ہے اور عرصہ 4 سال سے میرے مقعد کے بائیں طرف بھگندر پھوڑا نکلا ہوا ہے بہت علاج کروایا ہے لیکن افاقہ نہیں ہوا کسی بہن بھائی کے پاس اس کا کوئی طبی یا روحانی علاج ہو تو بتا کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔ **(چوہدری اللہ دتہ' ٹوبہ ٹیک سنگھ)**

3۔ محترم قارئین! میرا مسئلہ یہ ہے کہ مجھے اپنا نیچے والا ہونٹ چھیلنے کی عادت تھی' ہونٹ چھیلنے کی وجہ سے ہونٹ موٹا ہو گیا ہے اگر کسی بہن یا بھائی کے پاس میرے مسئلہ کوئی حل ہو تو بتائیں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ میں بہت پریشان ہوں۔ **(اقراء ثناء' ملتان)**

4۔ محترم قارئین! میرا مسئلہ یہ ہے کہ اگست میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ مجھے ویسے ہی بہت زیادہ پیاس اور گرمی لگتی ہے' جان نکلنے لگتی ہے۔ آدھا گھنٹہ بھی بغیر پانی کے نہیں رہ سکتا۔ بہت زیادہ پریشانی ہے کہ روزے کس طرح پورے کرونگا' اگر قارئین کے پاس کوئی ٹوٹکہ ہے تو مجھے ضرور بتائیں۔ **(محمد ممتاز)**

مناقب صحابہ رضی اللہ عنہم واہل بیت

قسط نمبر 16

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک جگہ بھیجا جب وہ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کا رسول ﷺ اور جبرائیل علیہ السلام تم سے راضی ہیں۔ **(امام طبرانی)**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھ ماہ تک حضور نبی کریم ﷺ کا یہ معمول رہا کہ جب نماز فجر کیلئے نکلتے تو حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے ہوئے فرماتے: ''اے اہل بیت! نماز قائم کرو (اور پھر یہ آیت مبارکہ پڑھتے) ''اے اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کردے اور تم کو خوب پاک وصاف کر دے'' **(ترمذی' احمد)**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ''اے محبوب! فرما دیجئے کہ میں تم سے صرف اپنی قرابت کے ساتھ محبت کا سوال کرتا ہوں۔'' تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ کے قرابت والے کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علیؓ، فاطمہؓ، اور ان کے دونوں بیٹے (حسنؓ اور حسینؓ)۔'' **(طبرانی)**

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تین خصلتیں ایسی بتائی ہیں کہ اگر میں اُن میں سے ایک کا بھی حامل ہوتا تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ آپ ﷺ نے (ایک موقع پر) فرمایا: علی رضی اللہ عنہ میرے لیے اسی طرح ہے جیسے ہارون علیہ السلام' موسیٰ علیہ السلام کیلئے تھے (وہ نبی تھے) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں اور فرمایا: آج اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو (اس موقع پر) یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: ''جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔'' **(نسائی)**

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو! بے شک اللہ میرا ولی ہے اور میں ہر مؤمن کا ولی ہوں' پس جس کا میں (ﷺ) مولا ہوں اُس کا علیؓ مولا ہے۔''

آپ کا خواب اور روشن تعبیر

آسیبی اثرات

خواب: میں نے خواب دیکھا میں اور میری چھوٹی بھابی چھت پر کپڑے دھونے گئے ہیں۔ چھت پر دو کالی سیاہ چڑیاں اڑ رہی ہیں۔ ان میں سے غالباً ایک میرے پیچھے لگ جاتی ہے تو میں کھجور کے خشک پتے سے انہیں بھگانے کی کوشش کرتی ہوں۔ ان کو اس پتے سے مارتی ہوں ایک تو بھاگ جاتی ہے مگر دوسری ہماری چھت پر پڑی لکڑیوں میں چھپ جاتی ہے۔ حقیقتاً ہماری چھت پر ایسی لکڑیوں کا کوئی وجود نہیں ہے۔ پھر وہاں ایک کالا سیاہ کوا آ کر بیٹھ جاتا ہے تو میں اس کو بھی مار کر اڑا دیتی ہوں۔ میں اور بھابی کپڑے دھو رہی ہوتی ہیں کہ میرے دوسرے نمبر والے بھائی اور ان کا بیٹا چھت پر آتے ہیں، رات کا وقت ہے اندھیرا بہت ہے سوائے ہماری چھت کے۔ ان دونوں کے ہاتھ میں ٹارچ ہوتی ہے۔ ٹارچ کی روشنی بہت تیز ہے جب وہ چاروں طرف یعنی چھت سے باہر لائٹ مارتے ہیں تو لوگوں کی چھتیں نظر آتی ہیں۔ لوگ اپنی چھتوں پر چڑھے نظر آتے ہیں۔ پھر میں دل میں سوچتی ہوں کہ ان سب لڑکوں نے مجھے دیکھ لیا بلکہ وہ مجھے دیکھ رہے تھے جب میں چڑیا کو بھگا رہی تھی اور اچھل کود کر رہی تھی میں بہت شرمندہ ہوتی ہوں۔ اس کے بعد منظر بدلتا ہے میں دیکھتی ہوں کہ بہت خوبصورت لباس ہے جو میرا بھائی اور بہن میرے لیے لائے ہیں اور کہہ رہے ہیں اس کو پہن لو اس کا رنگ اورنج ہے۔ میں قرآنی آیات پڑھتے ہوئے اسے پہن لیتی ہوں جب پہن لیتی ہوں اس پر دودھ گرا ہوا ہوتا ہے میری باجی اسے کپڑے سے صاف کرتی ہے مگر اس کا داغ نہیں جاتا تو میں اپنی باجی سے کہتی ہوں کہ دودھ تو صاف ہو گیا لیکن داغ نہیں گیا۔ اب شادی میں جانا ہے تو داغ نظر آئے گا۔ یہ کہہ کر میں شادی نما تقریب میں چلی جاتی ہوں۔

تعبیر: آپ کے خواب کے مطابق آپ کے گھر پر آسیبی اثرات ہیں۔ آپ سورۂ بقرہ اور مذکورہ سورتیں یعنی چاروں قل روزانہ ایک ایک بار پڑھ کر پانی میں دم کر کے خود بھی پی لیا کریں اور تمام گھر کے کونوں میں چھینٹے بھی ماریں۔ یہ عمل گیارہ دن تک کریں۔

دلہن

(م۔ز۔کراچی)

خواب: میں نے دیکھا کہ میں دلہن بنی ہوئی ہوں بارات وغیرہ کا کچھ پتا نہیں ہے اس کے پورے پانچ دن بعد میری ایک دوست نے بھی میری شادی دیکھی اور بارات آنے والی تھی کہ اس کی آنکھ کھل گئی۔

تعبیر: آپ کی کوئی دل کی مراد پوری ہوگی آپ پانچ وقت نماز کی پابندی کریں اور مالی صدقہ کا اہتمام کریں۔ واللہ اعلم

ذہنی حالت خراب

(سمندر خان، پشاور)

خواب: میں نے خواب دیکھا کہ میں جس لڑکی کو پسند کرتا ہوں میں اس کے گھر کے دروازے پر کھڑا ہوں۔ ایک لڑکا وہاں پر کھڑا ہوتا ہے میں اس لڑکے سے کہتا ہوں کہ جا کر (م) کو بلاؤ، لڑکا دروازے کے اندر آواز دیتا ہے لیکن یہ لڑکا (م) کا نام نہیں لیتا۔ کسی دوسری لڑکی کا نام لیتا ہے۔ دیکھتا ہوں کہ (م) دروازے سے باہر نکل آتی ہے جب میں اس کو دیکھتا ہوں یہ میرے پاس پہنچ جاتی ہے اور بہت بیمار ہوتی ہے۔ میں اس کو لے کر چلتا ہوں ہم جاتے ہیں وہاں پر بہت زیادہ پانی ہے پھر میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

تعبیر: آپ کے خواب کے مطابق آپ جس لڑکی کو پسند کرتے ہیں اس کی وجہ سے آپ کی ذہنی حالت میں خرابی کا ڈر ہے۔ بہتر ہوگا کہ آپ اس کو جائز طریقے سے اپنے نکاح میں لائیں اور شریعت کے احکام کو پورا کرنے کی کوشش کریں تو البتہ یہ تعلق مبارک ہوگا۔

مردے کی واپسی

(مسز جانباز خان، سوات)

خواب: میں نے خواب دیکھا کہ ہم لوگ ایک مردہ دفنا رہے ہیں لیکن اس کو لٹانے کے بجائے کھڑی حالت میں دفن کیا ہے اور سب کے ذہنوں میں یہ بات ہے کہ جب کچھ دن گزر جائیں گے پھر ہمیں اس مردے سے کوئی کام لینا ہے۔ پھر منظر بدلتا ہے میں نے دیکھا کہ وہ وقت آ گیا ہے جب ہمیں مردے سے کام لینا تھا یعنی اس کو بلانا تھا۔ میں اکیلی ہی اس کو بلانے کیلئے آتی ہوں میں نے قبر کی مٹی پر یعنی کہ اس کے سر کی طرف ہاتھ سے کھٹکھٹایا (کیونکہ مردہ کھڑی حالت میں دفن ہے) پھر دیکھا کہ وہ زمین سے اوپر کی طرف نکلنا شروع ہو گیا یہ منظر دیکھ کر میری خوف سے بری حالت ہو گئی اور میں نے گھر کی طرف دوڑ لگا دی جبکہ مجھے معلوم ہے کہ مردہ میرے پیچھے میری رہنمائی میں گھر تک آ رہا ہے۔ میں گھر کے اندر آتی ہوں تو چھوٹی خالہ سفید چادر، بچھائے اس کا انتظار کر رہی ہیں میں گھر کے اندر دبک کر بیٹھ جاتی ہوں۔ پھر دیکھا کہ وہ مردہ آ گیا ہے اور بڑے کمرے میں بیٹھ کر وہ لوگ بات کر رہے ہیں میں چونکہ کمرے میں تھی اس لیے میں نے مردے کی شکل نہیں دیکھی لیکن خوف بے انتہا تھا کہ مردہ گھر میں موجود ہے۔

تعبیر: آپ کا یہ خواب بہت اچھا ہے اور اس بات کا امکان ہے کہ کوئی ایسا پھنسا ہوا کام جو آپ کے خیال میں بھی نہ رہا ہو غیر متوقع طور پر انجام پا جائے گا۔

رکاوٹ

(محمد طارق، سیالکوٹ)

خواب: دیکھتا ہوں کہ ایک نوجوان عورت برقع پہنے علاقے میں کسی بچے کو پکڑنے جا رہی ہے اور میں خود کو ریتلے علاقہ میں کھڑا محسوس کرتا ہوں اچانک میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ عورت میری بیوی ہے اور پانچ سال پہلے میری اس سے شادی ہوئی تھی اور میں اس سے پانچ سال بعد ملتا ہوں جب وہ عورت بچے کو پکڑنے جاتی ہے تو میں اس کو بلاتا ہوں وہ میرے نزدیک آ کر رونے لگتی ہے پھر دیکھتا ہوں کہ میں ایک کچے گھر میں ہوں، میری بیوی رو رہی ہوتی ہے اور اپنی چارپائی پر سے کسی عورت کو اٹھاتی ہے اور میرے لیے جگہ بناتی ہے وہ اس دوران بھی بڑی شدت سے رو رہی ہوتی ہے۔

تعبیر: آپ کے خواب کے مطابق آپ کے کسی کام میں رکاوٹ حائل ہے۔ بالخصوص روزگار کے حوالے سے...... جو کہ تقریباً پانچ سال قبل آپ نے شروع کیا تھا لیکن انشاءاللہ بہت جلد یہ رکاوٹ دور ہو جائے گی اور آپ کے تمام کام با آسانی ہو جانے کی امید ہے اگرچہ کچھ جدوجہد کرنا ہوگی۔

معدے کے تمام امراض کیلئے

الٹی، گیس، بدہضمی، قبض، کھٹی ڈکاریں وغیرہ

سونف، دھنیا، زیرہ سفید، انار دانہ ہر ایک 50 گرام، کالا نمک 25 گرام، ست لیموں ایک تولہ، مصری ایک کلو سب کو الگ الگ کوٹ کر ملا لیں، نصف چمچہ کھانے کے بعد لیں۔ **(عثمان کاشف، لاہور)**

ڈاڑھی کٹوانے کا عبرت انگیز واقعہ

بنت جمشید چغتائی

سوچنے کی بات ہے کہ ایک ایسا گناہ جسے آج کل امت مسلمہ کے فرزندان معمولی سمجھ کر اور اتنا معمولی کہ کسی گنتی میں بھی نہیں ہے اس کے پیچھے انجام کیا ہے؟ اس کی انہیں فکر نہیں جبکہ حضرت محمد ﷺ نے تو مسلمانوں کو تاکید کے ساتھ کہا کہ ڈاڑھی رکھ کر مجوسیوں کی مخالفت کرو۔

ہم لوگ چونکہ افغانستان کی باڈر لائن سے صرف چار گھنٹے کی مسافت پر رہتے ہیں۔ اس لیے یہاں سے افغان مہاجرین کی افغانستان آمد و رفت ہوتی ہے کیونکہ وہ جانور اور اشیائے خورد و نوش پاکستان سے ہی خرید کر وہاں لے جاتے ہیں۔ اس لیے جو واقعہ بیان کرنے جارہی ہوں ایسے ہی ٹرک ڈرائیور کا ہے جو کہ افغانستان سے واپس آرہے تھے کیونکہ پہاڑی سلسلہ کافی ہے اس لیے ٹرک ایک جگہ ڈرائیور سے بے قابو ہو گیا اور کافی اونچائی سے نیچے گرا اس ٹرک میں صرف ڈرائیور اور کنڈیکٹر تھے جب تک مقامی لوگ وہاں پر پہنچے دونوں فوت ہو چکے تھے۔ لوگوں نے رات تک باگ دوڑ کی مگر کوئی شناخت نہ کر پائے بالآخر مقامی لوگوں نے ان کے کفن دفن کا انتظام کر کے امانتاً دفن کر دیا۔ کچھ عرصے بعد وارث تلاش میں وہاں تک پہنچ گئے اور ٹرک کو دیکھ کر پہچان گئے۔ مقامی لوگوں سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے قبروں کی نشاندہی کی۔ ان لوگوں نے چونکہ امانتاً دفن کیا تھا اور وارثوں کا بھی اصرار تھا کہ ہم ڈیڈ باڈیز افغانستان لیکر جائیں گے اس لیے ان کی قبریں کھول لی گئی کنڈیکٹر کی لاش بالکل صحیح حالت میں تھی جبکہ ڈرائیور کی لاش باقی تو ٹھیک تھی مگر ڈاڑھی والی جگہ بچھوؤں سے بھری تھی اتنے بچھو کہ کانوں سے گردن تک کا حصہ دکھائی نہیں دے رہا تھا کیونکہ ڈرائیور نے شیو کر رکھی تھی جبکہ کنڈیکٹر کی ڈاڑھی تھی اس لیے اس کی لاش بالکل سلامت تھی۔ ڈرائیور کے ساتھ بچھو والا معاملہ پیش آرہا تھا۔ یہ تو تھا عبرتناک واقعہ جو کچھ عرصہ پہلے پیش آیا۔

سوچنے کی بات ہے کہ ایک ایسا گناہ جسے آج کل امت مسلمہ کے فرزندان معمولی سمجھ کر اور اتنا معمولی کہ کسی گنتی میں بھی نہیں ہے اس کے پیچھے انجام کیا ہے؟ اس کی انہیں فکر نہیں جبکہ حضرت محمد ﷺ نے تو مسلمانوں کو تاکید کے ساتھ کہا کہ ڈاڑھی رکھ کر مجوسیوں کی مخالفت کرو۔

☆ مونچھیں کترواؤ ڈاڑھیاں چھوڑو، مجوسیوں کی مخالفت کرو۔ (مسلم)

☆ مشرکین کی مخالفت کرو، ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں خوب کترواؤ۔ (بخاری شریف)

☆ ایک روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ دربار نبوت ﷺ میں بادشاہ کسریٰ کے دو قاصد حاضر ہوئے دونوں کی ڈاڑھیاں منڈی ہوئی تھیں ان کی صورت دیکھ کر آپ ﷺ کو سخت ناگواری ہوئی۔ فرمایا تمہارا برا ہو آخر تمہیں کس نے ایسی صورت بنانے کا حکم دیا؟ انہوں نے جواب دیا ہمارے آقا نے یعنی کسریٰ نے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا لیکن میرے رب نے مجھ کو ڈاڑھی بڑھانے اور مونچھیں کترنے کا حکم دیا۔ (البدایہ والنہایہ)

اس لیے ڈاڑھیوں کا شمار سنتوں میں ہوتا ہے جو انبیاء علیہ السلام سے بھی ثابت ہے اور فطرت ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت محمد مصطفی ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ دس باتیں فطرت میں ہیں جن میں مونچھیں کترنا اور ڈاڑھی بڑھانا بھی شامل ہے۔

اسی وجہ سے ڈاڑھی رکھنے کو واجب اور کاٹنے کو حرام کہا جاتا ہے۔ یہ بات کہہ دینا کوئی معنی نہیں رکھتی کہ یہ تو اک سنت ہے کرلو تو اچھا نہ کرو تو گناہ نہیں اگر یہ گناہ نہ ہوتی تو آنحضرت ﷺ اس کو کاٹنے کے خلاف ناگواری کا اظہار نہ فرماتے اور رکھنے کی اتنی تاکید نہ کرتے۔

میرے ایک کزن سے اکثر میری فون پر بات ہوتی تھی جو کہ الحمدللہ شرعی پردہ کرنے کے بعد بند کر دی ہے۔ انہوں نے پہلے ڈاڑھی رکھی ہوئی تھی مگر پھر بعد منڈوا دی۔ پھر میں انہیں ڈاڑھی رکھنے کا اصرار کرتی تھی تو ایک مرتبہ انہوں نے بتایا جب میری ڈاڑھی تھی تو سب مجھے ڈاکو یا داڑا سنگھ کہہ کر چھیڑتے تھے اس لیے میں نے ہٹا دی۔

حالانکہ یہ ثابت ہے کہ روز آخرت آپ ﷺ جب حوض کوثر کا پانی پلا رہے ہونگے تو جب کوئی ڈاڑھی منڈا امتی آئیگا تو فرشتے کہیں گے یارسول اللہ ﷺ! اس شخص کی صورت آپ ﷺ سے مشابہت نہیں رکھتی تو آپ ﷺ ناگواری سے فرمائیں گے ہاں یہ وہ ہے جس نے میری سنت نہیں پوری کی اور وہ شخص حوض کوثر کے پانی سے محروم ہو جائیگا۔ اس سے بڑی بدبختی ہمارے لیے کیا ہوگی کہ ان ہاتھ سے پانی پینے کو ملے اور لوگوں کے ڈاکو کہنے پر شیو کروا کر اس پانی سے محروم ہو جائیں۔

ہماری مائیں تو ایسی غائب دماغ ہیں کہ بیٹے کا کھانا بند کر دیتی ہیں ڈاڑھی رکھنے پر۔ کاش کہ یہ ڈاڑھی (باقی صفحہ نمبر 38 پر)

عبقری سے کیا پایا؟

حنا زیب، ڈیرہ اسماعیل خان

عبقری میں پڑھتا تھا کہ سکون قلب کیلئے یا خالق، یا باعث، یا نور ہر نماز کے بعد ایک تسبیح پڑھیں وہ بھی آج کل پڑھ رہی ہوں

قابل احترام حکیم صاحب السلام علیکم! کے بعد عرض ہے کہ میں نے آپ کو لکھا تھا کہ میرے ماشاء اللہ دو بیٹے ہیں اور دونوں بڑے آپریشن سے ہوئے ہیں کیونکہ پہلے میرے ابارشن ہو جاتے تھے تیسرے مہینے میں تین ابارشن ہوئے ہیں۔ آپ نے وظیفہ بتایا ہے کہ سورۃ الکوثر کثرت سے پڑھیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ کرم ہو گیا ہے اور دوسرا مہینہ ہے میں ہر نماز کے بعد تسبیح سورۃ کوثر اور دو تسبیحات درود پاک اور ایک تسبیح استغفار (عبقری میں پڑھا تھا) پڑھ رہی ہوں اور صبح کو سُبحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اور ایک تسبیح لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کی بھی پڑھتی ہوں۔ سورۃ الکوثر والا وظیفہ میرے شوہر بھی پڑھتے ہیں اور میں بھی ہر چیز پر پڑھتی ہوں تو ماشاء اللہ بہت برکت ہے اور میرا بڑا بیٹا جس کی عمر تقریباً سات سال ہے پڑھتا ہے۔ آپ کا ہر بیان نیٹ پر بہت شوق سے سنتے ہیں، ہر نماز کے بعد دو انمول خزانے بھی پڑھتی ہوں اور عبقری میں پڑھتا تھا کہ سکون قلب کیلئے یا خالق، یا باعث، یا نور ہر نماز کے بعد ایک تسبیح پڑھیں وہ بھی آج کل پڑھ رہی ہوں۔ الحمدللہ زندگی میں سکون ہے۔

ہر قسم کے ہیپاٹائٹس کا آسان ترین علاج

مریض کو صرف دہی سے روٹی دیں باقی سب کچھ بند کر دیں۔ دہی میں سبز دھنیا اور پودینہ ملا لیں تو اور بھی اچھا ہے اور تین وقت چھ ماشہ یہ سفوف پانی سے دیں۔ زیرہ سفید، جو کھار، ریوند چینی ہم وزن ملا کر سفوف بنا لیں۔ چالیس یوم دے کر دیکھیں۔ (محمد الیاس، اسلام آباد)

(بقیہ: حضرت بلالؓ کی محبت)

رونے لگے۔ ایک آواز بلند ہوئی۔ مدینہ کی عورتیں بھی اپنے گھر سے چادریں سر پر کر کے مسجد نبوی کی طرف بھاگیں اور اس وقت ایک عجیب کیفیت پیدا ہوئی کہ جب عورتیں بھی رو رہی تھی اور مرد بھی رو رہے تھے۔ ایک چھوٹے بچے نے جو ماں کے کندھے پر بیٹھا تھا اس نے حضرت بلال رضی اللہ عنہم کو دیکھا تو اپنی ماں سے پوچھنے لگا امی بلال رضی اللہ عنہ تو اتنے عرصے کے بعد واپس آ گئے ہیں تم بتاؤ کہ نبی کریم ﷺ کب واپس آئیں گے؟ کہتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه پر پہنچے اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے اور نبی کریم ﷺ کی محبت میں بے قرار ہو کر نیچے گر گئے۔ مہاجرین اور انصار مدینہ میں بہت آوازیں بلند ہوئیں۔

خواتین پوچھتی ہیں؟

یہ صفحہ خواتین کے روزمرہ خاندانی اور ذاتی مسائل کیلئے وقف ہے۔خواتین اپنے روزمرہ کے مشاہدات اور تجربات ضرور تحریر کریں۔ نیز صاف صاف اور صفحے کے ایک طرف مکمل لکھیں۔ چاہے بے ربط ہی کیوں نہ ہوں

قد چھوٹا ہے

میری منگنی ہوچکی ہے۔میرا قد بہت چھوٹا ہے۔اس کیلئے کیا کروں؟ میں نے لٹک کر دیکھ لیا۔میں ہروقت احساس کمتری کا شکار رہتی ہوں' اسی وجہ سے میں کسی شادی یا غمی میں بھی نہیں جاسکتی۔آپ مجھے دوا کا بتائیے۔ **(روشنی' دیر)**

مشورہ: آپ کو منگنی مبارک ہو۔ظاہر ہے آپ کے سسرال والوں اور منگیتر نے آپ کو دیکھ کر ہی منگنی کی ہے پھر آپ کیوں پریشان ہیں؟ قد چھوٹا ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔دوچار بار لٹکنے سے اس میں اضافہ نہیں ہوتا۔چند ماہ مسلسل صبح وشام لٹکیے پھر فرق معلوم ہوگا۔ادویات سے بھی کافی فرق پڑجاتا ہے لیکن اس کیلئے اپنا قد' رنگ' وزن اور عمر بتانی پڑتی ہے۔

پانی کے کرشمے

بچپن میں سنا تھا کہ چھ گلاس پانی ضرور پینا چاہیے مگر مجھے پیاس نہیں لگتی تھی۔بمشکل دن بھر میں دو گلاس پانی پیتی تھی۔پھر مجھے اپنے شوہر کے ساتھ بیرون ملک جانا پڑگیا۔وہاں مجھے ایک سکول میں اچھی ملازمت مل گئی۔میں نے دیکھا کہ شام کے چار بجے تک میرا جسم ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوجاتا اور میں تندہی سے کام نہیں کرسکتی تھی۔پھر میں نے عبقری میں چھپا ''پانی'' پر مضمون پڑھا اور آپ کو خط لکھا۔آپ نے کہا روزانہ ایک ڈیڑھ لیٹر پانی کی بوتل میز پر رکھ لیں اور شام کے چار بجے تک تھوڑا تھوڑا پیتے رہیں۔میں نے ایسا ہی کیا۔ہر آدھے گھنٹے بعد میں تھوڑا سا پانی گلاس میں ڈالتی اور پی جاتی۔پانچ چھ دن کے بعد مجھے اپنے جسم میں تازگی کا احساس ہوا۔اب میں بغیر تھکے شام چار بجے تک کام کرلیتی ہوں۔بغیر کسی دوا کے پانی نے میری سستی اور کاہلی دور کردی اب میں اپنے سہیلیوں کو پانی کے متعلق بتاتی ہوں تو وہ حیران رہ جاتی ہیں۔ **(ش الف۔اسلام آباد)**

مشورہ: آپ نے پانی کی تازگی کا اعتراف کیا ہے۔پچھلے دنوں ایک خاتون کا خط آیا کہ اس کا شوہر ٹرک ڈرائیور ہے۔اس کا سارا جسم سخت اور عجیب سلیٹی رنگ کا ہورہا ہے۔اس نے لکھا تھا کہ وہ ٹرک لے کر کراچی جاتا ہے اور دو دن تک راستے میں پانی نہیں پیتا۔کہتا ہے کہ مجھے پیاس ہی نہیں لگتی۔میں نے اسے پانی پینے کیلئے کہا کہ صبح نہار منہ دو تین گلاس پانی کے پی لیا کرے اور پانی کی بوتل ٹرک میں ساتھ رکھا کرو۔پندرہ روز میں اس کی رنگت ٹھیک ہوگئی۔ہاتھ سخت تھے' وہ بھی نرم ہوگئے۔پانی پینے سے اس کی تھکن اور درد بھی دور ہوگیا۔

پانی کم از کم آٹھ گلاس روزانہ پینا چاہیے۔ہاں جو لوگ گردے کے امراض میں مبتلا ہوں ان کو اپنے معالج سے پوچھ کر پانی پینا چاہیے کیونکہ بعض امراض میں پانی مخصوص مقدار میں پینا پڑتا ہے۔قدرت کا بہت بڑا عطیہ پانی ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

ذہنی پریشانی کیسے دور ہوگی

میرے شوہر نے کسی اور سے تعلق جوڑلیا ہے۔دو بچے ہیں ساس اور نند ساتھ رہتی ہیں۔رات کو میں کمرے کی کھڑکیاں کھول کرسوتی ہوں پھر بھی مجھے گھٹن کا احساس ہوتا ہے۔میرا سر چکراتا ہے اٹھ کر باہر جانا چاہوں تو ٹانگیں کانپتی ہیں۔میں چل نہیں سکتی' بمشکل پانی پیتی ہوں تو سانس رکنے لگتا ہے۔کبھی ڈکار آنے لگتے ہیں۔میرا سر بہت بھاری اور سن ہوجاتا ہے۔بڑی مشکل سے صبح ہوتی ہے۔تمام دن کام کاج اور ذہنی پریشانی میں رہتی ہوں۔سسرال والے کہتے ہیں تم پر کوئی اثر یا سایہ ہے۔مجھے بتائیے میں کیا کروں۔ **(ر۔ج۔حیدرآباد)**

مشورہ: بی بی! آپ کا طویل خط میں نے غور سے پڑھا ہے۔آپ پر کوئی آسیب ہے نہ سایہ بلکہ آپ حالات کی چکی میں پس کر ذہنی پریشانی کے مرض میں مبتلا ہوچکی ہیں۔شوہر آپ کے پاس نہیں رہتے جس کی وجہ سے آپ اکیلا پن اور خوف محسوس کرتی ہیں۔آپ کسی اچھی ماہر نفسیات کو دکھائیے۔آپ کا مرض دور ہوجائے گا۔آپ نماز پابندی سے پڑھیے۔قرآن مجید کی تلاوت کیجئے۔رات کو سوتے وقت خصوصاً قرآنی آیات پڑھیے۔جب اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑا کر دعا کریں گی تو یقیناً قبول ہوگی اور آپ کے دل کا بوجھ بھی کم ہوجائے گا۔آپ کی پریشانی وقتی ہے۔آپ کے شوہر واپس آجائیں گے۔جب بھی آئیں آپ ان سے کوئی گلہ شکایت نہ کیجئے۔خندہ پیشانی سے استقبال کیجئے۔آپ کی ساس آپ کے ساتھ رہتی ہیں اس لیے آپ کو کوئی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔یہ گھر آپ کا ہے۔اپنے بچوں پر خاص توجہ دیجئے ورنہ وہ بھی گھٹن کا شکار ہوجائیں گے۔

عبقری دواخانہ میں چیک کرواکر ادویات استعمال کریں۔صبح ناشتے میں جو کا دلیہ دودھ اور شہد کے ساتھ کھائیے۔اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھئے' آپ کے حالات درست ہوجائیں گے۔ذہنی پریشانیاں جب بڑھ جاتی ہیں تو ایسے ہی مرض عود کر آتے ہیں۔آسیب کے چکر میں نہ پڑیئے۔

اچار خراب ہوجاتا ہے

میں جب بھی آم کا اچار ڈالتی ہوں' خراب ہوجاتا ہے۔اس کیلئے مجھے کوئی ٹوٹکا بتائیے۔ **(رومانہ اصغر' ساہیوال)**

مشورہ: آم کا اچار آپ پتہ نہیں کس طرح ڈالتی ہیں۔اچار ڈالنے کا برتن صاف اور بالکل خشک ہونا چاہیے۔آم دھو کر خشک کرکے کاٹنے چاہئیں۔بازار میں تیل اچھے نہیں ملتے۔سرسوں کا تیل کسی برتن میں خوب گرم کیجئے۔اس میں لہسن کے جوئے ڈال دیجئے۔جب وہ جل جائیں تو تیل کو ٹھنڈا کرکے اچار میں ڈالیے۔اچار کا برتن کشادہ ہونا چاہیے تاکہ آپ اسے ہلا جلا سکیں۔تیل اچار سے اوپر رہنا چاہیے۔کبھی بھی بچا ہوا اچار برتن میں دوبارہ نہ ڈالیے۔اسی طرح گیلا چمچہ نہ ڈالیے۔تھوڑی سی احتیاط کرنے سے اچار خراب نہیں ہوتا۔اچار کو دس بارہ دنوں کے بعد تھوڑی دیر کیلئے دھوپ میں رکھ دیا کیجئے۔

کدو بیماریوں کا بہترین معالج

حکیم عبدالعزیز چغتائی ڈڈیال

کدو کا چھلکا سائے میں خشک کر کے جلالیں اور کھرل میں باریک پیس کر شیشی میں بھرلیں۔ صبح و شام تین تین سلائی دونوں آنکھوں میں لگایا کریں انشاء اللہ چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی بیشتر بیماریاں ختم ہوجائیگی۔

قرآن مجید میں حضرت یونس علیہ السلام کے ذکر میں لکھا ہے کہ جب آپ مچھلی کے پیٹ سے نکلے تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر بیل دار پودے (بعض روایات کے مطابق کدو) کا سایہ کردیا۔ کدو رسول اللہ ﷺ کی پسندیدہ ترکاری تھی۔ یہ موسم گرما کا خاص تحفہ ہے۔ عوام اور خواص اسے پکا کر بڑی رغبت سے کھاتے ہیں۔ اسے سکھا کر اس کے خول سے ایک ساز بھی بنایا جاتا ہے جسے تونبا کہتے ہیں۔

کدو سے علاج

کدو ایک مسکن' سرد مزاج' دافع صفرا اور پیشاب آور غذائی اور دوائی اثرات رکھنے والی سبزی ہے۔ لہٰذا اس کی افادیت کے پیش نظر اسے معدے کے امراض کیلئے خاص طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ کدو کا جوس پینے سے نہ صرف پیشاب کی جلن ختم ہوجاتی ہے بلکہ یہ آنتوں سے اور معدے سے تیزابیت اور انفیکشن بھی ختم کرتا ہے۔ اس کا جوس حاصل کرنے کیلئے ایک پودے کو کدوکش کرنے کے بعد نچوڑ لیا جائے تو خاصی مقدار میں جوس حاصل ہوجاتا ہے۔

بعض لوگوں کو گرمیوں میں نیند نہیں آتی اور ان کا سر چکراتا رہتا ہے ایسے لوگ کدو کاٹ کر پاؤں کے تلوؤں کی مالش کریں۔ کدو کا جوس تلوں کے تیل میں ملا کر روزانہ رات کو سر پر مالش کر کے لگایا جائے تو گہری نیند آتی ہے۔

کدو کا ایک پاؤ کا سالن اور چپاتیوں کے ساتھ کھالینے سے بدن کو ایک وقت کی ضروری غذا حاصل ہوجاتی ہے۔ گرم مزاج لوگوں' جوانوں اور گرمی' خشکی اور قبض کے مریضوں کیلئے یہ غذا بھی ہے اور دوا بھی۔ پرانے حکیموں نے گھیا میں چنے کی دال شامل کر کے ایک سستی اور مکمل غذا ہمارے لیے تجویز کردی ہے۔

عام زندگی میں ہم کدو کو صرف خوراک کے طور پر استعمال کرتے ہیں لیکن اس کے اور بہت سے فائدے ہیں۔ حکما نے اس کے استعمال سے بہت سی لاعلاج اور خطرناک بیماریوں کا علاج کیا ہے۔ یہاں چند بیماریوں کے نسخے دیئے گئے ہیں جن میں کدو کو دوا کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔

سردرد سے فوری نجات: تازہ کدو کا گودا حسب منشا لے کر کھرل میں باریک کر کے پیشانی پر ضماد (لیپ) کردیں انشاء اللہ تھوڑی دیر میں سردرد رفع ہوجائے گا۔ کدو کا پانی روغن گل برابر وزن لے کر آپس میں ملالیں بس دوا تیار ہے۔ اسے شیشی میں محفوظ کرلیں اور بوقت ضرورت دو سے تین قطرے کان میں ٹپکائیں' درد سے فوراً نجات ملے گی۔

دانتوں کے امراض سے نجات: ذیل کا نسخہ دانت کے درد کیلئے آسان اور مجرب نسخہ ہے۔ کدو کا گودا پانچ تولے لہسن ایک تولہ' دونوں کو ملا کر ایک سیر پانی میں خوب پکائیں۔ جب پانی آدھا رہ جائے تو نیم گرم پانی سے کلیاں کریں۔

آنکھوں کی بیماریاں ختم: کدو کا چھلکا سائے میں خشک کر کے جلالیں اور کھرل میں باریک پیس کر شیشی میں بھرلیں۔ صبح و شام تین تین سلائی دونوں آنکھوں میں لگایا کریں انشاء اللہ چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی بیشتر بیماریاں ختم ہوجائینگی۔

ہونٹوں کے امراض کیلئے: مغز تخم کدو شیریں' گوند کتیرا برابر وزن لے کر خوب باریک کرلیں اور شب کو سوتے وقت ہونٹوں پر لیپ کر کے سوجائیں۔ صبح گرم پانی سے صاف کردیں۔ اپنے ہونٹ طبعی حالت میں پائیں گے۔

پھنسیوں سے نجات کیلئے: کدو کا پانی پھنسیوں پر لگانے سے پھنسیاں معدوم ہوجاتی ہیں۔ اس کے گودے کا لیپ کرنے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔

بواسیر اور خونی اسہال کیلئے: کدو کا چھلکا حسب ضرورت لے کر سائے میں خشک کریں اور باریک پیس کر محفوظ رکھیں' بس دوا تیار ہے۔ صبح و شام چھ ماشے سے ایک تولے تک تازہ پانی کیساتھ پھانک لیا کریں۔ دو تین دن کے استعمال سے بواسیر کا خون آنا بند ہوجائیگا۔ یہ خونی اسہال کی بھی لاجواب دوا ہے۔

پیاس کی شدت میں مفید: کدو کا گودا باریک پیس کر ایک چھٹانک پانی نچوڑ لیں۔ اسے دو تولہ مصری کیساتھ ایک پاؤ سادہ پانی میں حل کرلیں۔ دو تولے تھوڑے تھوڑے وقفے سے پینا پیاس کی شدت میں مفید رہتا ہے۔

یرقان سے نجات: کدو ایک عدد لے کر نرم آگ میں دبا کر بھرتا بنائیں اور اس کا پانی نچوڑ لیں۔ اس پانی میں تھوڑی سی مصری ملا کر پینے سے دل کی گرمی اور یرقان سے نجات ملتی ہے۔

کدو کا رس ایک تولہ' قلمی شورہ ایک ماشہ' مصری دو تولہ' سادہ پانی دس تولہ یہ سب ملا کر پیشاب بند کے مریض کو پلائیں' اگر ایک بار پلانے سے پیشاب نہ کھلے تو ایک خوراک اور دیدیں۔

حلقہ کشف المحجوب

ہر ماہ توحید و رسالت سے مزین مشہور عالم کتاب کشف المحجوب سبقاً حضرت حکیم صاحب مدظلہٗ پڑھاتے ہیں' قارئین کی کثیر تعداد اس محفل میں شرکت کرتی ہے۔ تقریباً دو گھنٹے کے اس درس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

(آئندہ حلقہ کشف المحجوب 10 جولائی بروز اتوار کو ہوگا)

جب انسان کے اندر اللہ کی محبت اللہ کا تعلق اور اس کے نام کی لذت آجاتی ہے تو پھر انسان کی کیفیت اپنی نہیں ہوتی پھر اس کے صبح و شام اپنی مرضی کے نہیں ہوتے بلکہ رب کی مرضی اور حضور ﷺ کی سنت کے مطابق ہوتے ہیں۔

ضروری نہیں کہ یہ باتیں ہر شخص کی سمجھ میں آجائیں اور ہر چیز کا سمجھ آجانا ضروری نہیں کیونکہ دین کی پہلی بنیاد یومنون بالغیب پر ہے یعنی کہ غیب پر ایمان لانا۔

عقل مانے نہ مانے' مزاج میں اترے یا نہ اترے' شعور ساتھ دے یا نہ دے' احساس اس کا ادراک کرے یا نہ کرے لیکن جو حق اس کو حق ماننا بھی حق ہے۔ اور جو ناحق ہے اسے ناحق ماننا ہی حق ہے۔ شیخ نے ایک شعر لکھا ہے جس کا ترجمہ ہے کہ جس کے دل میں کوئی درد ہے وہ ایسی چیز تلاش کرتا ہے جو اس کے درد کے موافق ہو۔ جس شخص کی بیماری کا علاج ادنیٰ درجے کی چیزیں ہوں تو اسے مروارید اور موتی نہیں چاہئے' علم طریقت کمیاب اس لیے ہے کہ ہر شخص کو اس میں سے حصہ نہیں ملتا۔

اس راہ میں احتیاط سے چلنا پڑے گا محبت میں' خلوص میں' طریقت میں' بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان لٹ جاتا ہے' دنیا کو اپنا مطلوب ہرگز نہ بنایئے گا اگر دنیا ہی مطلوب رہ گئی تو آپ ایسے لوگوں ماننے والے بن جائیں گے جو آپ کے دنیا کے کام تو کروادیں گے لیکن ان سے آخرت کا کوئی نفع نہیں ہوگا۔ یہ راہیں بڑی نازک اور باریک ہیں۔ بس راہیں دکھانے والے کا ہاتھ تھام کر چلتے جائیں پوچھ پوچھ کر اور مان مان کر چلتے جائیں انشاء اللہ گریں گے نہیں' پھسلیں گے نہیں' اور بھولیں گے نہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ چیز جسے ہم ساری زندگی حق سمجھتے رہے لیکن موت کے بعد جب آنکھ کھلی تو پتہ چلا کہ وہ چیز حق نہیں بلکہ دھوکہ اور فریب تھا۔ راہ طریقت میں چلتے ہوئے جو احتیاطیں بتائی جاتی ہیں اس میں بتانے والے کا خیرخواہی کا جذبہ ہوتا ہے۔ پیر علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں جو احتیاطیں بتائی ہیں اس میں سراسر خیرخواہی کا جذبہ ہے کہ ساری زندگی محنت بھی کرتے رہے کوشش بھی کرتے رہے' مجاہدے بھی کرتے رہے لیکن جب آنکھ کھلی تو پتہ چلا کہ وہ تو سراب اور فریب تھا۔

قارئین کی خصوصی اور آزمودہ تحریریں

میرے آزمودہ تجربات

میری زندگی کے مشاہدات

قارئین! آپ بھی بخل شکنی کریں آپ نے کوئی روحانی، جسمانی نسخہ، ٹوٹکہ آزمایا ہو اور اس کے فوائد سامنے آئے ہوں یا آپ نے کوئی حیرت انگیز واقعہ دیکھا یا سنا ہو تو عبقری کے صفحات آپ کیلئے حاضر ہیں اپنے معمولی سے تجربے کو بھی بیکار نہ سمجھئے یہ دوسرے کیلئے مشکل کا حل ثابت ہوسکتا ہے اور آپ کیلئے صدقہ جاریہ۔ چاہے بے ربط ہی لکھیں صفحات کے ایک طرف لکھیں نوک پلک ہم خود ہی سنوار لیں گے۔

بدنگاہی سے بچیں

(عابد محمود، صادق آباد)

جیسا کہ ہم سب دیکھتے اور جانتے ہیں کہ بے پردگی شدت سے بے راہ روی کا باعث بنتی جارہی ہے جس کی وجہ سے گھر گھر لڑائی جھگڑے، بے برکتی، دین سے دوری، ہر دوسرا شخص ڈیپریشن کا مریض نظر آتا ہے۔ اس میں مرد و خواتین کے ساتھ ساتھ الیکٹرانک میڈیا خصوصاً کیبل نیٹ ورک اور موبائل فون بڑا اہم کردار ادا کررہے ہیں کیونکہ موجودہ دور الیکٹرانک میڈیا کا پرعروج دور ہے جس میں یہ میڈیا آزادانہ طور پر فحش اور بے حیائی کے پروگرام نشر کررہا ہے جس میں عورتیں بے پردہ اور انتہائی مختصر لباس میں سکرین پر نظر آتی ہیں اور دوسری عورتوں کو متاثر کرکے اپنے جیسا بننے پر اکساتی اور مجبور کرتی ہیں جس سے نئی نسل اور مرد و خواتین میں بے راہ روی جیسے جذبات کو شدید شہہ ملتی ہے۔

بے راہ روی کی سب سے زیادہ ذمہ دار آج کی ماڈرن خواتین ہیں کیونکہ یہ لڑکیاں اور عورتیں بے پردگی اور بناؤ سنگھار کی شکار ہیں۔ عورت کا بناؤ سنگھار صرف اور صرف اس کے خاوند کیلئے ہے اور اس کے گھر تک محدود ہے جبکہ آج کی عورتیں گھر میں بے ڈھنگے اور میلے کچیلے کپڑے زیب تن کیے ہوئے اور سادہ صورت میں رہتی ہیں جس سے چاہے ان کے گھر والے بیزار ہوجائیں لیکن یہی عورتیں جب بازاروں یا شادی جیسی تقاریب میں جاتی ہیں تو خوب بن سنور کر اور نیم برہنہ یعنی خوب باریک لباس زیب تن کرکے جاتی ہیں اور غیر مردوں کیلئے فتنہ ہونے کا باعث بنتی ہیں۔ خود بھی بدنظری کرکے اور غیر مردوں کو بھی بدنظری کروا کر خود بھی اور انہیں بھی گنہگار کرتی ہیں کیونکہ جس طرح اسلام میں مرد کیلئے غیر عورت کو دیکھنا حرام ہے بالکل اسی طرح عورت کیلئے بھی غیر مرد کو دیکھنا حرام ہے۔

ایک دفعہ ایک نابینا صحابیؓ آپ ﷺ سے ملاقات کیلئے آپ ﷺ کے گھر گئے۔ آپ ﷺ نے آواز دی اندر آجاؤ۔ آپ ﷺ نے اپنی بیویؓ سے کہا کہ تم اندر جاؤ۔ آپ ﷺ کی زوجہ محترمہؓ نے فرمایا کہ وہ صحابی تو نابینا ہیں پھر بھی؟؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو نابینا ہے لیکن تم تو نابینا نہیں ہو۔ اللہ اکبر! آج کل کی بے پردہ عورتیں بازاروں اور گلیوں میں دندناتی پھرتی ہیں پھر کہتی ہیں مرد ہمیں گھور گھور کر دیکھتے ہیں۔ بھئی تم بھی تو انہیں دیکھتی ہو تب ہی تو تمہیں پتہ چلتا ہے کہ مرد دیکھ رہے ہیں۔ کیا تمہارا دیکھنا مثبت اور ان کا دیکھنا منفی ہوتا ہے؟

آج کل کے مرد اور سربراہ بھی اپنی عورتوں کو بازاروں اور تقاریب میں ساتھ لے جاکر بڑا فخر محسوس کرتے ہیں تاکہ لوگ ان کی خوبصورتی سے متاثر ہوکر اش اش کر اٹھیں۔ ایسی عورتوں کو منع نہ کرکے ان کے وارث مرد بھی گنہگار ہوتے ہیں تمام مسلم مرد حضرات کا فرض ہے کہ اپنی عورتوں کو بمطابق اسلام پردہ کا پابند کریں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تقویٰ کے بعد سب سے بہتر چیز نیک عورت ہے۔

ایک دوسری جگہ فرمان ہے ''عورتیں نامحرم مردوں سے پردہ کریں، باریک کپڑا پہننے والی عورتیں، تکلف اور بناؤ سنگھار سے رہنے والی عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی ان کو جنت کی خوشبو سونگھنے کو ملے گی۔ (مسلم) ''جو عورت غیر مرد کو دیکھنے جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرماتے ہیں۔''

قرآن مجید فرقان مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اے نبی ﷺ فرمادیجئے اپنی بیویوں سے اور اپنی بیٹیوں سے اور مومنین کی عورتوں سے کہ جب کبھی ضرورت سے باہر نکلنا پڑے تو چادر میں لپٹ کر نکلا کرو اور چادر کو چہرہ پر لٹکا لیا کرو تاکہ چہرہ پر کسی کی نظر نہ پڑے۔

اس سے آپ اندازہ کریں کہ اسلام میں پردہ کا کتنا اہم حکم اور سخت پابندی ہے کہ نبی ﷺ کی بیویوں کو بھی اس سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا گیا۔ حالانکہ ان سے زیادہ مقدس کیا کوئی عورت ہوسکتی ہے؟ بعض خواتین کہتی ہیں کہ آج کے جدید دور میں پردہ کرنا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ یہ سب فضول باتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم ظلم بالکل نہیں کرتے بلکہ ہم تو آسان آسان احکام دیتے ہیں۔

جس طرح غیر مرد سے عورت کو پردہ کا حکم ہے اسی طرح غیر مرد سے ضرورت پڑنے پر گفتگو کرتے وقت بے تکلفی، لچکدار اور نرم لہجہ نہ برتنے کا بھی حکم ہے مگر آج کی ماڈرن عورتیں اور جوان لڑکیاں بے پردہ ہونے کے ساتھ ساتھ جدید سہولت موبائل فون کا فائدہ اٹھاتے ہوئے غیر مردوں سے خوب گپیں ہانکتی ہیں۔ فضول ایس ایم ایس کرکر کے غیر مردوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ موبائل کی سہولت بری نہیں لیکن عموماً آج کل کے نوجوان لڑکے لڑکیاں اس کا منفی استعمال کررہے ہیں۔

ایسے میں اگر کوئی غلط فہمی پیدا ہوجائے تو پھر یہی لوگ اپنے گریبان میں جھانکنے اور اپنوں کو سمجھانے اور سدھارنے کی بجائے دوسروں کو کاٹ کھانے کو دوڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے بچوں پر اعتبار ہے۔

میں نے ایک اخبار میں پڑھا کہ بھارت کے ایک گاؤں میں پنچایت نے فیصلہ دیا کہ کنواری لڑکیاں موبائل فون استعمال نہ کریں۔ میرے خیال میں یہ ان کا بہت اچھا فیصلہ تھا۔ ہمارے ہاں بھی تقاضہ وقت کے پیش نظر کنواری لڑکیوں اور لڑکوں دونوں کیلئے موبائل فون استعمال کرنے پر پابندی ہونی چاہیے۔ اگر پابندی ممکن نہیں تو والدین کو اپنی اولاد پر نظر رکھنی چاہیے کہ وہ گمراہ نہ ہوسکیں۔

میرے الفاظ کئی لوگوں کو کڑوے ضرور محسوس ہونگے لیکن یہ سب سچ ہے۔ مسلمان ہونے کے ناطے تمام مرد بدنظری سے بچیں اپنی اور اپنی عورتوں کی اصلاح کریں اور خواتین پردہ کریں گھر سے باہر نکلتے وقت اور نہایت سادہ اور لباس استعمال کریں۔ کچھ مشکل نہیں بلکہ بہت زیادہ فائدہ ہوگا۔

اگر ہم صرف بدنظری سے بچیں تو آج کے جدید دور کی بے شمار ٹینشنوں، بیماریوں، ڈیپریشن سے بچ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائیں اور ہمیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں کہ اسی میں ہماری بہتری اور بھلائی ہے۔

بابرکت تیل

(شہناز، گوجرانوالہ)

حکیم صاحب یہ بہت ہی زبردست لاجواب نسخہ ہے، ہم سب کا آزمایا ہوا بھی ہے اور بہت آسان سستا بھی انشاءاللہ سب کو فائدہ ہوگا۔

شروع سے دیکھتے آرہے ہیں کہ ہمارے گھر میں سرسوں کا تیل الماری میں ایک سائیڈ پر پڑا ہوتا تھا کسی کو کہیں بھی درد

ہوا تیل لگایا فائدہ نہ ہوا ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ عام تیل نہیں ہے، بہت مبارک تیل ہے۔

امی نے، ہم نے کچھ بھی پڑھا ہو کلام پاک، تسبیحات، سورتیں وغیرہ تو تیل کی بوتل پر پھونک مار دیتے ہیں۔ رمضان کے دنوں میں جتنی پڑھائی پڑھی، خاص راتوں میں عبادت کی یا عام دنوں میں تو بس تیل پر دم کر دیتے ہیں۔ پانی بھی رکھا ہوا ہے جتنا بھی قرآن پاک پڑھا شام کو سورتیں پڑھیں آپ کے بتائے ہوئے عمل یعنی جو آپ کی پڑھائی پڑھ رہے ہیں اب تو ماشاء اللہ سے لاکھوں میں کر رہے ہیں وہ سارا دم کر رہے ہیں۔ تیل پر، چینی پر اور پانی پر بھی۔ یعنی جو تیل موجود ہو اپنی تسبیحات اور وظائف پڑھ کر اس پر دم کر دیں۔

اگر گلا خراب ہو تو......

اگر آپ کا گلا خراب ہو یا پکا ہوا ہو یہاں تک کہ پانی بھی نہیں پیا جاتا تو ایک آزمودہ نہایت آسان میری نانی مرحومہ اور ہم سب کا آزمایا ہوا ٹوٹکہ۔

چھری لیکر صرف اس کا اوپر والا حصہ یعنی جتنا سٹیل والا حصہ جس سے کاٹا جاتا ہے لیکر اس کو پانی میں ڈالیں کہ چھری کا سارا حصہ ڈوب جائے اور صرف وہ حصہ بچے جسے ہاتھ میں پکڑا جاتا ہے۔ باقی سارے حصے کو پانی میں ڈبو دیں کم نہ رہے نہ زیادہ ہو پھر اس چھری سے 7 ضربیں لگائیں یعنی کٹ، پانی کے اندر اندر چھری باہر نہیں نکالنی۔ گلاس میں ڈپ کیا اور سات ضربیں لگائیں جب سات پوری ہو جائیں تو چھری کو باہر نکال لیں اور وہ پانی سارا تین سانس میں پی لیں۔ دن میں جتنی دفعہ پانی پئیں اسی طرح سے ہر مرتبہ کٹ لگا کر پانی پئیں۔ انشاء اللہ ایک سے دو دن میں گلا بہتر محسوس کریں گے۔ یقین ہونا چاہیے بس ویسے تو ایک دن میں کافی فرق پڑ جاتا ہے۔

صدری نسخے

(ماسٹر حکیم اللہ دیر پائین سرحد)

معجون جگر

ھوالشافی: ست لال ملٹھی 4 تولے، لونگ 2 تولے، الائچی چھوٹی 2 تولہ، تج آدھا تولہ، ست پودینہ آدھا تولہ، شہد میں ملا کر معجون بنائیں اور چنے کے برابر کھانے سے پہلے کھائیں۔ یاد رہے اگر گرمی کی وجہ سے ملٹھی کی ست پگھل جائے تو فریج یا فریزر میں تھوڑی دیر رکھیں۔ پینا آسان ہوگا۔

فوائد: پیٹ میں ہوا، جگر کی خرابی، کھانسی، گلے کی خراش، معدے میں خرابی کی وجہ سے سر درد وغیرہ کیلئے اکسیر ہے۔

سفوف معدہ ودماغ

ھوالشافی: سونف ایک پاؤ، دھنیا خشک آدھا پاؤ، مرچ سیاہ آدھا چھٹانک، بادام ایک چھٹانک، چینی پانچ یا چھ چھٹانک سب کو اچھی طرح مکس کر کے صبح وشام کھانے کے بعد ایک چمچ پانی کے ساتھ۔ معدہ کی کمزوری اور دماغ کی کمزوری دور کرنے کیلئے اس سے اچھا اور فوری اثر نسخہ میں نے نہیں دیکھا۔

شوگر کی بیماری اور کمزوری کیلئے آسان نسخہ

ھوالشافی: چنے بھنے ہوئے ایک پاؤ اور تل سفید ایک پاؤ لیکر پیس لیں۔ صبح شام کھانے کا بڑا چمچ استعمال کریں۔

ماں کی شان میں گستاخی کرنیوالے کی سزا

(حکیم ریاض حسین کھڑوال، میانوالی)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب المفرد میں لکھا ہے کہ ایک قبرستان میں مغرب کے بعد ایک قبر پھٹتی اس میں سے ایک شخص نکلتا جس کا سر گدھے کے مانند تھا گدھے کی آواز نکال کر چند لمحے بعد قبر میں چلا جاتا تھا کسی نے لوگوں سے پوچھا کہ آخر اس قبر والے کے ساتھ یہ معاملہ کیوں ہو رہا ہے؟ کیا وجہ ہے؟ بتانے والے نے بتایا کہ یہ آدمی شراب پیتا تھا جب اس کی ماں اسے ڈانٹتی تو کہتا تھا کیوں گدھے کی طرح چلاتی ہے۔ ماں کا ادب بہت ضروری ہے حدیث میں ہے ماں کے پیروں کے نیچے جنت ہے اور باپ جنت کا دروازہ ہے۔

شیطان سے حفاظت کا عجیب نسخہ

حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو رات کو کسی گھر میں سورۂ بقرہ کی دس آیتیں پڑھے گا اس گھر میں صبح تک کوئی شیطان داخل نہیں ہوگا۔ وہ دس آیتیں یہ ہیں۔ سورۂ بقرہ کی شروع کی چار آیتیں، آیت الکرسی، اس کے بعد کی دو آیتیں اور سورۂ بقرہ کی آخری تین آیتیں۔

اللہ تعالیٰ نے درج ذیل چیزوں میں بڑی شفاء رکھی ہے

قرآن میں شفاء ہے ☆ صدقہ میں شفاء ہے۔ ☆ زمزم میں شفاء ہے۔ ☆ شہد میں شفاء ہے ☆ صلہ رحمی میں شفاء ہے ☆ سورۂ فاتحہ میں شفاء ہے ☆ کلونجی میں شفاء ہے ☆ سفر کرنے میں شفاء ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حج کرو غنی ہو گے، سفر کرو صحت یاب ہو گے یعنی تبدیل آب و ہوا اکثر صحت کا سبب ہوتی ہے اور بہت کثرت سے اس کا تجربہ ہوا ہے۔

اجوائن! چھوٹی چیز بڑے فائدے

امبرین‘ لاہور

داد‘ خارش اور چنبل میں اجوائن کی اگر مرہم بنا کر لگائی جائے تو چند روز میں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے مرہم بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اجوائن چار تولہ‘ پھٹکری سفید ایک تولہ‘ توتیائے سبز ایک تولہ‘ ان تمام چیزوں کو لوہے کی کڑاہی میں آگ پر اتنی دیر رکھیں کہ وہ سیاہ ہو جائے پھر مثل سرمہ کر کے ویزلین ملا کر مرہم تیار کر لیں

اجوائن ایک ایسی دوا ہے جس سے تقریباً ہر شخص واقف ہے۔ اجوائن کا رنگ سیاہی مائل بھورا ہوتا ہے۔ اس کے بیج انیسوں کے مشابہ ہوتے ہیں اس کی بو تیز ہوتی ہے۔ اس کا مزاج تیسرے درجے میں گرم وخشک ہوتا ہے۔ عام طور پر اس کی مقدار خوراک تین ماشہ سے چھ ماشہ ہوتی ہے۔ اجوائن کی دو مشہور اقسام ہیں۔ اجوائن دیسی اور اجوائن خراسانی۔ اجوائن دیسی کے پتے کچھ کچھ دھنیا کے پتوں سے مشابہت رکھتے ہیں۔ ان میں تھوڑی سی تیزی اور تلخی ہوتی ہے۔ اس کا پودا سوئے کے پودے کی طرح ہوتا ہے جبکہ اس کے چھوٹے چھوٹے سفید چھتری کی طرح ملے ہوئے پھول ہوتے ہیں۔ پھولوں کے بعد چھوٹے چھوٹے بیج لگتے ہیں اور یہی اجوائن دیسی کے دانے کہلاتے ہیں۔

اجوائن دیسی کے فوائد

☆ اجوائن دیسی کھانا ہضم کرتی ہے اور بھوک بڑھاتی ہے۔ ☆ کاسر ریاح ہے۔ فساد بلغم اور اپھارہ کو دور کرتی ہے۔ ☆ سدہ کو کھولتی ہے۔ ☆ پیشاب اور حیض کو جاری کرتی ہے۔ ☆ گردہ ومثانہ کی پتھری کو توڑتی ہے۔ ☆ فالج اور اعصابی کمزوری والے مریضوں کیلئے مجرب ہے۔ ☆ جسم کے بعض زہریلے مادوں کو تحلیل کرتی ہے۔ ☆ دل کو طاقت دیتی ہے اور اعصابی دردوں کیلئے بہت مفید ہے۔ ☆ اجوائن کو اگر شہد کے ہمراہ کھایا جائے تو چہرے اور ہاتھ پاؤں کی سوجن میں فائدہ دیتی ہے۔ ☆ اگر اسے لیموں کے پانی میں رگڑ کر خشک کر کے سفوف بنایا جائے اور یہ سفوف ایک چمچہ چائے والا ہمراہ پانی دن میں ایک بار استعمال کرنے سے قوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆ کالی کھانسی دور کرنے کیلئے اگر اجوائن کا پانی یعنی اجوائن کو پانی میں بھگو کر اور نتھار کر پانچ روز تک صبح وشام تین تولے پینے سے انشاء اللہ شفاء ہوگی۔ ☆ پیٹ کے درد اور بدہضمی میں اجوائن اور نمک کی پھکی بنا کر کھانے سے شفاء ہوتی ہے۔ تجربے میں آیا ہے کہ اس کی ایک خوراک ہی بہت فائدہ دیتی ہے۔ ☆ اس کا روزانہ استعمال مقدار چھ ماشہ ہمراہ پانی بدن میں چستی لاتا ہے۔ چہرے کا رنگ نکھارتا اور بواسیر کو بے حد فائدہ دیتا ہے۔ ☆ پرانے بخار میں اجوائن دیسی چھ ماشہ‘ گلو تین ماشہ رات کو پانی میں بھگو کر صبح رگڑ چھان کر حسب ذائقہ نمک ملا کر استعمال کرنے سے تین سے پانچ دن کے اندر بخار دور ہو جاتا ہے۔ ☆ زکام کی صورت میں اجوائن کو گرم کر کے باریک کپڑے میں پوٹلی باندھ کر سونگھنے سے چھینکیں آتی ہیں جس سے پانی بہہ جاتا ہے اور زکام کا زور کافی حد تک کمزور ہو جاتا ہے۔ ☆ ہچکی کو روکنے کیلئے اجوائن دیسی کو آگ پر ڈال کر اس کا دھواں کسی نلکی کے ذریعے ناک میں لیا جائے تو ہچکی فوراً بند ہو جاتی ہے۔ ☆ اجوائن کے چند دانے چبا لینے سے قے فوراً رک جاتی ہے۔ ☆ اگر منہ کا ذائقہ خراب ہو تو اجوائن کے دانے چبانے سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔ ☆ اس کے کھانے سے خراب ڈکاریں آنا بند ہو جاتی ہیں۔ ☆ مرض برص وبہق میں دیگر نسخہ جات میں اجوائن کو شامل کرنے سے اس کی تاثیر بڑھ جاتی ہے اور مرض جلدی ٹھیک ہو جاتا ہے۔ ☆ بند چوٹ والی جگہ پر اجوائن کو رگڑ کر شہد میں ملا کر لگانے سے اس جگہ کا منجمد خون جاری ہو جاتا ہے اور درد ٹھیک ہو جاتی ہے۔ ☆ پیچش کی صورت میں اجوائن تین ماشہ اور کلونجی ایک ماشہ ملا کر ہمراہ دہی استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

(بقیہ: مجوسی کی صلہ رحمی اور حضور ﷺ کا پیغام)

وہ مجوسی کہنے لگا میں اس کی بات سن کر پریشان ہو گیا میں نے جلدی سے کھانے کا سامان اکٹھا کیا اور بڑھیا کو دیا لیکن اس سے اٹھایا نہ گیا تو میں خود اسے اپنے سر پر اٹھا کر اس کے گھر لے گیا۔ اس نے مجھے دعا دی کہ اللہ تجھے ایمان کی دولت سے نوازے میں اس بڑھیا کو لے کر واپس مکان پر آیا اور ریشمی لباس قیمتی کپڑے سونا ہیرے جواہرات وغیرہ سامان باندھ کر اس کو دیا لیکن وہ اس سے اٹھایا نہ گیا تو میں نے اپنے سر پر اٹھایا تو میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور اس کے گھر پہنچا دیا اس بڑھیا نے پھر دعا دی کہ اللہ جنت میں تیرا مکان میرے نبی ﷺ کے ساتھ بنا دے اور تیری جوانی لوٹا دے پھر اس مجوسی نے عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی دلیل مانگی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ہاتھ اس کے چہرے پر پھیر دیا۔ ہاتھ پھرتے ہی اس کا چہرہ روشن ہو گیا اور پچیس سے تیس سال کا جوان معلوم ہونے لگا اس پر وہ مسلمان ہو گیا۔

(بقیہ: روحانی محفل سے فیض پانے والے)

صبح 9 سے 11 بجے تک والی روحانی محفل کی۔ مجھے بہت زیادہ سکون محسوس ہوا اور میرا دن انتہائی خوبصورت گزارا۔ اتوار کے دن حالانکہ میں اٹھتی ہی بہت لیٹ تھی لیکن اس دن میں جلدی اٹھی غسل کیا اور ناشتہ کر کے بھکاری بن کر ورد کرنے لگی مجھے بہت زیادہ مزا آیا۔ (ایک بہن)

پیٹ میں درد کیلئے گھریلو ٹوٹکے

پیٹ میں درد کیلئے گھریلو ٹوٹکے

یہ تکلیف بڑوں اور بچوں سب کو لاحق ہوتی رہتی ہے بازاری کھانا زیادہ چٹ پٹی اشیاء وغیرہ کے استعمال سے پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ اس کے علاج کیلئے چند ٹوٹکے قارئین کی نذر!

دارچینی کا سفوف: یہ سفوف بہت مفید ہوتا ہے (چائے کا) آدھا چمچہ دارچینی کا سفوف ایک گلاس بغیر بالائی کے دودھ پانی میں ملا کر پینے سے آرام ہوتا ہے‘ درد دور ہونے تک یہ عمل جاری رکھنا چاہیے۔ **سونف:** تازہ (سبز رنگ کے) سونف ایک چائے کے چمچہ منہ میں ڈال کر چائے اور اس کا رس نگلنے سے بھی درد میں کمی آجاتی ہے پیٹ میں موجود گیس خارج ہوتی ہے۔ اس مقصد کیلئے اس کے ساتھ تھوڑا سا کالا نمک ملا لینے سے بہت جلد آرام ہوتا ہے۔ **اجوائن:** یہ بھی اکثر گھروں میں ہوتی ہے۔ آدھا چائے کا چمچہ اجوائن چبا کر کھانے اور اوپر سے پانی پینے سے گیس کی تکلیف اور درد دور ہوتا ہے۔ اجوائن بھوک بڑھاتی ہے بلکہ کھانسی کا بھی ایک مفید علاج ہوتی ہے۔

یوکلپٹس آئل

یہ سفیدے کے درخت کا تیل ہے۔ اس کے پتوں میں خوشگوار مہک ہوتی ہے۔ یہ تیل کھانسی کے شربتوں اور دیگر دواؤں کے علاوہ غرغرے اور مالش کی دواؤں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ گلے کی تکلیف کیلئے تیار ہونے والی گولیوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ سینے کی جکڑن‘ کھانسی وغیرہ کیلئے اس تیل کی سینے‘ پیٹھ اور گلے پر مالش سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ناک کی سوجن دور ہو جاتی ہے اور سانس لینے میں آسانی ہوتی ہے اس کے قطرے گرم پانی میں ڈال کر بھاپ میں سانس لینے سے بھی بہت آرام ہوتا ہے۔ **(اقتباس: عبقری فائل 1)**

نا اہل کو اہل بنانے کا عقدہ

عزیز الرحمان عزیز، پشاور

کچھ عرصہ بعد فیلقوس نے جو کچھ طوطوں کو پڑھایا' سکھایا ان کو ازبر ہوگیا اور سارے طوطے بڑے پیار سے بڑی اچھی لے میں کہتے ''ہم شکاری کی پھرکی پر کبھی نہیں بیٹھیں گے' اگر کہیں غلطی سے بیٹھ بھی گئے تو پھُر سے اڑ جائیں گے۔''

ایک زمانہ تھا کہ میں ایک دکان کے ساتھ چھابڑی لگایا کرتا تھا اور اسی سلسلے میں ہر ماہ کے آخری دنوں میں لاہور خریداری کیلئے جایا کرتا تھا۔ اس بار جس دن میں لاہور پہنچا تو جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ میں مارکیٹ میں پھر رہا تھا اور مختلف دکانوں سے چیزیں خرید رہا تھا کہ جمعہ کی اذان شروع ہوگئی میں نے سب کچھ چھوڑا اور بازار ہی (شاہ عالمی) میں ایک چھوٹی سی مسجد تھی جہاں میں نے باوضو ہوکر نماز پڑھی جب نماز کیلئے جماعت کھڑی ہوئی تو اقامت کے بعد امام صاحب کی تکبیر اولیٰ کی آواز آئی اور جب امام صاحب نے ایاک نعبدوایاک نستعین کہا تو پتہ نہیں کیوں مجھے یہ خیال آیا کہ کروڑوں کی تعداد میں مسلمان ساری دنیا میں یہی آیت تلاوت کررہے ہونگے اور مسلسل ہر نماز میں کررہے ہیں مگر (نعوذباللہ) یہ سب لوگ جھوٹ کہہ رہے ہیں اور مسلسل جھوٹ کہے جارہے ہیں اور بے تحاشا روتا اور پھوٹ پھوٹ کر روتا رہا ہچکی بندھ گئی۔

نماز کے بعد ساتھ والے نے پوچھا کہ خیر باشد کیا تکلیف ہے' میں نے نفی میں سرہلایا اور اسی طرح ہر کوئی ہمدردی جتانے لگا مگر میں خاموش رہا۔

صرف ناں ناں کیلئے سرہلاتا رہا اور مجھے بار بار خیال آتا رہا کہ ہم صریحاً جھوٹ کہہ رہے ہیں کہ ہم (تجھ سے مانگتے ہیں) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ہم منافقت کررہے ہیں ہم تو بالکل فیلقوس فلسفی (جو کہ یونانی تھا) کے طوطے ہوگئے ہیں جو کہ انتہائی ہمدرد قسم کا شریف آدمی تھی۔ ایک دفعہ جنگل سے گزر رہا تھا کہ اس نے دیکھا کہ شکاری نے بے شمار طوطے پکڑے ہوئے ہیں اور پنجرے میں بند کررہا ہے اس نیک دل فلسفی نے کہا اے اللہ کے بندو یہ ظلم نہ کرو' آزاد پرندوں کو مت قید کرو' ان کو آزاد کردو تمہارا یہ عمل خدا کو پسند آجائیگا۔ (چھوڑنے کا) مگر اس شکاری نے اس نیک دل انسان کی بات سنی ان سنی کردی اور کہا کہ حضرت ہمارا پیٹ کا مسئلہ ہے میں ان کو بیچ کر گھر کا چولہا جلاتا ہوں اگر طوطے پکڑنے کا کام نہ کروں تو کھاؤں گا کہاں سے۔ نیک دل فلسفی نے کہا یہ مجھے سارے کے سارے بیچ دیں جس کیلئے شکاری تیار ہوگیا۔ قیمت چکا کر فیلقوس طوطوں کو اپنے گھر لے گیا اور ان کو پڑھانا شروع کردیا کچھ عرصہ بعد فیلقوس نے جو کچھ طوطوں کو پڑھایا' سکھایا ان کو ازبر ہوگیا اور سارے طوطے بڑے پیار سے بڑی اچھی لے میں کہتے ''ہم شکاری کی پھرکی پر کبھی نہیں بیٹھیں گے' اگر کہیں غلطی سے بیٹھ بھی گئے تو پھُر سے اڑ جائیں گے۔''

تو فلسفی بڑا خوش ہوا کہ اب ان کو کوئی شکاری نہیں پکڑ سکے گا کیونکہ یہ اب پھرکی پر بیٹھے ہی نہ ہونگے تو گرفتاری کیسی۔

مگر افسوس کہ ہم بالکل واقعی فیلقوس کے طوطے ہیں ہم تو کہتے ہیں کہ ایاک نعبدوایاک نستعین مگر اس پر طوطوں کی طرح عمل نہیں کرسکتے۔ اتفاقاً نیک دل فلسفی کا گزر پھر جنگل کی طرف سے ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ شکاری اپنے شکار کو پنجروں میں بند کررہا ہے اور ان طوطوں میں ایک دو طوطے جو کہ شکاری کی پھرکی سے چمٹے ہوئے ہیں مگر زبان سے تو کہہ رہے ہیں لیکن عمل نہیں کررہے اور اسی طرح پھرکی کو پکڑا ہوا ہے اور چھوڑنے کا خیال نہیں آیا یا آتا بھی ہو تو ڈر کی وجہ سے کہ کہیں نیچے نہ گر جائیں حالانکہ وہ تو اڑ سکتے ہیں مگر جرأت نہیں ہے۔ اللہ مہربان ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

شکاری طوطے ایسے پکڑتے ہیں کہ جیسے ترازو کی ڈنڈی کے درمیان ایک سوراخ ہوتا ہے بالکل اسی طرح شکاری کی پھرکی بھی ویسی ہی ہوتی ہے جب طوطا پھرکی پر بیٹھتا ہے تو اپنے ہی وزن سے وہ بالکل نیچے کی طرف لٹک جاتا ہے اور اپنے پنجوں سے بڑی مضبوطی سے پھرکی والی ڈنڈی کو پکڑ لیتا ہے۔ اپنی کم عقلی کی وجہ سے سلاخوں کے پیچھے چلا جاتا ہے۔

پتھری گردہ ومثانہ

بڑی الائچی توے پر ہلکی سی گرم کرلیں پھر اس کے دانے نکال لیں 50 گرام' 50 گرام قلمی شورہ' دو ٹکیہ مشک کافور سب کو سفوف بنالیں تین وقت کچی لسی سے ایک ماشہ دیں' پتھری کو آٹا بنا کر نکال دے گی۔

دافع احتلام

اسپغول کی بھوسی چھ ماشہ صبح نہار منہ دودھ سے لیں ایک ہفتہ۔ (محمد یونس قادری' ٹنڈو آدم)

جوڑوں کا درد

15 دن کے بعد مجھے ان کا خط ملا کہ میں مکمل ٹھیک ہوگئی ہوں بقایا دوائی کھاؤں یا نہ کھاؤں

مجھے ایک دفعہ علاقہ تھل میں جانے کا اتفاق ہوا۔ ایک بوڑھی عورت مجھے کہنے لگی کہ کافی آدمیوں کی زبانی میں نے سنا ہے کہ آپ کے پاس جوڑوں کے درد کی بہترین دوا ہے۔ میرا حال یہ ہے عرصہ 5 سال سے یہ درد شروع ہوا ہے۔ علاج معالجہ کرانے سے معمولی فرق پڑتا اور پھر وہی درد برقرار رہتا ہے۔ اب میرا یہ حال ہے تمام جوڑوں میں درد اور سارے جسم میں بھی اکثر درد رہتا ہے۔ لاٹھی کے سہارے کچھ چل پھر سکتی ہوں۔ لیکن تھوڑا سا چلوں تو درد شدت اختیار کرجاتا ہے۔ عاجز نے اس عورت کو ساٹھ پڑیاں بنا کردیں جو کہ تیس دن کی دوائی تھی۔ 15 دن کے بعد مجھے ان کا خط ملا کہ میں مکمل ٹھیک ہوگئی ہوں بقایا دوائی کھاؤں یا نہ کھاؤں۔ نسخہ مذکورہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔ **ھوالشافی:** آک کی جڑ کا خشک چھلکا 250 گرام، کلونجی 250 گرام، اجوائن دیسی 250 گرام تمام اجزاء کی سفوف بنائیں۔ **مقدار خوراک:** ایک چمچ صبح وشام ہمراہ نیم گرم دودھ یا چائے کے ساتھ لیں۔

بواسیر: ایک واقعہ بطور نمونہ۔ میں اپنے رقبے میں گیا میرا پڑوسی ہاری جو کہ درخت کے نیچے چارپائی پر لیٹا ہوا تھا۔ مجھے آواز دی میں اس کے پاس گیا تو کہنے لگا مجھے رات کا مقعد میں سخت درد ہے اور دوسرا کافی دن ہوگئے ہیں پاخانہ کے ساتھ خون بھی آتا ہے۔ درد کی وجہ سے لیٹا ہوا ہوں۔ آج میری زمین وتر تھی۔ ہل بھی نہ چلا میں نے اس کے بیٹے کو ساتھ لیا اور گھر آکر دو پڑیاں بنا کردے بھیجیں اور کہا کہ ایک ابھی اور دوسری گھنٹہ کے بعد پانی کے ساتھ لیں۔ انہی دو پڑیوں سے خون بھی اور درد بھی رک گیا۔ مزے کی بات یہ ہے نسخہ بالکل معمولی ہے۔ **ھوالشافی:** کلونجی 70 گرام، سرسوں کے بیج 100 گرام جن سے کڑوا تیل نکلتا ہے، تخم نمولی کا اندرونی مغز 100 گرام۔ ترکیب: ہر جز کو علیحدہ علیحدہ رگڑ کر سفوف بنالیں۔ خوراک: فل سائز کیپسول دو عدد صبح' دوپہر' شام ہمراہ پانی کھانے سے پہلے لیں۔ (صفحہ نمبر 274)

بحوالہ ''مجھے شفاء کیسے ملی'' لاعلاج روحانی اور جسمانی بیماریوں میں مبتلا اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ (جو عمل یا ٹوٹکہ آزمائیں ضرور لکھیں' لاکھوں کا نفع آپ کا صدقہ جاریہ)

اپنی توانائی کے ذخیرے کو محفوظ کریں

شائلہ سلیم، اسلام آباد

فطرت کے ٹائم ٹیبل کے مطابق دن کام کاج کرنے کیلئے ہے اور رات سونے اور آرام کرنے کیلئے۔ صدیوں سے انسان اس پر عمل پیرا ہے لیکن آج کا دور صنعت و حرفت اور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ ہم نے فطرت کے ٹائم ٹیبل کو توڑ مروڑ کر رکھ دیا ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اپنی سماجی پیشہ وارانہ یا کاروباری ذمہ داریوں کو نبھانے کیلئے ہمیں اچھی صحت کی ضرورت ہے۔ لہٰذا خود کو ٹھیک ٹھاک رکھنے کیلئے ساری عمر چاروناچار کچھ نہ کچھ کرنا ہی پڑتا ہے۔ اپنے خوابوں کی عملی تعبیر دیکھنے کیلئے انسان کو صحت منداور طویل زندگی درکار ہے اس کے بغیر آپ کوئی کام سرانجام دے سکتے ہیں اور نہ ہی زندگی سے پوری طرح لطف اندوز ہوسکتے ہیں۔ کتنا بڑا المیہ ہے کہ انسان اپنی سماجی وکاروباری یا پیشہ وارانہ زندگی کے بام عروج پر پہنچ کرخود جسمانی لحاظ سے ناکارہ ہوکرختم ہوجائے۔ یہ کتنی بڑی خوش نصیبی ہے کہ آپ جو پودے لگائیں رخصت ہونے سے پہلے ان کا پھل بھی کھا کر جائیں۔ پختہ کار ہوجانے کے بعد بھی آپ کے پاس اتنی زندگی باقی ہونی چاہیے کہ آپ اپنے کمال اور مہارتوں سے مستفید ہوسکیں۔

پیتھالوجی کے حوالے سے دائمی تھکن کوئی مرض نہیں بلکہ کسی ہونے والی خرابی صحت کی پیشگی اطلاع ہے فطرت نے ہمارے بدن میں ایک الارم سسٹم وضع کررکھا ہے جو کسی بیماری کے حملے سے پہلے ہی ہمیں آگاہ کردیتا ہے جس طرح گھڑی کے الارم سے آپ فوراً جاگ اٹھتے ہیں اسی طرح بدن کے اس الارم سے بھی آپ کو چوکنا ہوجانا چاہیے۔ دائمی تھکن بھی ایسا ہی الارم ہے جسے نظرانداز کردینے سے صحت کا بحران واقع ہوسکتا ہے۔

دائمی تھکن کیا ہے؟ مثلاً آپ بہت جلدی تھک جاتے ہیں۔ رات کو نینداور آرام کرنے سے بھی آپ کی تھکن نہیں جاتی اور صبح جب آپ اٹھتے ہیں تو تھکاوٹ سے چور چور ہوتے ہیں۔ اپنے دن کے کاروبار یا ملازمت میں آپ کو کوئی خوشی محسوس نہیں ہوتی۔ آپ اپنے تفریحی مشاغل کو ایک ایک کرکے چھوڑ رہے ہیں۔ سرگرمی اور پیش قدمی کی بجائے آپ مایوسی اور بددلی کا شکار ہیں لیکن کبھی کبھی آپ بہتر بھی محسوس کرتے ہیں اور اس دن آپ زیادہ کام کرتے ہیں۔ آپ کو حیرت ہوتی ہے کہ روزانہ اسی طرح تازہ دم کیوں نہیں ہوتا؟ اگر آپ اس طرح کی کیفیت سے دوچار ہیں تو یقیناً دائمی تھکاوٹ کا شکار ہیں۔ اگر آپ دائمی تھکاوٹ کا شکار ہیں تو سب سے پہلے ان باتوں کا جائزہ لیں!

رات کو کتنی دیر سوتے ہیں؟۔ شام کتنے بجے سوتے ہیں؟۔ صبح کتنے بجے اٹھتے ہیں؟

فطرت کے ٹائم ٹیبل کے مطابق دن کام کاج کرنے کیلئے ہے اور رات سونے اور آرام کرنے کیلئے۔ صدیوں سے انسان اس پر عمل پیرا ہے لیکن آج کا دور صنعت وحرفت اور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ ہم نے فطرت کے ٹائم ٹیبل کو توڑ مروڑ کر رکھ دیا ہے۔ مصنوعی روشنی کی مدد سے دن اور رات کے فرق کو مٹا کر اپنے کاروبار کو چوبیس گھنٹوں پر پھیلایا ہے تاہم ہمیں چاہیے کہ اپنے کام اور آرام کے اوقات کو ممکنہ حد تک انداز فطرت کے مطابق بنائیں۔ ایک بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ آدھی رات سے پہلے پہلے زیادہ سے زیادہ وقت سوئیں تاکہ صبح تازہ دم اٹھیں۔ اٹھنے کے بعد لٹمس پیپر پر اپنے پیشاب کا ردعمل چیک کیا کریں۔ نارمل ردعمل ایسڈ ہونا چاہیے یعنی لٹمس پیپر سرخ ہوجائے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ رات کے آرام کے بعد آپ کے بدن کی کیمسٹری معمول پر آگئی ہے۔ مزید آپ اندازہ لگاسکتے ہیں کہ ان کے کام کاج کیلئے آپ کے بدن میں توانائی کا کتنا ذخیرہ موجود ہے کیونکہ توانائی کے اس محفوظ ذخیرے کا انحصار بدن کو آرام کی مہلت پوری نیند پریشانی سے نجات اور ایسی غذاؤں سے پرہیز پر ہوتا ہے جس سے پیشاب کا ردعمل الکلی ہو۔

اگر آپ کے پیشاب کا ردعمل الکلی (قوی) ہے تو پھر آپ کو اپنے آرام، نیند، پریشان حالی اور روزمرہ غذا جیسے معمولات کا ازسرنو جائزہ لینا ہوگا، دائمی تھکن کے شکار حضرات کو آرام کا کوئی موقع رائیگاں نہیں جانے دینا چاہیے۔ کسی دانشور کا قول ہے کہ اگر بیٹھنے کا موقع ہوتو میں کبھی کھڑا نہیں ہوتا، اگر لیٹنے کا موقع ہوتو کبھی بیٹھتا نہیں اور اگر چلنے سے ہی کام ہوسکتا ہوتو میں کبھی نہیں دوڑتا گویا اس طرح کی بچت کی سکیموں سے آپ اپنی توانائی کے محفوظ ذخیرے کو ضائع نہیں ہونے دیتے۔

آیئے! دیکھیں کہ آپ اپنی توانائی کے محفوظ ذخیرے کو کیسے برقرار رکھ سکتے ہیں؟ دواؤں کے ذریعے نہیں بلکہ سیدھے سادھے لوک معالجات کے ذریعے اگر صبح دم آپ کا پیشاب ٹیسٹ قلوی ہے تو اس سے آپ کی جمع شدہ توانائی میں کمی کی نشاندہی ہوتی ہے۔ آدھا گلاس نیم گرم پانی میں ایک چمچ سیب کا سرکہ ڈال کر اچھی طرح ہلالیں پھر اس محلول سے سر کے علاوہ بدن کے سارے حصوں کو دونوں ہاتھوں سے دستی غسل دیں کہ جلد اس کو جذب کرلے۔

آپ کا ردعمل ایسڈ ہوجائے گا اور تاب و توانائی بحال ہوجائیگی۔ دائمی تھکن سے نجات حاصل کرنے کیلئے صابن کا استعمال بھی ترک کرنے پرغور کریں یقیناً آپ کو یہ مشورہ بہت زیادہ حیران کرے گا۔ اس کے استعمال سے ہماری پوری جلد متاثر ہوتی ہے اور ہمارا اپنا ردعمل بھی قلوی ہوجاتا ہے جو اچھی صحت کے منافی علامت ہے۔ تیزابی جلد خون کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور اس کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے اس کے برعکس الکلی (قوی) جلد زردی مائل ہوتی ہے۔ صحت مند جلد کی ہلکی گلابی چمک ہوتی ہے۔ میل کچیل اتارنے کیلئے صابن کا استعمال ضروری ہے تو بہتر ہے کہ صابن کے بعد آخر میں پانی میں تھوڑا سا سیب کا سرکہ ڈال کر سارے بدن کو اس سے تر کریں تاکہ بدن کا ردعمل ایسڈ ہوجائے۔ ٹب باتھ میں بھی آپ یہ طریقہ استعمال کرسکتے ہیں۔

آیئے اب تھکن کے حوالے سے روزمرہ خوردونوش کا جائزہ لیں۔ غذا سے ہمارے بدن کی مسلسل تعمیر ومرمت ہوتی ہے۔ اگر آپ دائمی تھکن کا شکار ہیں تو آپ کو بعض غذائیں ترک کرنا ہوں گی۔ غذائی تحقیقات سے یہ بات ثابت ہے کہ باجرہ مکئی وغیرہ غذائی اعتبار سے گندم سے بہتر ہیں مگر اس کے باوجود بڑے پیمانے پر ہم نے گندم کو ہی بطور غذا اپنا رکھا ہے اور اس کو بھی سالم نہیں بلکہ سفید آٹا نکال کرکھاتے ہیں۔ دائمی تھکن کے مریضوں کو آیوڈین اور دوسری باقی معدنیات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ سلاد پر سرکہ ڈال کر کھایا کریں یا دن میں دوبار ایک گلاس پانی میں ایک چمچ سیب کا سرکہ ڈال کر کھانے کے بعد پی لیا کریں۔ انشاء اللہ تھکن کی شکایت دور ہوجائے گی۔

(بقیہ: ڈاڑھی کٹوانے کا عبرت انگیز واقعہ)

نہ رکھنے پر بیٹوں کا کھانا بند کرتی۔ اللہ انہیں نیکی کی ہدایت دے۔ پر یہاں پر تو گنگا ہی الٹی بہتی ہے۔ اگر بیٹے فرنچ یا کوئی فیشن ایبل اور ڈاڑھی کی توہین کرکے کوئی سٹائل بنا کر آجاتے ہیں تو فخر سے بیٹے کو دیکھ کر خوش ہوتی ہیں کہ فیشن کیا ہوا ہے اور اگر سنت کے مطابق رکھے تو کہتی ہیں تمہاری ڈاڑھی رکھنے کی عمر نہیں ہے۔ ارے نادان ماؤں جب ڈاڑھی رکھنے کی عمر ہوئی ہے تو ڈاڑھی نکلی ہے نا! ہم سے تو اچھے سکھ ہیں جنہیں آخرت پر ایمان بھی نہیں پھر بھی اپنی شناخت سنبھالے ہوئے ہیں۔

سلسلہ وار آپ بیتی
قسط نمبر 23

جنات کا پیدائشی دوست

علامہ لاہوتی پراسراری

ایک ایسے شخص کی سچی آپ بیتی جو پیدائش سے اب تک اولیاء جنات کی سرپرستی میں ہے' اس کے دن رات جنات کے ساتھ گزر رہے ہیں، قارئین کے اصرار پر سچے حیرت انگیز اور دلچسپ انکشافات قسط وار شائع ہورہے ہیں لیکن اس پراسرار دنیا کو سمجھنے کیلئے بڑا حوصلہ اور حلم چاہیے

اچانک صحابی بابا کی آواز آئی کہ چلیں نا تب جا کر میں چونکا میں نے صحابی بابا اور حاجی صاحب سے اور ایک جیل کے داروغہ تھے ان سے سوال کیا کہ یہ کیا کیفیت ہے؟ باقی حضرات خاموش ہوگئے لیکن صحابی بابا مسکرا دیئے فرمایا کہ یہ اولیاء اللہ اور صالحین کی تربتوں پر جو اللہ جل شانہٗ کی طرف سے انوارات اور برکات نازل ہوتی ہیں یہ وہ چیز تھی۔ اس کی تازگی اس کی خوشبو اور اس خوشبو کا ایک انوکھا احساس ابھی یہ بیان کرتے ہوئے بھی میں محسوس کررہا ہوں اور شاید یہ احساس مجھے کبھی نہ بھول سکے۔

قارئین! آپ نے الفاظ تو پڑھے ہی ہونگے میرا احساس کون پڑھے......اور پڑھ بھی کیسے سکتا ہے۔ مجھے بے شمار ملنے والے خطوط میں لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ سب واقعات دھوکہ اور فریب ہیں' وہ کہتے ہیں یہ محض ایک ڈھکوسلہ ہے لیکن اکثریت میرے اس کالم سے اور میرے ان مشاہدات سے نفع اٹھارہی ہے۔

کچھ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس سلسلے کو بند کردیا جائے جو حضرات یہ باتیں کہتے ہیں وہ بھی سچے ہیں ان کا برتن ہی اتنا ہے' ان کا ظرف ہی اتنا ہے۔ روحانی دنیا سے ان کو شناسائی ہے ہی نہیں۔ انہوں نے ظاہر کی دنیا کو اور مادی دنیا کو دیکھا ہے۔ اس دنیا کو کیسے سمجھ پرکھ سکتے ہیں۔ اس دنیا کو وہ کیسے پڑھ سکتے ہیں۔ خیر میں صحابی بابا کے اصرار پر اٹھا جبکہ اٹھنے کو میرا دل نہیں چاہ رہا تھا لیکن اٹھ تو گیا چل نہیں سکا۔ میں پھر بیٹھ گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ کوئی نادیدہ سی قوت ہے جو مجھے اٹھنے نہیں دے رہی میں کیا کروں۔ پہلے کی طرح سب خاموش لیکن صحابی بابا مسکرا رہے تھے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ ہی بتایئے کہ اس نہ اٹھنے کی وجہ کیا ہے؟ وہ فرمانے لگے صاحب مزار جو کہ صاحب کمال درویش ہیں وہ چاہتے ہیں کہ آپ ابھی ہمارے ساتھ اور بیٹھیں اور کچھ کہیں کچھ سنیں سورۂ اخلاص کا مزید ہدیہ دیں۔ میں بیٹھ کر مزید پڑھنا شروع ہوگیا۔ بہت دیر تک حالت سکرات میں سورۂ اخلاص پڑھتا رہا اور اللہ سے عرض کرتا رہا کہ اے اللہ اپنے اس بندے کی روح کو میری طرف سے ہدیہ پہنچا' بہت دیر کے بعد میں نے محسوس کیا کہ میرے جسم میں جان آنا شروع ہوگئی ہے' میری ٹانگوں میں' میرے دل میں' میرے پاؤں میں جان اور حرکت پیدا ہوئی۔ میں سمجھ گیا کہ ان کی طرف سے اجازت ہے' میں سلام کرکے اٹھا' صحابی بابا اور دیگر جنات میرے منتظر تھے۔ مجھ سے فرمانے لگے ان کو آپ سے محبت ہے۔ اس لیے آپ کو جانے نہیں دے رہے تھے۔

میں نے ان سے کہا میں جب بھی حضور سرور کونین ﷺ کے روضہ اطہر پر جاتا ہوں وہاں بھی مجھے روک لیا جاتا ہے' ابھی نہ جاؤ۔ وہاں بھی مجھ بے حیثیت سے بہت زیادہ محبت کی جاتی ہے۔ ایک بے ذرہ اور بے حیثیت سے اتنی زیادہ محبت...... میں کیا اور میری اوقات کیا۔ لیکن ایک چیز جو بار بار میرے تجربات اور دیکھنے میں آئی ہے وہ یہ کہ جن لوگوں کو میں نے یہ چیز بتائی ہے کہ کثرت سے سورۂ اخلاص اور درود شریف پڑھیں! یہ دو چیزیں ایسی ہیں جو اللہ کی بارگاہ میں بندے کو صاحب مقام بنادیتی ہیں اور صاحب کمال بنادیتی ہیں جو اللہ کی بارگاہ میں بندے کو ایسا جسم عطا کرتی ہیں جو جسم لاہوتی ہوتا ہے۔ وہ جسم مٹی کا بنا ہوا نہیں ہوتا' وہ نورانی جسم ہوجاتا ہے۔ وہ جسم پھر سیر کرتا ہے عالم لاہوت کی' ملکوت کی' عالم جبروت کی اور ایسے عالم ہیں جن کے بارے میں قلم رک جاتا ہے۔ زبان گنگ ہوجاتی ہے۔

الفاظ ٹھہر جاتے ہیں' عقل کے سانچے پگھل جاتے ہیں سوچوں کے دھارے رخ بدل لیتے ہیں' نگاہیں پتھرا جاتی ہیں اور سانسیں رک جاتی ہیں۔ کیوں؟ وہ ایسی پراسرار دنیا ہیں جس کا میں نے ایک مرتبہ پہلے بھی تذکرہ کیا تھا۔ جن کو ہم عام طور پر اڑن طشتریاں کہتے ہیں وہ اس دور کی دنیا ہے اور ان کی سائنس ہم سے کہیں زیادہ اونچی ہے' ان کی دنیا ہم سے کہیں زیادہ اونچی ہے اور ان کی کائنات ہم سے زیادہ اونچی ہے۔ ہم ان کی ترقی تک پہنچ بھی نہیں سکتے جس ترقی اور ٹیکنالوجی تک وہ پہنچ چکے ہیں ایک دفعہ مجھے صحابی بابا اس جہان میں لے گئے' وہاں جا کر مجھے ایک واقعہ یاد آیا۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص آئے کہنے لگے کہ شیخ آپ کی خدمت میں تزکیہ نفس کیلئے آیا ہوں دل کی دنیا کو اللہ کی محبت میں ڈبونے کیلئے آیا ہوں' کچھ اللہ اللہ کے بول سیکھنے آیا ہوں۔ اگر آپ کے قدموں میں جگہ مل جائے۔ شیخ کی خدمت میں بہت عرصہ رہے' بہت عرصہ رہے۔ حضرت کی خدمت میں رہتے ہوئے زندگی کے بہت سے دن رات گزر گئے' ایک دفعہ عرض کرنے لگے کہ شیخ اللہ کی کائنات بہت وسیع ہے میں اللہ کی قدرت کے مظاہر اور مناظر دیکھنا چاہتا ہوں چونکہ صاحب استعداد ہوگئے تھے' برتن بڑا ہوگیا تھا' شیخ فرمانے لگے اچھا ٹھیک ہے۔ یہ روٹیاں لو اور جنگل میں جاؤ۔ وہاں ایک ریچھ ملے گا اس ریچھ کو یہ روٹیاں ڈال دینا۔ وہ روٹیاں منہ میں ڈال کر چلے گا تم اس کے پیچھے چلتے جانا اور پھر قدرت کے جو مظاہر و مناظر نظر آئیں وہ مجھے آکر بتانا' انہوں نے روٹیاں لیں اور چل پڑے۔ بہت دیر چلتے رہے' آخر جنگل میں بالکل سیاہ ایک ریچھ ملا اس کو روٹیاں ڈالیں' اس نے منہ میں لیں اور بھاگنا شروع ہوگیا یہ اس کے پیچھے بھاگتے رہے' وہ ایک غار میں چلا گیا بہت لمبی غار تھی' اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ چلتے رہے چلتے رہے...... آخر اس غار کا دھانہ قریب آیا تو روشنی نظر آئی وہ ریچھ وہاں غائب ہوگیا اور یہ وہاں پہنچ گئے اور حیران ہوئے کہ یہ کونسی دنیا ہے؟ وہاں ایک شخص ملا۔ **(جاری ہے)**

میرے مجرب ٹوٹکے

ذیابیطس کیلئے

جامن کی خشک گٹھلیاں پیس لیں' سادہ پانی سے ہر روز تین ماشہ کھاتے رہیں ذیابیطس کا خاتمہ ہوجائے گا۔

دماغی کام کرنے والوں کیلئے

وہ لوگ جو دماغی کام کرتے ہیں طالبعلم' پروفیسر' کاروباری اصحاب ودیگر اگر اپنے لیے گوشت کی بجائے پھل اور سبزیوں کو غذا بنالیں تو وہ اٹھارہ گھنٹے مسلسل کام کرکے بھی تھکن محسوس نہ کریں گے۔ **(حکیم مرزا منور بیگ)**

حضرت حکیم صاحب سے موبائل پر رابطہ (بیرون ملک)

حضرت حکیم صاحب ہر ہفتے کی شام 7 بجے سے 9 بجے تک صرف بیرون ملک کی کالیں سنیں گے۔ قارئین کا اندرون ملک رسالہ' خط اور ملاقات کے ذریعے حکیم صاحب سے رابطہ ہے' بیرون یہ ذرائع نہیں ہیں۔ براہ کرم اندرون ملک سے کال نہ کریں بیرون ملک مجبور لوگوں کا حق نہ ماریں۔ اندرون ملک موصول کالیں کاٹ دی جائینگی۔ مجبوری کی صورت میں پیشگی معذرت۔ موبائل: 0343-8710009

گندگی اور غلاظت صاف کرنیوالا پرندہ

مشتاق، گجرات

کسان کیلئے اس پرندے کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہے۔ کیونکہ اس سے جتنا فائدہ پہنچتا ہے تقریباً وہ اتنا ہی نقصان کردیتا ہے۔ شہروں میں البتہ اس کا ایک فائدہ ضرور ہے کہ یہ یہاں کی غلاظت اور گندگی کو رفع کرنے کے کام میں ہاتھ بٹاتا ہے۔

کوا...... دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا ملک ہو جس کے افسانوی ادب یا لوک گیتوں اور عوامی کہانیوں میں کوے کا ذکر نہ ہو۔ قریب قریب ہر جگہ اس کے متعلق عجیب وغریب حکایتیں اور قصے کہانیاں زبان زد خاص وعام ہیں۔ سوئٹزر لینڈ، جرمنی اور سسلی کے لوگوں میں یہ خیال عام ہے کہ کسی ایسے گھر کے قریب جس میں کوئی شخص بستر علالت پر پڑا ہو کوے کی کائیں، کائیں سنائی دے تو سمجھ لیجئے کہ مریض کی موت کی گھڑی آن پہنچی ہے۔ اسی طرح برطانیہ کے ایک علاقے سسکس میں مشہور ہے کہ اگر کسی مکان کی منڈیر پر بیٹھ کر یہ تین بار متواتر ایک انداز سے کائیں، کائیں کرے تو یہ بات یقینی ہے کہ اس گھر کا کوئی فرد داغ مفارقت دینے والا ہے۔ آئرلینڈ والے کہتے ہیں کوے ظالم جاگیرداروں کے بھوت ہیں، اس لیے کسانوں کے باغات سے سبزی چراتے ہیں۔ اس کے برعکس بعض ایسے ممالک ہیں جہاں اسے مقدس سمجھ کر اس کی تعظیم کی جاتی ہے۔

برصغیر پاک و ہند کے لوگ اسے متفقہ طور پر منحوس خیال کرتے ہیں لیکن زمانہ قدیم میں بعض ایسے ہندو طبقے موجود تھے جو اسے متبرک اور دانش مند پرندہ سمجھ کر اس کی پرستش کرتے تھے۔

اس پرندے کا سر اور پیٹھ عام طور پر سیاہ اور گردن اور چھاتی سفیدی مائل ہوتی ہے لیکن بعض ایسے کوے بھی ہیں جو سر تا پیر سیاہ رنگ کے فرغل میں ملبوس ہوتے ہیں جیسے پہاڑی کوے ان میں سفیدی نام کو بھی نہیں ہوتی۔ یہ سب انسانی صحبت کے مشتاق اور دلدادہ ہیں۔ انسان کہیں جائے یہ اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ دنیا میں نیوزی لینڈ کے سوا اور کوئی دوسرا ملک ایسا نہیں ہے جہاں اس پرندے کا کوئی نہ کوئی ہم نسل یا نمائندہ موجود نہ ہو۔

بھوک، اس پرندے کی سب سے بڑی کمزوری ہے، کچھ نہ چھوڑے پاک نہ گندا۔ اس قدر بلانوش واقع ہوا ہے کہ کوئی بھی شے اسے غیر موافق نہیں۔ اناج، پھل، مینڈک، مردار، ٹڈے، مکوڑے اور انڈے سب کچھ اڑا جاتا ہے۔ شکاری پرندے تو صرف جوان پرندوں کو ہی ہلاک کرتے ہیں لیکن کوا باقاعدہ جاسوسوں کی طرح دوسرے پرندوں کے انڈوں اور بچوں کی تلاش میں رہتا ہے اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر انہیں چٹ کرتا ہے۔

کسان کیلئے اس پرندے کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہے۔ کیونکہ اس سے جتنا فائدہ پہنچتا ہے تقریباً وہ اتنا ہی نقصان کردیتا ہے۔ شہروں میں البتہ اس کا ایک فائدہ ضرور ہے کہ یہ یہاں کی غلاظت اور گندگی کو رفع کرنے کے کام میں ہاتھ بٹاتا ہے۔ گاہے گاہے گدھوں کے ساتھ مردار کھانے میں شریک ہوکر گلی سڑی اور عفونت پیدا کرنے والی اشیاء کھا جاتا ہے۔

موسم بہار شروع ہوتے ہی یہ پرندے اپنے جیون ساتھی کی تلاش شروع کردیتے ہیں۔ یہ موسم ان کی زندگی میں خاصی گہما گہمی پیدا کردیتا ہے۔ وہی کوے جو پہلے صبح سے لے کر شام تک پیٹ کے کارن گھر گھر پھرتے، اب ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتے پھرتے اور آپس میں اٹھکیلیاں کرتے نظر آتے ہیں۔ فضا میں خوب اونچا اڑ کر اچانک نیچے کا رخ کرتے ہیں اور کسی دوسرے ساتھی کو قریب سے ذرا سا مس کرکے دوبارہ بلندی کی طرف اڑ جاتے ہیں یا بیٹھے بیٹھے اچانک اپنی گردن سکیڑ لے گا اور پر سمیٹ کر بڑے انداز سے اپنا راگ الاپنے لگے گا۔ یہ سب ان کی محبت کے انداز ہیں پسند کا جوڑا مل جانے کے بعد دونوں تادم زیست ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں۔ مادہ ایک موسم میں عام طور پر چار سے لے کر چھ انڈے دیتی ہے۔ انڈوں کا رنگ نیلا، سبزی مائل ہوتا ہے اور اس پر بھورے رنگ کے دھبے یا دھاریاں نمایاں ہوتی ہیں۔ مادہ جب انڈے سینے بیٹھتی ہے تو نر اس کیلئے خوراک مہیا کرتا ہے۔ بچوں کی پرورش اور دیکھ بھال بڑی احتیاط اور پوری جانفشانی سے کرتے ہیں۔ انہیں عقاب، شکرے اور الو جیسے دشمنوں کی دست درازی سے ہر ممکن حد تک بچاتے ہیں۔ اس پرندے میں ایک دوسرے کیساتھ اتفاق اور محبت سے مل جل کر رہنے کا گہرا جذبہ پایا جاتا ہے اور اس جذبے کی انتہا یہ ہے کہ کوئی ذرا سی چیز جو پالے کھائے نہ جب تک سب کو بلا لے۔

وقت کی قدر کرنیوالے

حافظ محمد ہارون، کراچی

بغدادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں جاحظ کتاب فروشوں کی دکانیں کرایہ پر لے کر ساری رات کتابیں پڑھتے رہتے تھے

عامر بن قیس رحمۃ اللہ علیہ ایک زاہد تابعی تھے ایک شخص نے ان سے کہا کہ آؤ بیٹھ کر باتیں کریں انہوں نے جواب دیا تو پھر سورج کو بھی ٹھہرا لو یعنی زمانہ تو ہمیشہ متحرک رہتا ہے اور گزرا ہوا زمانہ واپس نہیں آتا ہے اس لیے ہمیں اپنے کام سے غرض رکھنی چاہیے اور بے کار باتوں میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

شیخ محمد سلام البیکندی رحمۃ اللہ علیہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے شیوخ میں سے تھے ایک دفعہ ان کا قلم ٹوٹ گیا تو انہوں نے صدا لگائی کہ مجھ کو نیا قلم ایک دینار میں کون دیتا ہے لوگوں نے ان پر نئے قلموں کی بارش کردی یہ ان کی دریا دلی کا حال تھا کہ وہ ایک قلم کو بھی (اس دور کی خطیر رقم) کے بدلے خرید لیتے تاکہ لکھتے لکھتے ان کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہو اور ان کے خیالات کا تسلسل جاری رہے۔

تاریخ بغداد کے مصنف خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں جاحظ کتاب فروشوں کی دکانیں کرایہ پر لے کر ساری رات کتابیں پڑھتے رہتے تھے۔

☆ فتح بن خاقان خلیفہ عباسی التوکل کے وزیر تھے وہ اپنی آستینوں میں کوئی نہ کوئی کتاب رکھتے تھے اور جب انہیں سرکاری کاموں سے ذرا فرصت ملتی تو وہ کتاب آستین سے نکال کر پڑھنے لگ جاتے تھے۔

☆ اسماعیل بن اسحاق القاضی کے گھر جب بھی کوئی جاتا تو انہیں پڑھنے میں مصروف پاتا۔

☆ ابن رشدی اپنی شعوری زندگی میں مصروف دوراتوں کا مطالعہ نہیں کرسکے۔

☆ امام ابن جریر طبری ہر روز چودہ ورقے لکھ لیا کرتے تھے انہوں نے اپنی عمر عزیز کا ایک لمحہ بھی فائدے اور استفادے کے بغیر نہیں گزارا۔

☆ سارٹن نے تاریخ العلوم میں البیرونی کو دنیا کے بہت بڑے عالموں میں شمار کیا ہے ان کے شوق علم کا یہ حال تھا کہ حالت مرض میں مرنے سے چند منٹ بیشتر ایک فقہی سے جو ان کی مزاج پرسی کیلئے آیا ہوا تھا علم الفرائض کا ایک مسئلہ پوچھ رہے تھے۔

اس ماہ کا دکھی خط

زندگی تو ایک امتحان بن گئی ہے

ایڈیٹر کی ڈھیروں ڈاک سے صرف ایک خط کا انتخاب نام اور جگہ مکمل تبدیل کردیئے ہیں تاکہ رازداری رہے۔کسی واقعہ سے مماثلت محض اتفاقی ہوگی۔اگر آپ اپنا خط شائع نہیں کرانا چاہتے تو اعتماد اور تسلی سے لکھیں آپ کا خط شائع نہیں ہوگا۔وضاحت ضرور لکھیں

آج سے 3 سال پہلے ہر طرف اللہ کا فضل و کرم تھا۔کوئی کمی نہ تھی مگر پھر والد صاحب کو چند غلط عادتوں نے ایسا گھیرا کہ آج ہم روٹی بھی مشکل سے کھا رہے ہیں۔ لاکھوں کی جائیداد غلط عادتوں کی وجہ سے دنوں میں اجاڑ دی۔ گھر‘ کارخانہ‘ زیورات سب بک گئے اور آج ہم کرائے کے مکان میں رہ رہے ہیں اور کوئی ذریعہ روزگار نہیں ہے۔ والد صاحب کوئی کام نہیں کرتے بلکہ اب بھی جوا پرچی کھیلتے ہیں۔ 2 بھائی شادی شدہ ہے 5 سال سے‘ وہ بھی صرف بیوی کی مانتے ہیں والدین اور بہنوں کو تو جیسے مکمل طور پر بھول چکے ہیں۔ وہ زیادہ تر اپنے سسرال رہتے ہیں یا کبھی علیحدہ جو کماتے ہیں سسرال والوں کو ہی کھلا دیتے ہیں۔ ہم صرف خدا کے آسرے پر بیٹھے ہیں وہ ہی کوئی نہ کوئی وسیلہ بناتا ہے اور دن گزار رہے ہیں۔ وہ ہی تو مسبب الاسباب ہے اور اب بھی اسی ذات واحد پر کامل یقین رکھتے ہوئے ایک آخری آس کے طور پر آپ کو خط تحریر کیا تھا۔ حکیم صاحب کسی کے پاس تو چھوٹا موٹا کوئی ذریعہ روزگار ہوتا ہے یا مکان ہی اپنا ہوتا ہے مگر ادھر تو دونوں چیزیں ہی نہیں ہیں۔ کچھ زیورات تھے تو اب تک کا وقت کٹ گیا ہے۔ خدا گواہ ہے ایک دو ماہ گزارا کرنے کیلئے کچھ رقم ہے پھر کیا ہوگا۔ ہم کدھر دھکے کھائیں گے کچھ نہیں جانتے۔

حکیم صاحب میں عبقری کی پچھلے چند ماہ سے مستقل قاری ہوں کئی دفعہ پڑھ کر وظائف بھی پڑھتی رہتی ہوں۔ نورانی مراقبہ بھی کرتی ہوں۔ میں کئی ماہ سے نوکری ڈھونڈ رہی ہوں تاکہ کچھ آسرا ہو جائے مگر نجانے کیوں نوکری بھی نہیں ملتی حالانکہ تعلیم بھی ہے‘ نوکری کی بھی امید بنتی ہے پھر ختم ہو جاتی ہے۔ بھائی تو ایک طرف ہو گئے جائیداد کا اپنا حصہ لیکر ختم کر چکے ہیں۔ ایک مجھ سے بڑی بہن شادی شدہ ہے۔ میں والدین کے ساتھ رہ رہی ہوں۔ والد اور بھائیوں کو احساس ہی نہیں کہ جواں بیٹی کہاں جائے کیا کرے۔ والد اپنے جوئے کی عادت نہیں چھوڑتے ہیں۔ میں اور والدہ پریشانیوں میں دن سے رات کرتے ہیں۔

عزیز وا قارب کے ماشاء اللہ لاکھوں کروڑوں کے کاروبار ہیں اللہ انہیں مزید نوازے (آمین) ہم نے تو مشکل وقت میں کھلے دل سے ان کا ساتھ دیا مگر آج ان شدید مشکل حالات میں کوئی ساتھ دینے پر آمادہ نہیں۔ ایک دو دفعہ ہم نے ایک‘ دو ہزار مانگا تو کہتے ہیں ہم کیا کریں‘ اپنی جائیداد کیوں بیچی؟؟؟ جب سگے ماموں اور چچا ساتھ نہ دیں تو دوسرے تو دور کی بات ہے......!!!

میں ایک بیٹی ہوں اور اس وقت جن جذبات اور حالات میں آپ کو خط لکھ رہی ہوں صرف اللہ جانتا ہے۔ میرا کئی بار خودکشی کا ارادہ بنتا ہے مگر ہمیشہ کی سزا اور اس ذات باری تعالیٰ کے احکام ذہن میں آجاتے ہیں کچھ والدہ کا خیال ہاتھ روک لیتا ہے۔

اچھے حالات دیکھنے کے بعد اتنی تنگی آجائے تو بہت مشکل لگتا ہے مگر ہم نے صرف صبر اور سادگی کو اپنایا ہے۔ زندگی تو ایک امتحان بن گئی ہے اور اس امتحان کی کوئی حد نظر نہیں آتی۔ کچھ لوگ کہتے ہیں جادو کے ذریعے آپ کا سب کچھ ختم کیا گیا ہے۔ خدا ہی بہتر جاننے والا ہے۔

والدہ شوگر کی مریضہ ہیں اور اس پر فکر‘ پریشانی کا ہر لمحہ کا ساتھ ہے۔ والد بھی اندر ہی اندر پچھتاتے تو ہوں گے‘ پریشان وہ بھی ہیں کہ کیا حالات ہو گئے ہیں۔ والدہ میری فکر کرتی رہتی ہیں۔ وہ ہی تو میرا اس دنیا میں آسرا ہیں۔ سگے ماموں کی اپنی کوٹھی ہے مگر ہمارا بوجھ اٹھانے پر کوئی تیار نہیں ہے۔ والدہ کہتی ہیں میرے بعد تم کہاں جاؤ گی۔ وہ چاہتی ہیں میری شادی ہو جائے مگر جب والد اور بھائی کو ہی احساس نہیں اور کوئی ذریعہ ہی نہیں‘ روٹی کھانی مشکل ہو تو شادی ناممکن سی بات لگتی ہے۔

میرا کوئی شادی کا ارادہ نہیں بلکہ میں تو چاہتی ہوں کوئی نوکری کر کے ان کا سہارا بن جاؤں۔ میں اور والدہ الحمدللہ نماز‘ قرآن کی پابندی کرتے ہیں۔ درود پاک بھی پڑھتے ہیں۔ حکیم صاحب حالات کی گردش کیا موڑ لے آئے کچھ پتہ نہیں‘ کرائے کے گھر کا کیا بھروسہ کوئی کب خالی کرالے۔ آپ کو خدا نے جو دردمندی کا احساس دیا ہے اور جس طرح آپ دوسروں کے مسائل حل کر رہے ہیں اس کا اجر تو خدا ہی دینے والا ہے ہم تو صرف دعاؤں میں آپ کو یاد رکھتے ہیں۔ ہمارے لیے روحانی محفل میں بھی خاص طور پر دعا کرائیے گا اور اپنی دعاؤں میں شامل کرلیں۔ کیا پتہ آپ کی دعا سے ہماری ڈوبتی کشتی کنارے آلگے۔ میں مایوس نہیں ہوں لیکن جب آئندہ کی سوچوں تو خودکشی کے سوا کوئی راستہ نہیں کیونکہ میں نہ دوسروں سے سڑک پر مانگ سکتی ہوں نہ غلط ذرائع سے کما سکتی ہوں۔ حالات اس قدر رتناؤ والے ہیں کہ عبادت میں بھی توجہ و یکسوئی ختم ہوتی جارہی ہے۔ میں تو خود اس طرح جیسے ذہنی مریضہ بنتی جارہی ہوں۔ میں تو گھر میں پردے میں رہ کر باعزت زندگی اور خدا کے قرب کی طلب گار ہوں مگر حالات باہر جانے پر بھی مجبور کرتے ہیں اور راستے مشکل ہوتے جارہے ہیں۔

نہ گھر میں سکون ہے نہ معاشرے میں اور نہ والد نے عزت چھوڑی ہے‘ ہر طرف مسائل ہی مسائل ہیں۔ مجھے کسی دارالامان کا بھی پتہ نہیں کہ جب گزارا مشکل ہو جائے وہاں پر والدہ کے ساتھ چلی جاؤں۔ حکیم صاحب میں دل سے نہ تو کسی دارالامان جانا چاہتی ہوں نہ خودکشی کرنا چاہتی ہوں۔ حکیم صاحب جب میں دل کی صاف ہوں تو پھر ہر طرف سے اتنے مسائل میں کیوں ہوں؟ کیوں مجھے جینے کا بھی آسرا نہیں مل رہا؟ کیوں میں ہر وقت گردش دوراں سے پریشان ہوں؟ کسی نے مجھ پر جادو کیا ہے یا میں نے کوئی ایسی غلطی کردی ہے جس کی یہ سزا ہے؟ ایک باعزت زندگی کی تلاش میں یہ خط میرا آخری سہارا ہے اور اسی کے جواب کا انتظار رہے گا۔ دعا کیجئے گا کہ خدا بہتر کرے۔

(قارئین ابھی زندگی کے سلگتے خط آپ نے پڑھے، یقیناً آپ دکھی ہوئے ہوں گے۔ پھر آپ خود ہی جواب دیں کہ ان دکھوں کا مداوا کیا ہے؟)

روحانی پھکی سے شوگر کنٹرول ہے

محترم حکیم صاحب السلام علیکم! میں نے آپ کا رسالہ ماہنامہ عبقری پڑھا بہت اچھا لگا۔ اللہ آپ کو سدا بہار صحت وتندرستی عطا کرے اور آپ یونہی لوگوں کی خدمت کرتے رہیں۔ **حکیم صاحب!** میں اور میری بیوی شوگر کے دائمی مریض ہیں ہم نے ہر جگہ سے علاج کروایا مگر ہمیشہ مایوسی ہی ہوتی تھی۔ پھر ایک دفعہ ہم نے آپ کی روحانی پھکی استعمال کی اور اب بھی کر رہے ہیں۔ روحانی پھکی سے ہم کافی آرام محسوس کرتے ہیں۔ جب سے روحانی پھکی استعمال کرنا شروع کی ہے شوگر کنٹرول ہے۔ **(میاں حنیف)**

''لکڑ ہضم پتھر ہضم'' حقیقت میں ممکن

ہمارے معالجین نسخہ لکھتے وقت دواء کے ساتھ دعا کا بھی اہتمام کریں۔ مریض کے ساتھ پیار و محبت سے پیش آئیں کسی طمع کے بغیر نیک نیتی کے ساتھ مریض کا علاج کریں تو اللہ تعالیٰ ضرور شفاء دے گا۔ مریض کی دیکھ بھال اور اس کی عیادت بھی نیکی میں شمار ہوتی ہے

معدے کی ہر قسم کی تکلیف سے نجات

(نسرین غیاث' بہاولنگر)

یہ تقریباً 1977ء کا واقعہ ہے اس وقت میں ایف' اے کی طالبہ تھی والد صاحب اوکاڑہ فلور ملز میں اوورسیئر تھے' عزیزوں میں ایک شادی تھی' وہاں ہم بھی شامل تھے' کھانے میں کوئی خرابی تھی' اکثر لوگ ڈائیریا کا شکار ہوئے' مجھے بھی معدے میں پرابلم ہوا جو رفتہ رفتہ سنگین صورت اختیار کر گیا۔ والد صاحب کبھی ایک ڈاکٹر اور کبھی دوسرے ڈاکٹر کے پاس مجھے لیکر جاتے۔ اوکاڑہ کے نامی گرامی ڈاکٹر سے علاج ہوا لیکن افاقہ نہ ہوا۔ پھر لاہور حکیموں کا علاج' پھر لاہور کے بڑے ہسپتالوں سے چیک اپ کروایا لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ زندگی امید اور ناامیدی کی ناؤ میں ڈگمگا رہی تھی' مایوسی بڑھتی جا رہی تھی' شفاء تو کاتب تقدیر کے حکم سے ہونا تھی۔ والد صاحب سے کسی دوست نے ایک حکیم کا ذکر کیا جو رینالہ خورد میں مقیم تھے ہم وہاں چلے گئے۔

حکیم صاحب نے کافی انٹرویو کے بعد ایک پھکی دی صبح شام کھانے کے بعد لینے کو کہا۔ قدرت نے شفاء اس میں لکھ دی۔ ایک ہفتہ کھانے سے مجھے کافی حد تک افاقہ ہوا۔ دوبارہ حکیم صاحب کے پاس گئے انہوں نے علاج جاری رکھنے کا مشورہ دیا۔ والد صاحب نے اپنی مصروفیت کا حوالہ دیا تو بعد از اصرار حکیم صاحب نے نسخہ دینے پر آمادگی کا اظہار کیا۔ اس وقت حکیم صاحب ساٹھ کے لگ بھگ تھے۔ میرے والد صاحب بھی اسی عمر کے تھے۔ اس وقت دونوں حیات نہیں ہیں لیکن اس نسخہ سے ہم فیض یاب ہو رہے ہیں۔ اب میری عمر بھی کم نہیں ہے سوچا یہ نسخہ ڈائری یا سینے میں ہی محفوظ رہے اور میرے بعد ساتھ ہی دفن ہو جائے کیوں نا اسے فیض عام کیا جائے۔ بہت ارزاں اور خوش ذائقہ چورن ہے۔ اسے آپ بیتی کے صفحات میں جگہ دیں یا لکڑ ہضم پتھر ہضم کا موضوع دیں۔ مشکور ہونگی۔ نسخہ یہ ہے:۔

ھوالشافی: نوشادر' انار دانہ' مرچ سیاہ' اجوائن دیسی' سونف' گلرخ' زیرہ سفید' پودینہ' الائچی کلاں' نمک خوردنی' الائچی خورد' نمک سیاہ تمام چیزیں دو تولہ اور ست لیموں ایک تولہ لے کر ان تمام اشیاء کو باریک پیس لیں۔ پودینہ اور گلرخ آپ گھر میں بھی سکھا سکتے ہیں۔ کھانے کے بعد چائے کا چمچ ایک عدد ہمراہ پانی کھائیں ہمیشہ کیلئے معدے کی تکلیف سے محفوظ رہیں۔ اس انمول تحفہ سے فائدہ ضرور اٹھائیں۔

ھوالشافی لکھنے کے اثرات

(حبیب اشرف صبوحی)

مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں ایک بے بدل عالم' عظیم طبیب' سیاسی تحریکوں کے بہترین مزاج داں اور قوم کے بے حد دردمند رہنما تھے۔ آپ نے صرف پندرہ سال کی عمر میں حفظ قرآن کی تکمیل کی۔ آپ کی زندگی کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک روز ایک دیہاتی کسی دور دراز گاؤں سے علاج کی غرض سے آپ کے پاس آیا۔ اس کو دمہ کی شکایت تھی۔ آپ نے اس کی نبض دیکھی اس کے جسم کا معائنہ کیا۔ کیفیت معلوم کی اور ایک نسخہ لکھ دیا اور دیہاتی کو دے دیا کہ اس کو استعمال کر کے ایک ماہ بعد آنا۔ جب اس دیہاتی نے وہ نسخہ دیکھا تو بہت مایوس ہوا۔ حکیم صاحب سے کہنے لگا کہ میں اتنے میلوں کا سفر کر کے آیا ہوں۔ سوچا تھا کہ آپ کوئی اچھا سا نسخہ تجویز کریں گے۔ آپ نے وہی نسخہ لکھا ہے جو میرے گاؤں کے حکیم نے لکھا تھا اور اپنی گٹھڑی میں سے وہ نسخہ نکال کر دکھایا۔ حکیم صاحب نے وہ نسخہ دیکھا اور کہا کہ میرے نسخے اور اس کے نسخے کے لکھنے میں بہت فرق ہے تم اس کو استعمال کرو اور ایک ماہ بعد آ کر مجھے بتانا چنانچہ وہ دیہاتی چلا گیا۔

ایک ماہ بعد وہ دیہاتی آیا تو وہ بالکل تندرست تھا اس نے حکیم صاحب کا شکریہ ادا کیا اور پوچھا کہ آپ کے لکھنے اور گاؤں کے حکیم کے لکھنے میں کیا فرق تھا کہ اس کے نسخہ سے مجھے آرام نہیں آیا اور آپ کے لکھے نسخے سے مجھے آرام آ گیا۔

حکیم صاحب نے کہا کہ جب میں نے اس کا نسخہ دیکھا تو اس نے نسخے پر ''ھوالشافی'' (شفاء دینے والی اللہ کی ذات ہے) نہیں لکھا تھا دوسرے جتنی دیر میں تمہاری نبض اور تمہارا معائنہ کرتا رہا میں درود شریف پڑھتا رہا اور رات تہجد کے وقت میں تمہارے لیے اور تمام مریضوں کیلئے صحت کاملہ کی دعائیں کرتا رہا اور اللہ تعالیٰ پر میرا یقین کامل اور ایمان ہوتا ہے کہ شفاء اسی نے دینی ہے میرا کوئی وصف نہیں ہے۔ ہمارے معالجین نسخہ لکھتے وقت دواء کے ساتھ دعا کا بھی اہتمام کریں۔ مریض کے ساتھ پیار و محبت سے پیش آئیں کسی طمع کے بغیر نیک نیتی کے ساتھ مریض کا علاج کریں تو اللہ تعالیٰ ضرور شفاء دے گا۔

مریض کی دیکھ بھال اور اس کی عیادت بھی نیکی میں شمار ہوتی ہے۔ اس بارے میں ایک حدیث شریف ہے ''مریض کی دعا فرشتوں جیسی ہوتی ہے۔''

حکیم محمد سعید جب وزیر صحت بنے تو انہوں نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے تمام معالجین کو یہ ہدایت کی نسخہ لکھتے وقت سب سے پہلے ''ھوالشافی'' ضرور لکھیں اس جذبہ کو فروغ دینے کیلئے انہوں نے پیپر ویٹ' بال پوائنٹ' کیلنڈر اور روزمرہ کی استعمال اشیاء پر ''ھوالشافی'' لکھ کر معالجین میں تقسیم کروائیں تا کہ وہ اس کی اہمیت سے روشناس ہوں۔

اس ماہ کا نورانی مراقبہ

مراقبے سے علاج

مراقبے کے جب کمالات کھلیں گے تو حیرت کا انوکھا جہان اور مشکلات کا سو فیصد حل خود آپ کو حیرت زدہ کر دے گا۔

Meditation یعنی مراقبہ جہاں ازل سے روحانیت کی ترقی اور مشکلات کے حل کا علاج رہا ہے وہاں جدید سائنس نے اسے امراض کا یقینی علاج بھی قرار دیا ہے۔ ہزاروں تجربات کے بعد عبقری کے قارئین کے لئے مراقبے سے علاج پیش خدمت ہے۔ سوتے وقت اگر باوضو اور پاک سوئیں تو سب سے بہتر ورنہ کسی بھی حالت میں صرف 10 منٹ بستر پر بیٹھ کر بلاتعداد کھٰیٰعٓصٓ. حٰمٓ عٓسٓقٓ اور اول و آخر 3 بار درود شریف پڑھیں پھر لیٹ جائیں۔ جس مرض کا خاتمہ یا الجھن کا حل چاہتے ہوں اس کو ذہن میں رکھ کر یہ تصور کریں کہ ''آسمان سے سنہرے رنگ کی روشنی میرے سر سے سارے جسم میں داخل ہو کر اس مرض کو ختم یا الجھن کو حل کر رہی ہے اور اس وظیفے کی برکت سے میں سو فیصد اس پریشانی سے نکل گیا/گئی ہوں'' یہاں تک کہ اس تصور کو دہراتے دہراتے نیند آ جائے۔ شروع میں تصور بناتے ہوئے آپکو مشکل ہوگی لیکن بعد میں آپ پر جب اسکے کمالات کھلیں گے تو حیرت کا انوکھا جہان اور مشکلات کا سو فیصد حل خود آپ کو حیرت زدہ کر دیگا۔ مراقبے کے بعد اپنی کیفیات فوائد اور انوکھے تجربات ہمیں لکھنا نہ بھولیں۔

مراقبے سے فیض پانے والے

محترم حکیم صاحب السلام علیکم! آپ کا رسالہ عبقری بہت ہی زبردست ہے۔ آپ کے رسالے کے سارے ہی مضمون بہت زبردست ہیں لیکن مراقبے والے کالم سے ہمارے گھر میں خوشیاں لوٹ آئی ہیں۔ **محترم حکیم صاحب!** میری شادی کے پہلے سال اللہ نے مجھے بیٹا عطا کیا لیکن وہ تھوڑی دیر بعد وفات پا گیا۔ پھر دوبارہ اللہ نے مجھے بیٹا عطا کیا لیکن وہ بھی وفات پا گیا۔ اب کی بار ہم بہت زیادہ ڈر رہے تھے۔ میں نے عبقری میں پڑھ کر مراقبہ کا عمل شروع کیا اور مراقبے کے دوران اور بعد اللہ سے رو رو کر دعا کی۔ اب کی بار اللہ نے کرم کیا اور اللہ نے مجھے چاند سا بیٹا عطا کیا اور الحمدللہ وہ بالکل صحت یاب ہے اور اب وہ چھ ماہ کا ہو چکا ہے۔ **محترم حکیم صاحب!** یہ سب مراقبے کا عمل ہی ہے کہ ہمارے گھر میں خوشیاں لوٹ آئی ہیں۔ اب مجھے کوئی بھی مشکل پیش ہو میں مراقبے کا عمل کرتا ہوں وہ مشکل ٹل جاتی ہے۔ **(زین خان' سکھر)**

ترغیب (سجیشن) اور اس کے حیران کن اثرات

ایم صادق کاکڑ' بلوچستان

معدے کے 95 فیصد امراض کے پیچھے ذہن کی قوت کارفرما ہے اور ذہن صرف اور صرف منفی ترغیب کے زیر اثر آ کر ہمیں بیمار کر دیتا ہے۔ یہ بات تحقیق سے ثابت ہو چکی ہے کہ ذہن کو جسم پر برتری حاصل ہے اگر آپ کا ذہن متاثر نہ ہو جائے

اگر میں کہوں کہ آپ بغیر دوا کے صحت یاب ہو سکتے ہو' پانی پیئے بغیر پیاس بجھا سکتے ہو' کھانا کھائے بغیر بھوک مٹا سکتے ہو' جون جولائی کی گرمی میں عین زوال کے وقت دھوپ میں بیٹھ کر سردی سے کانپ سکتے ہو اور دسمبر جنوری کے دانت بجانے والی سردی میں پسینے سے شرابور ہو سکتے ہو تو کیا آپ یقین کرو گے؟ اگر آپ ترغیب (سجیشن) اور اس کے اثرات سے ناواقف ہوں تو یقیناً آپ کا جواب ''نا'' میں ہوگا لیکن یہ حقیقت ہے کہ آپ کے ترغیب اور سجیشن میں یہ اثرات پوشیدہ ہیں اگر میں کہوں کہ انسان کی بیشتر امراض صرف اور صرف منفی سجیشن کی پیداوار ہے تو کون یقین کریگا۔

کتنے ایسے امراض جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں جن کا کوئی وجود نہیں لیکن منفی ترغیب کی بدولت ہم انہیں محسوس کرتے ہیں۔ مثلاً الرجی' کتنے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتیں خود پر حرام کی ہوئی ہیں' اگر میں یہ چیز کھالوں تو مجھے یہ ہو سکتا ہے' وہ ہو سکتا ہے' کتنے لوگ ایسے ہیں کہ بہار جیسا خوبصورت اور دلکش موسم اپنے لیے قیامت بنالیتے ہیں' ایسے لوگ ہیں جو موسم بہار میں بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور موسم گزرتے ہی ٹھیک ہو جاتے ہیں تو قارئین کرام یہ صرف اور صرف ترغیب کی قوت ہے ہم جو کچھ کہتے ہیں ان کا اثر ہماری زندگی پر ہوتا ہے یہ کہنا جتنا یقین کے ساتھ ہوگا اثر اتنا ہی شدت سے ہوگا۔ اسی لیے اسلام میں بیماری اور تنگدستی کا چرچا منع ہے۔ آپ نے مشاہدہ کیا ہوگا کہ جو لوگ تنگدستی اور غربت کا جتنا شکوہ کرتے ہیں اتنا ہی تنگدست ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے نیک امیدیں رکھو' بس یہی کہتے رہو ''حسبی اللہ و نعم الوکیل'' ایک مسلمان جب یقین کے ساتھ کہتا ہے کہ میرے لیے میرا رب ہی کافی ہے' میری تمام مشکلیں میرا مالک حل کر دے گا تو یقین کریں کہ وہ خود کو ہزار ہا نفسیاتی پریشانیوں سے بچا لیتا ہے۔

ایک نہ ایک دن اس انسان کی تمام مشکلیں حل ہو جائیں گی کیونکہ اللہ تعالیٰ گمان کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اگر آپ ترغیب کی قوت جاننا چاہتے ہیں اور اسے استعمال کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے یہ جان لیجئے کہ ترغیب سے اثر کیسے کیا جاتا ہے۔ ترغیب ہر اس بات کو کہتے ہیں جو ہمیں کسی کام پر اکسائے یا بیزار کرے۔ ہم خود کچھ کہہ دیں یا کوئی اور کہہ دے تو یہ ہم پر اثر کرجاتا ہے اور ہپناٹزم کا سارا دارومدار ترغیب ہی پر ہے ایک ہپناٹسٹ معمول کو غنودگی کی حالت میں لا کر صرف اور ترغیب اور اس ترغیب کی بدولت معمول کی پریشانیاں بیماریاں اور بری عادات ختم کرتا ہے۔

کیونکہ ترغیب کا اثر ذہن پر ہوتا ہے اور ہمارے سارے جسم پر ذہن کی بادشاہت ہوتی ہے جب ذہن کسی بات سے متاثر ہوتا ہے تو اس کا اثر جسم پر ہونا یقینی بات ہے۔

معدے کے 95 فیصد امراض کے پیچھے ذہن کی قوت کارفرما ہے اور ذہن صرف اور صرف منفی ترغیب کے زیر اثر آ کر ہمیں بیمار کر دیتا ہے۔ یہ بات تحقیق سے ثابت ہو چکی ہے کہ ذہن کو جسم پر برتری حاصل ہے اگر آپ کا ذہن متاثر نہ ہو جائے تو آپ بڑے سے بڑے امراض کو بخوبی جھیل سکتے ہیں لیکن آپ کا ذہن بیمار ہے تو کوئی بیماری نہ ہونے کے باوجود آپ بیمار ہونگے تو اس سے ثابت ہوا کہ ذہن کو جسم پر برتری حاصل ہے۔

تو آیئے جسم کو بیماریوں سے بچائیں صرف اور صرف ذہن کی قوت سے اور ذہن کی قوت ترغیب سے اور خود کو ترغیب دینے کا طریقہ ذہن نشین کیجئے۔

آپ کو کسی چیز سے الرجی ہے اور برسہا برس بیت گئے کہ وہ چیز آپ نے نہیں کھائی اب وہ چیز سامنے رکھو اور آنکھیں بند کر کے دس پندرہ منٹ یہ کہتے رہو کہ مجھے یہ چیز کھانے سے کوئی شکایت نہیں ہوگی اس چیز میں کوئی نقصان نہیں ہے۔ نقصان صرف اور صرف میرے ذہن کی قوت سے ہوتا ہے۔ آج اور آج کے بعد جب میں یہ چیز کھاؤں گا تو مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ اب بسم اللہ کہہ کر یہ چیز کھائیں اور دوستوں سے بھی تذکرہ کریں کہ مجھے فلاں چیز کھانے سے اب کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

بس اس مثال کو سامنے رکھ کر آپ اپنی عقل سے مزید کاموں میں ترغیب کی قوت کو استعمال کریں۔ ایک اور مثال پیش خدمت ہے کہ اگر آپ کسی بری عادت میں مبتلا ہیں اس عادت پر غالب آنے کیلئے آپ کا ارادہ ساتھ نہیں دے سکتا تو رات کو سوتے وقت دس پندرہ منٹ یہ فقرہ یقین کے ساتھ استعمال کرتے رہیں ''میں اپنی فلاں بری عادت پر غالب آ گیا'' اور یہ تصور بھی کرتے رہو کہ آپ کو اس عادت سے نجات ملے گی ذرا آزما کر دیکھئے۔

ایک اور مثال: کوئی کام آپ کرنا چاہتے ہو لیکن وہ کام آپ کیلئے مشکل ہے تو آپ اپنے کمرے میں کسی ایسی جگہ جہاں آپ کی نظر ہر وقت ہو خوبصورت لکھیں ''میرے لیے فلاں کام اب آسان ہوگا میں بہت جلد اس کام کو شروع کر کے کامیاب ہو جاؤں گا'' بار بار یقین یکسوئی اور توجہ کے ساتھ پڑھتے رہو دیکھئے کیسے اثر کر جاتا ہے۔ انشاءاللہ۔

قارئین کے نام اہم اعلان

1۔ الحمدللہ لاکھوں قارئین پڑھتے اور پھر لکھتے ہیں ہم آپ کی تحریریں باری آنے پر ضرور شائع کریں گے۔ اگر کسی وجہ سے ڈاک ہم تک نہ پہنچی تو مجبوری ہے۔ اگر کہیں سے تحریر لیں تو متعلقہ حوالہ ضرور لکھیں۔ تحریر پر اپنا موبائل یا فون نمبر ضرور لکھیں۔

2۔ ایڈیٹر کی کتابیں' رسالہ آپ کی نظر سے گزرا۔ حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ غلطی نہ رہے۔ بشری تقاضے کے پیش نظر اگر غلطی رہ جائے تو مطلع فرمائیں۔ ہم آپ کے بے حد شکر گزار رہوں گے۔ **(ادارہ)**

نوٹ: بعض قارئین اخبارات و رسائل سے تحریریں من وعن نقل کر کے اپنے نام سے ارسال کرتے ہیں۔ ایسا ہرگز نہ کریں۔ ورنہ آئندہ ان کی قلمی تحریر بھی شائع نہیں کی جائیگی۔

اس ماہ کی موصول منتخب تحریریں

شیخ عبدلذیشان' لاہور۔ نصیر احمد' ایبٹ آباد۔ ایم محمد رمضان نیازی' رحیم یار خان۔ ڈاکٹر زاہد الحق قریشی۔ محمد عرفان' لاہور۔ صغیر احمد خان ایڈووکیٹ' لاہور۔ پرنسپل غلام قادر ہراج' جھنگ۔ فرحت' لاہور۔ بنت جمشید چغتائی۔ ڈاکٹر ظفر حمید ملک' اٹک۔ ملیحہ سمحون۔ حکیم الطاف حسین' ملتان۔ ذکیہ اقتدار' بہاولنگر۔ ایم آر مروت۔ سید نور عالم شاہ' شوکی شریف۔ محمد بابر علی سکھیرا' ملتان۔

اب خواب آپ کو ڈرائیں گے نہیں

(حکیم آفتاب احمد)

کابوس کو انگریزی میں نائٹ میئر اور اردو میں خواب میں ڈرنا یا خواب میں گلا گھٹنا سے موسوم کرتے ہیں۔ اس مرض میں مریض کو نیند میں خوفناک خواب آتے ہیں اور اس کو محسوس ہوتا ہے کہ کوئی چیز اس کے سینے پر بیٹھ کر اس کا گلا گھونٹ رہی ہے۔

عزیز کو عجیب عارضہ لاحق ہوا۔ وہ نصف شب کے قریب خوفناک خواب دیکھتا۔ اسے محسوس ہوتا کہ کوئی بھاری اور خوفناک انسانی شکل اس کے سینے پر سوار ہے۔ اس کا گلا دبا رہا ہے اور سانس رک گیا ہے اور خوف کی وجہ سے وہ بول بھی نہیں سکتا۔ اس حالت میں بیدار ہوتا تو اس پر خوف طاری ہوتا جسم میں دہشت کی وجہ سے کپکپی ہوتی۔ رات وہ اکیلا ہونے سے ڈرتا۔ عزیز کے خاندان کے افراد بےحد پریشان ہوئے کیونکہ عزیز دلیر جوان تھا۔ بعض عزیزوں کا خیال تھا کہ آسیب یا جن کا سایہ ہے مگر معالجوں نے اسے مرض قرار دیا۔

ایک حاذق معالج نے کابوس تشخیص کیا۔ علاج کیا گیا اور عزیز صحت یاب ہوگیا۔ کابوس کو انگریزی میں نائٹ میئر اور اردو میں خواب میں ڈرنا یا خواب میں گلا گھٹنا سے موسوم کرتے ہیں۔ اس مرض میں مریض کو نیند میں خوفناک خواب آتے ہیں اور اس کو محسوس ہوتا ہے کہ کوئی چیز اس کے سینے پر بیٹھ کر اس کا گلا گھونٹ رہی ہے۔ کبھی بیداری کی حالت میں بھی یہی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔ مریض اسے جن یا آسیب کا نتیجہ قرار دیتا ہے حالانکہ یہ ایک مرض ہے جن یا آسیب کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

مریض کی قوت خیال کسی فرضی جن یا آسیب کی تخلیق کرتی ہے۔ علاج کرنے سے مریض صحت یاب ہوجاتا ہے۔

اسباب

یہ مرض معدہ اور دماغ کی کمزوری سے ہوتا ہے۔ غلیظ بخارات معدے سے دماغ کا رخ کرتے ہیں اور دماغ کمزور ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات زیادہ سردی' رنج و الم پریشانی سے بھی یہ مرض نمودار ہوتا ہے۔ پیٹ کے کیڑے بھی اس مرض کا سبب بنتے ہیں۔ زندگی کے بعض ناخوشگوار واقعات تحت الشعور یا لاشعور میں پوشیدہ ہوجاتے ہیں۔ یہ واقعات خواب کی حالت میں ابھر کر شعور میں آتے ہیں اور اس طرح انسان کو خوفزدہ کرتے ہیں۔

علاج

اس مرض میں مریض کو غم وفکر سے آزاد رکھیں ہوادار کمرے میں سلائیں۔ مریض کو دائیں یا بائیں پہلو پر سونا چاہیے۔ قبض اور بدہضمی نہ ہونے دیں۔ شام کا کھانا سونے سے تین چار گھنٹے پہلے کھلائیں۔ رات کا کھانا ہلکا ہو اور بھوک سے کم کھائیں۔ مریض کے پاخانہ کا معائنہ کسی لیبارٹری سے کرائیں۔ اس میں کیڑے ہوں تو ان کا علاج کرائیں۔ اس مرض کا باقاعدہ علاج تو کسی حاذق معالج سے کرانا چاہیے۔ اس مرض میں ماء الجبن مفید ہے۔ تقویت دماغ کیلئے خمیرہ گاؤزبان عنبری چھ ماشہ۔ سوتے وقت ہریڑ کا مربہ ایک عدد کھائیں۔ معدہ کی اصلاح کیلئے جوہر شفاء مدینہ کھائیں۔ سکون افزاء چند ماہ استعمال کریں۔ ساتھ روحانی پھکی کا استعمال بھی باقاعدگی سے جاری رکھیں۔

غذا اور پرہیز

اس مرض میں غذا اور پرہیز کی جانب خاص توجہ کرنی چاہیے۔ غذا میں چپاتی' بکری کے گوشت کا شوربا' ارہر یا مونگ کی دال' مرغ' تیتر اور بٹیر کا بھنا ہوا گوشت' پودینہ کی چٹنی' ادرک کا مربہ' شلغم' چقندر یا پالک وغیرہ ہیں۔

مریض کو آلو' گوبھی' بینگن' مٹر' اروی' ماش کی دال تلی ہوئی غذائیں' گائے کا گوشت' پوری' کچوری' حلوہ اور مٹھائی سے پرہیز کرائیں۔

وظیفہ کایاپلٹ

حکیم صاحب السلام علیکم! ایک اللہ والے نے چند سال قبل یہ وظیفہ مجھے عنایت فرمایا تھا جس کے استعمال سے ہر اجڑے ہوئے کی حالت سدھر جائیگی اور وہ لوگ جو سونے میں ہاتھ ڈالتے ہیں مٹی ہوجاتی ہے اور ہر طرف ٹھوکریں انکا نصیب بن جاتی ہیں ان کی تقدیریں بدل جائینگی۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ اللّٰہُ شَافِیُ اللّٰہُ کَافِیُ.

مقصد پورا ہونے تک ایک تسبیح ہر نماز کے بعد اول وآخر 5 مرتبہ درود شریف۔ روزی میں برکت کیلئے 501 مرتبہ فجر کی نماز کے بعد۔ (غلام مرتضیٰ' پنوعاقل)

کینسر' فالج' بواسیر اور تنگی رزق کا درود

ع م۔ چوہدری

اگر کسی شدید قسم کی بیماری میں مبتلا مریض کے سرہانے اس درود پاک کو سو مرتبہ پڑھا جائے اور اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کے واسطہ سے اللہ تعالیٰ سے بیمار کی صحت یابی کیلئے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ بحرمت رسول اکرم ﷺ دعا قبول فرمائے گا۔

درود دعا و دوا

حضرت علامہ ابن المشتہر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جو شخص چاہتا ہو اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف کروں کہ جیسی اب تک کسی نے نہ کی ہو اور ایسی حمد وثناء بیان کروں کہ جو آج تک کوئی نہ کرسکا ہو اور اس کے ساتھ افضل ترین درود بھی پڑھنا مقصود ہو تو یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

درود عالی قدر

حضرت امام یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت احمد دحلان رحمۃ اللہ علیہ' حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عثمان الدمیاطی رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگان دین اس درود شریف کی شان میں رطب اللسان ہیں اور اس درود پاک کی تعریف میں کتابیں لکھ دی ہیں۔

یہ درود شریف ہر مصیبت' ہر مشکل' ہر بیماری ہر پریشانی اور دینی امور میں فتح و نصرت کی چابی ہے۔ ہر نماز کے بعد اس کے ورد سے ہر کام میں کامیابی ہوتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

درود شریف:۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ عَالِی الْقَدْرِ عَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

درود دیدار

(ستر ہزار نیکیاں ستر ہزار دن)

''مزرع الحسنات میں درج ہے کہ اگر کوئی شخص اس درود شریف کو پڑھے تو ستر ہزار فرشتے ایک ہزار دن تک اس شخص کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔''

پہلی امتوں کی عمریں ہزار ہزار سال ہوتی تھیں اس لیے وہ عبادت بھی زیادہ کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی امت کی عمریں تو کم کردیں لیکن عبادات کا ثواب ہزار گنا کردیا۔ جذب القلوب میں لکھا ہے کہ ''جو شخص محبت اور پاکیزگی کے ساتھ ہمیشہ پڑھے گا وہ دیدار نبی پاک ﷺ سے مشرف ہوگا۔''

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

درود اول و آخر

جو مسلمان تمام عمر خدا کو بھولا رہا اور اس کے شب و روز فسق و فجور' بے نمازی' جوا' شراب' بداعمالی' کاروبار میں بدنیتی اور کثرت گناہ میں بسر ہوئے ہوں اور اب اسے آخرت کا خیال آجائے' قبر' موت' حشر اور عذاب کا خوف دامن گیر ہو' تو یہ درود پاک کثرت سے پڑھنا شروع کرے خصوصاً ہر نماز کے بعد۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ اور سیاہ اعمال صاف کردیئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں اگر کوئی ظالم تنگ کرتا ہو تو سات جمعہ بعد از نماز جمعہ گیارہ مرتبہ پڑھنے سے وہ شخص دشمنی اور ایذا رسانی سے باز آجائے گا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ اَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

کینسر' فالج' بواسیر اور تنگی رزق وغیرہ

مایوس اور لاعلاج مریض کیلئے وہ خود یا کوئی اور شخص ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ اسی روز آرام ہوگا۔ مستقل شفاء کیلئے پڑھتے رہیں جب تک مکمل آرام نہ ہوجائے۔ پیچیدہ امراض کیلئے یہ درود شریف بہت مفید ثابت ہوا ہے مثال کے طور پر کینسر' ہر قسم کا پھوڑا' فالج' غدود' پتھری' دائمی درد سر اور بواسیر کے علاوہ تمام جسمانی و روحانی بیماریوں کیلئے اس کا کثرت سے ورد کرنا مجرب ہے۔ ناجائز مقدمات سے نجات کیلئے اس درود شریف کو صبح نماز کے بعد ایک سو مرتبہ پڑھیں اور اسی طرح نماز عشاء کے بعد بھی' انشاء اللہ مشکل سے مشکل مقدمہ آپ کے حق میں ہوگا۔

تمام برے کاموں سے نجات پانے کیلئے اس درود شریف کو کثرت سے پڑھیں' یا کسی سے طاق اعداد میں پانی پر دم کرا کر پی لیں انشاء اللہ تمام برے کاموں سے نجات مل جائے گی۔ قرض کی ادائیگی اور تنگی رزق سے نجات پانے کیلئے صبح کی نماز کے بعد جتنا ہوسکے پڑھیں۔ کم از کم سو مرتبہ ضرور پڑھیں شرط یہ ہے کہ پہلے دن جتنا پڑھیں آئندہ بھی اتنی ہی تعداد میں پڑھتے رہیں۔ چند دنوں میں اس درود شریف کی برکت سے آپ مالا مال ہوجائیں گے۔ انشاء اللہ۔ درود پاک یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن

سخت بیماری میں

اگر کسی شدید قسم کی بیماری میں مبتلا مریض کے سرہانے اس درود پاک کو سو مرتبہ پڑھا جائے اور اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کے واسطہ سے اللہ تعالیٰ سے بیمار کی صحت یابی کیلئے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ بحرمت رسول اکرم ﷺ دعا قبول فرمائے گا۔

اگر کوئی اس درود پاک کا ورد ہر نماز کے بعد رکھے گا وہ ذلت سے نکل کر عظمت میں آجائے گا اگر کسی حاکم یا کسی افسر کے پاس جائے گا تو وہ عزت کرے گا۔ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ۔

درود چودہ ہزاری

اگر کوئی شخص چاہے کہ کم از کم وقت میں زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرلے تو اس درود شریف کو پڑھے جس کے ایک مرتبہ پڑھنے سے' پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ چودہ ہزار درودوں کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔ حضرت سید احمد انصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ '' یہ درود شریف مکمل درود اور طریقت والوں کا درود ہے'' اہل طریقت کے وظائف میں سے ہے کہ وہ ہر نماز کے بعد اس کو برابر پڑھتے ہیں۔ اس کا ثواب بے انتہا ہے۔ حضرت شیخ عبدالباقی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ''اس درود شریف کا ثواب بے حساب ہے۔''

آپ نے فرمایا: ''اس درود شریف کو صرف ایک مرتبہ پڑھنے سے چودہ ہزار درودوں کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔

درود شریف یہ ہے:۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ کَمَالِ اللّٰہِ وَکَمَا یَلِیْقُ بِکَمَالِہٖ

پہاڑ جیسا قرض اتارنے کا عمل

جو شخص ظہر کی نماز کے بعد سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے ہر قسم کے قرض سے خواہ وہ کتنا بھی ہو اور کیسا بھی ہو اسے نجات دے دیتے ہیں۔ لوگوں کا یہ عمل آزمودہ ہے۔ درود شریف یہ ہے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

(ایک بندہ خدا' واہ کینٹ)

(بقیہ: رمضان میں برکت والی تھیلی سے مالدار بنیں)

دکانیں پھر شروع ہوگئیں۔ گھر کی توڑ پھوڑ کے کام کروانے تھے وہ میں نے کروا لیے اس پر بہت خرچہ ہوا' میری ایک موٹر سائیکل خراب کھڑی تھی' اس پر بہت زیادہ کام ہونا تھا' اس کا بڑا خرچہ تھا وہ میں نے بہت بہترین بنوالی۔ قارئین! اس کی ایک لسٹ تھی جو کہتا چلا گیا۔ اس رمضان المبارک میں تھیلی اور عمل کی برکت سے یہ کام ہوا' یہ کام ہوا' یہ کام ہوا' اور اس کے کام ہوتے چلے گئے' ہوتے چلے گئے' ہوتے چلے گئے۔ امریکہ سے ایک صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے لوگ تو مجھے ڈالروں کے ملک کا بادشاہ سمجھتے ہیں لیکن وہاں کے رزق کی بے برکتی مجھے کھا گئی ہے۔ پاکستان سے اپنا سب کچھ بیچ کر میں وہاں سیٹل ہوا آج مجھے 22 سال ہوگئے ہیں لیکن قرضے کے نیچے دبا ہوا ہوں بہت سی قسطیں ادا کرنی ہیں پاکستان میں بہت سے لوگوں کو میں نے دینا ہے۔ گھر والوں کی ضروریات پوری نہیں کرسکتا' تین تین شفٹوں میں کام کرتا ہوں۔ بیوی کام کرتی ہے' بچے کام کرتے ہیں تب جاکے گھر کے اخراجات پورے ہوتے ہیں۔ لیکن پھر ویسے کے ویسے' مہینے کے آخری دن بڑی مشکل سے گزرتے ہیں۔ حالات ناسازگار ہیں۔ ابھی میں گیارہ سال بعد پاکستان آیا ہوں' ٹکٹ کے پیسے نہیں تھے دن رات مشکلات پریشانیوں میں گزر رہے ہیں' ہر وقت مسائل مشکلات' ہر وقت الجھنیں ہیں' ڈراؤنے خواب بعض اوقات مجھے چیخنے پر مجبور کردیتے ہیں میں زندگی کی ان گھڑیوں سے مایوس ہوگیا ہوں۔ براہ کرم کچھ دعا فرمائیں میں نے انہیں برکت والی تھیلی کا عمل دیا اور خاص رمضان المبارک میں برکت کی تھیلی کا خاص عمل ان کو سمجھا دیا۔

موصوف چلے گئے' چلے جانے کے بعد ان کی جو اطلاع ملی وہ اطلاع ان کے پھوپھی زاد نے دی۔ وہ میرے پاس پھر لوٹ کے نہیں آئے۔ لیکن ان کے پھوپھی زاد آئے انہی کے حوالے سے اور انہوں نے اطلاع دی کہ اب ان کو اللہ پاک اتنا دیا کہ انہوں نے اپنا ایک اچھا اور بہترین گھر لیا ہے' پرانے گھر کو بیچ دیا ہے' اچھی گاڑی لی ہے سارے قرضے اتر گئے ہیں اور پرسکون ہیں' مشکلات ختم ہوگئی ہیں' پریشانیاں ختم ہوگئی ہیں' اور ان کا سلام لائے اور کہنے لگے کہ میں آپ سے رابطہ نہیں کرسکا' میری مجبوری بھی ہے اور کوتاہی بھی ہے لیکن اب تک میں نے چھتیس آدمیوں کو یہ عمل دیا اور چھتیس آدمیوں میں سے کوئی ایک شخص ایسا بھی نہیں کہ جس کو فائدہ نہ ملا ہو۔ ان میں ایک ایسا شخص تھا جو ٹیکسی چلاتا تھا اس کے اندر جذبہ تھا کہ میں اس عمل کو پھیلاؤں۔ اس نے کپڑے لیے برکت کی تھیلیاں خود بنوالیں اور بنواکے وہ اکثر لوگوں کو سواریوں کو یا ملنے جلنے والوں کو دیتا بھی تھا اور روزانہ کا عمل بھی بتاتا تھا اور رمضان المبارک کا خصوصی عمل بھی بتاتا تھا۔ اس ٹیکسی ڈرائیور جس کا نام عبدالخالق بتایا میرپور آزاد کشمیر کا تھا کے بقول کہ میں سینکڑوں لوگوں کو یہ عمل دے چکا ہوں اور سینکڑوں لوگوں میں سے اور بے شمار لوگوں کی تصدیق مجھے ملی ہے جن کو فائدہ پہنچا ہے اور ان میں سے ایسے لوگ بھی تھے کہ ان کو ایسا فائدہ پہنچا کہ انہوں نے اور بے شمار لوگوں کو بتایا۔ قارئین! رمضان المبارک میں اللہ کی برکتیں بیکراں ہوتی ہیں' رحمتیں بے کراں ہوتی ہیں' جہاں جنت ملتی ہے' وہاں رزق بھی ملتا ہے' وہاں وسعت بھی ملتی ہے۔ آئیں آج ہم اس رمضان سے خصوصی فائدہ اٹھائیں۔ ہاں ایک بات میں بتاؤں آپ کو ضرور فائدہ ہوگا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ کریں گے فائدہ ہوگا بلکہ ضرور ہوگا' اس فائدے کو ضرور لکھیں' بے ربط لکھیں' لیکن فائدہ ضرور لکھیں۔ میں دل کے راز آپ تک پہنچاتا ہوں اور ہر بار یہی اصرار کرتا ہوں کہ آپ اپنے تجربات عبقری کے دفتر تک ضرور پہنچائیں' ضرور لکھیں تاکہ لاکھوں مخلوق کو فائدہ پہنچے۔

قارئین! اس عمل کو دینے سے پہلے اتنا ضرور عرض کروں گا جتنا اللہ کی رضا کو سامنے رکھ کر' جتنا دل کی گہرائیوں سے یہ عمل کریں گے اتنا اس کا فائدہ نصیب ہوگا اور اتنا اس کا نفع نصیب ہوگا۔ میرے پاس اتنے واقعات ہیں اور ایسے واقعات ہیں کہ جو لوگ خودکشیوں کی طرف مائل ہو رہے تھے گھر چھوڑ چکے تھے' بیوی بچے چھوڑ چکے تھے' غربت' تنگدستی اور قرضے نے انہیں کفر کی طرف مجبور کردیا تھا بلکہ میری زندگی میں ایک واقعہ ایسا بھی آیا ہے کہ ایک شخص نے اپنا مذہب تبدیل کرلیا میں نے اس کی منت کی اور اس کو بٹھا کر بہت دیر ترغیب دی اور اسے برکت والی تھیلی کا عمل بتایا اور رمضان کا خصوصی عمل بتایا اور اس کو کرنے کو کہا۔ اللہ کا فضل ہے وہ کہنے لگا کہ تین عیدیں میں نے نہیں پڑھیں لیکن اُس رمضان کی عید اس نے پڑھی اور پھر سے تجدید ایمان کیا اور تجدید نکاح کیا اور مسلمان ہوا اور اللہ پاک نے اسے مالدار اور غنی کردیا۔ ایک دوسری بات ضرور عرض کروں گا کہ اللہ پاک آپ کو مالدار اور غنی کردے اس میں غریبوں کو نہ بھولنا اپنے صدقہ خیرات میں زیادہ سے زیادہ ان کو عطا کرنا' جس کریم نے آپ کو مفلسی اور تنگدسی کے بعد یہ نعمتیں عطا کی ہیں اس کریم کی مخلوق کو نہ بھولیے گا اس مخلوق کو برکت والی تھیلی کے حصے میں ضرور شامل کیجئے گا اور ایک اور خاص بات اس عمل کو آپ پھیلا سکتے ہیں آپ کو اس کی اجازت ہے۔ ہم نے برکت والی تھیلی کا انتظام کیا ہے۔ لوگ درزیوں کے پاس جاتے تھے کوئی چالیس' کوئی پچاس اور کوئی ساٹھ روپے مانگتا تھا ہم نے کثیر تعداد میں نیک لوگوں کے ذریعے یہ برکت والی تھیلی سلوائی ہے اور سلوانے اور اخراجات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے اس کی بیس روپے میں فروخت کا اعلان کیا ہے تاکہ مخلوق خدا تک یہ چیز جتنی کم سے کم قیمت میں ہو' پہنچ سکے اور اس کو خصوصی میں نے دم کیا ہے اور یہ برکت والی تھیلی دم شدہ عبقری دفتر سے منگوا سکتے ہیں۔ یہ برکت والی تھیلی ہماری کمائی اور تجارت کا ذریعہ نہیں ہے آپ خود بھی بنوا سکتے ہیں' یہ اس لیے ہم نے دی ہیں کہ مخلوق خدا نہیں بنوا سکتی اور جو بنواتے ہیں وہ اس طریقے سے نہیں بنواتے جس طریقے ہم چاہتے ہیں تاکہ مخلوق کو نفع پہنچے اور کم قیمت میں چیز ان تک پہنچے۔ چلتے چلتے ایک واقعہ اور یاد آیا مختصر کرکے سنا دیتا ہوں کہ ایک زمانے کی بات ہے کہ ہمارے قریبی رشتے دار جن کے بارے میں یہ مشہور تھا کہ وہ اپنے گھر میں آنے والے سوالی کو خالی نہیں بھیجتے تھے۔

والدہ محترمہ نے مجھے کچھ چیز دی کہ ان کے گھر دے آؤ جب میں ان کے گھر گیا تو ان کے گھر میں غربت مفلسی اور تنگدستی کا راج دیکھا حالات بتا رہے تھے کہ ان کے حالات اب ویسے نہیں تھے میں نے والدہ کو عرض کیا' والدہ حیران ہوئیں کہ کسی کو بتایا ہی نہیں لیکن تحقیق کے بعد پتہ چلا کہ ان کے حالات بہت پریشان کن ہوگئے ہیں والدہ نے احسن طریقے سے ان کی کچھ امداد کی لیکن انہوں نے امداد لینے سے انکار کردیا۔ میرے پاس حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی برکت کی تھیلی کا عمل تھا' ایک برکت والی تھیلی میں نے لی اور انہیں سمجھایا اور خاص رمضان کے خصوصی عمل کی تاکید کی۔ پھر رمضان سے دس دن پہلے ان کے پاس گیا اور ان کے پاس جاکے پھر تاکید کے رمضان آرہا ہے یہ عمل ضرور کرنا ہے جب میں یہ تاکید کررہا تھا تو ان کی بوڑھی ماں آنسو پونچتے ہوئے کہہ رہی ہے بیٹا تو نے ہمیں رسوائی سے بچالیا' جس دن سے تو برکت والی تھیلی دے کے گیا ہے اور ہم میں سے گھر کا ہر فرد 129 دفعہ سورۂ کوثر مع تسمیہ اول وآخر 7 مرتبہ درود شریف پڑھ کے دم کرتے ہیں بس اس دن سے ہمارے دن پھر گئے ہیں رحمتیں آگئی ہیں' کرم اور فیض متوجہ ہوگیا ہے۔ حالات نے کروٹ لی ہے اور ہم خوشحال ہوگئے ہیں انشاء اللہ یہ رمضان کا عمل ہم ضرور کریں گے۔ میں نے ان سے کہا میں رمضان کے بعد پھر آؤں گا' رشتے داری تھی' رمضان المبارک کے چند دنوں کے بعد میں ان کے پاس پھر گیا اور ان سے جاکر پوچھا تو گھر کا ہر فرد کہنے لگا کہ ہمیں تو رحمت کا خزانہ مل گیا ہے' کوئی کہنے لگا ہمیں برکت کی تھیلی مل گئی ہے' کوئی کہنے لگا کہ اللہ کی خاص رحمت متوجہ ہوئی ہے' ہماری دعا قبول ہوئی ہے کہ اللہ نے تمہیں رہبر بنا کے بھیجا' ورنہ ہمارے حالات ایسے تھے کہ ہم کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں تھے' ہماری سب چیزیں بک چکی تھیں ہم نے رشتے داروں کے سامنے اس کا اظہار نہیں کیا۔ لیکن آنے والے سائل کو خالی نہیں بھیجا۔ گھر میں کچھ ہو نہ ہو لیکن اس کو کچھ دے کر بھیجتے تھے لیکن برکت والی تھیلی نے کمال کردیا۔

قارئین! اس عمل کو پھیلائیں' میں نے یہ جان بوجھ کے رمضان المبارک سے پہلے یہ مضمون عبقری میں دیا ہے صرف اس لیے کہ آپ رمضان سے پہلے برکت والی تھیلی کی تیاری رکھیں اور اس کے عمل کو ابھی سے شروع کردیں اور جو رمضان کا خاص عمل ہے وہ صرف رمضان میں کرنا ہے۔ اب قارئین! اس کی ترکیب سمجھیں۔ برکت والی تھیلی پر 129 مرتبہ سورۂ کوثر مع تسمیہ اول وآخر 7 مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ گھر کا ہر فرد پڑھے' جتنے افراد پڑھ سکتے ہیں پڑھیں اور اس پر برکت والی تھیلی پڑھیں۔ دن میں جتنی دفعہ نوٹ ڈالیں یا نکالیں ایک دفعہ سورۂ کوثر پڑھ کر دم کرلیا کریں۔ یہ تو عام معمول کی زندگی کا عمل ہے جس سے لاکھوں لوگوں' کروڑوں لوگوں کو فائدہ ہوا اور ہورہا ہے۔ رمضان المبارک میں برکت والی تھیلی کا عمل یہی کرنا ہے 129 دفعہ سورۂ کوثر مع تسمیہ صبح وشام اول وآخر 7 مرتبہ درود شریف۔ لیکن پہلی رمضان کو جس وقت رمضان کا چاند نظر آئے تین دفعہ اول آخر درود شریف 313 دفعہ سورۂ کوثر رات کے کسی حصے میں اس عمل کو کرلیں اگر آپ مجبوراً رات کے کسی حصے میں نہیں کرسکے تو دن میں بھی کرسکتے ہیں یعنی پہلے روزے والے دن۔ گھر کا ہر فرد کرے ہر فرد اپنی تھیلی رکھ سکتا ہے۔ گھر میں ایک تھیلی رکھیں اس میں دم کریں۔ ہر بندہ اپنی تھیلی رکھ سکتا ہے اس پر دم کرسکتا ہے۔ یہ پہلی رمضان کا عمل ہے۔ پہلا عشرہ جب ختم ہوگا۔ یعنی دس رمضان میں اور گیارہ رمضان المبارک کے دن جب دوسرا عشرہ شروع ہوگا پھر 313 دفعہ پڑھنا اسی طرح پڑھنا ہے' بہتر ہے رات کو تراویح کے بعد پڑھ لیں اگر مجبوراً نہ پڑھ سکیں تو دن کے کسی حصے میں پڑھ لیں۔ پھر تیسرے عشرے 21 رمضان المبارک کو یہی پڑھنا ہے رات کو پڑھ لیں بہت بہتر ہے۔ نامعلوم شب قدر ہو ورنہ دن کو پڑھ لیں۔ اسی طرح پھر عید والے دن عید کی نماز سے فارغ ہوکے پھر 313 دفعہ اس کے اوپر پڑھیں۔ یہ عمل ہوگیا۔ اب ایک عمل صرف ستائیس کی رات کا ہے۔ وہ بھی اسی برکت کی تھیلی پر پڑھنا ہے۔ وہ ستائیس کی رات کا عمل یہ ہے کہ گیارہ سو دفعہ سورۂ کوثر' گیارہ دفعہ اول وآخر درود شریف' عمل صرف رات کو ہی پڑھنا ہے یہ عمل دن کو نہیں پڑھ سکتے۔ قارئین! سارا سال آپ سارے وظیفے پڑھیں لیکن جو رمضان کا وظیفہ ہے جو رمضان کی عبادت ہے اس کی فضیلت نہیں مل سکتی۔ 1100 مرتبہ سارے گھر کے افراد انفرادی طور پر پڑھ سکتے ہیں یا چند افراد مل کے پڑھ لیں اور برکت والی تھیلی پر دم کردیں اور دعا کرکے پھر سو جائیں۔ یہ عمل صرف ستائیس کی رات کو کرنا ہے' بہت برکت والا عمل ہے' بہت رحمت والا عمل ہے اور بہت فیضان سے بھرا ہوا عمل ہے جتنا زیادہ توجہ دھیان سے گڑگڑا کر کریں گے اتنا اللہ پاک اس عمل کی رحمت فرمائیں گے۔ میری طرف سے تمام قارئین کو اجازت ہے اور اس کو آگے پھیلانے کی بھی اجازت ہے۔ برکت والی تھیلی جس نے عبقری کے دفتر سے منگوانی ہو منگوالے' ورنہ اپنی بنوالیں۔ برکت والی تھیلی ہمارے ہاں دم کی ہوئی ملتی ہے۔ ایک بار پھر کہہ رہا ہوں کہ برکت والی تھیلی 20 روپے کی بیچ کر ہم تجارت نہیں کررہے ہیں۔ اس کی لاگت اور کپڑا دیکھئے' ہمارا مقصود صرف برکت والی تھیلی سے مخلوق کو خیر پہنچانا ہے اللہ ہم کو اپنے بندوں کیلئے خیر پہنچانے والا بنائے بدگمانی اور شک سے بچائے۔ آمین۔